# فرانسیسی معلّم

یعنی

## تربیتِ اولاد کا ایک دلچسپ قصہ

جسے



مولوی حاجی سیّد جلال الدین حیدر صاحب ایم اے
اسسٹنٹ ماسٹر پنجاب چیفس کالج لاہور نے
انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا





سنہ ۱۹۰۸ء

باہتمام حافظ سلطان احمد پرنٹر
رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور میں چھاپی گئی

قیمت ۸ر

اوّل

# تہدیہ

اِس ناچیز ترجمہ کو بوجہ اُس اختصاص کے جو مجھ کو
میر ولایت حسین صاحب بی۔ اے
سیکنڈ ماسٹر و پراکٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
کی خدمت میں حاصل ہے موصوف الیہ
کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں

مُترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# زلافِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ ادب خفتن
# سجودے میتواں کردن درودے میتواں گفتن

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس سنہ ۱۹۰۳ء میں جب دہلی میں ہوا تھا تو منجملہ اور اصلاحوں کے مقاصد کانفرنس کی تقسیم مختلف شعبوں میں باقاعدہ کی گئی تھی۔ چنانچہ شعبہ ترقی اُردو اسی زمانہ میں قائم کیا گیا تھا۔ مولوی شبلی نعمانی صاحب اس کے سکرٹری مقرر ہوئے تھے۔ اور بہت کچھ غریب اُردو کی امیدیں مولانا موصوف سے وابستہ تھیں۔ مولانا نے کیا کیا اور کیا نہیں اس سے لوگ ناواقف نہیں ہیں۔ لیکن زبانِ اُردو میں خود مادہ نمو کا موجود تھا اور ہے۔ وہ بلا کسی شفیق باغبان کی مدد کے خود بخود بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایسی حالت میں اس کا نمو جھاڑ جھنکھاڑ کی شکل میں ہونا لازمی ہے۔ کانفرنس کے اِس شعبہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے لیکن یہ امید ضرور ہے کہ شاید کبھی۔

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

میر ولایت حسین صاحب پراکٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ کو مبداء فیاض سے کچھ ایسا دل و دماغ عطا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے ایک سر میں بے تکلف ہزار سودا پکاتے ہیں۔ کالج کی مختلف تحریکات میں سے ایک بھی ایسی تحریک مشکل سے نظر آئیگی جس میں میر صاحب کا دخل نہ ہو۔ جس کام پر ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں جوش و انہماک اُن کا خاص حصہ ہے۔ اور کسی امر میں ان کا معتدبہ

دخل دینا اس امر کی کامیابی کی کافی دلیل ہے۔ مثال کے طور پر محمدن اینگلو اورینٹل کالج میگزین اور اسکی خلف صالح علی گڈھ منتھلی کا مقابلہ کیا جائے تو میرے خیال کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ علی گڈھ منتھلی میں ترقی کی گنجائش نہیں۔ ہاں اس قدر بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ منتھلی کے حصہ اردو کو جس کا اصلی تعلق میر صاحب سے ہے۔ اگر بنظر غور بھی دیکھا جائے تو کوئی خط وخال ایسے نہیں ملتے جو اس کی تبنیت کا پتہ دے سکتے ہوں۔ باوجود ان اوصاف کے میر صاحب کو نام ونمود سے ایسی سخت نفرت ہے۔ کہ احاطہ کالج کے باہر آپ کا نام تک کوئی نہیں جانتا۔ خود علی گڈھ منتھلی میں باہر کے آئے ہوئے مضامین کی قطع وبرید جو آدھی رات کے بعد شروع ہوا کرتی تھی اس کا میں چشم دید گواہ ہوں لیکن دنیا آپ کو صرف منیجر جانتی ہے۔ اور سمجھتی ہوگی کہ ایڈیٹر کوئی اور ہوگا*۔

اس قدر طویل جملہ معترضہ کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ [illegible] کی کانفرنس سے لوٹ کر میر ولایت حسین صاحب کو ترقی اردو کی طرف بھی کسی قدر توجہ ہوئی۔ وہ شخص جس کو صبح سے شام اور شام سے آدھی رات میاںجی گیری کے فرائض اور بورڈرس کی ضروریات کا انتظام کرنے میں ہوجاتی ہو وہ ایسے اہم امر میں جس قدر توجہ مبذول کر سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن پھر بھی اُس زمانہ میں کالج کے اندر اردو میں مضمون نویسی اور انشا پردازی کا فی الجملہ شوق سا نظر آنے لگا تھا۔ کالج بک ڈپو نے سرسید کی تفسیر دوبارہ چھپوائی۔ اور ایک نئی جلد جو اس وقت تک باوجود مسودہ موجود ہونے کے چھپی نہ تھی طبع ہوئی۔ رہنمایان ہند نام کی ایک معقول کتاب قدیم پیشوایان اہل ہنود کے حالات میں انجمن ترقی اردو نے چھپوائی۔ خود کالج کے اندر تصنیف وتالیف کا مادہ ایسا زبردست کس میں تھا کہ اس

* سنہ ۱۹۰۶ء سے میر صاحب نے کثرت کار کی وجہ سے علی گڈھ منتھلی سے علیحدگی اختیار کرلی۔

مختصر سی تحریک میں اُبھر پڑتا۔ البتّہ جا بجا کتابوں کے ترجمے ہونے لگے۔ چنانچہ منجملہ ان حضرات کے جن کو میر صاحب نے اس کام پر آمادہ کیا میں بھی تھا۔ خود میر صاحب نے ایک کتاب موسومہ ایجو کیشن مارل ٹیلس منگا کر اس میں سے ایک حصّہ موسومہ دی فرنچ گورنس ترجمہ کرنے کے لئے میرے حوالہ کیا۔ میری کاہلی اور لغویات میں وقت ضائع کرنے کی عادت کسی مفید کام میں مجھ کو کہاں مصروف ہونے دیتی کچھ عرصہ تک مَیں نے اپنے بورڈنگ ہاوس کے تعلق اور چھوٹے بچوں کی ہر وقت کی چل پوں کو عدیم الفرصتی کا بظاہر معقول عذر بنائے رکھا لیکن میر صاحب جیسے محنتی آدمی کے سامنے عذرات بارد کہاں تک پیش جاتے۔ اور پھر میرا دل خود بھی اس عذر کو صحیح نہیں مانتا تھا۔ آخر ۴۵ منٹ کے ایک وقفہ کو جو روزانہ مجھ کو مدرسہ کے اوقات میں سے خالی ملتا تھا مَیں نے ترجمہ کے کام کے لئے مخصوص کیا اور خدا کا نام لے کر بسم اللہ کر دی۔ مَیں علی گڈھ میں جب تک رہا ٹوٹا پھوٹا ترجمہ کرتا رہا لیکن اتفاق سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد ملازمت کے سلسلہ نے مجھ کو لاہور لا پھینکا۔ یہاں میرے لئے کوئی ایسی تحریک نہ تھی جس کے باعث سے میں ترجمہ کے کام کو جاری رکھتا۔ مدتوں تک یہ سلسلہ بند رہا۔ پھر خود ہی اس طرف توجہ ہوئی اور تھوڑے دنوں میں مجموعہ اغلاط طیار ہو گیا۔

چونکہ ترجمہ کرنے میں یہ میری پہلی کوشش ہے۔ لہذا بے موقع نہ ہوگا اگر مَیں اپنی مشکلات کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کروں۔ ممکن ہے کہ کسی نئے ترجمہ کرنے والے کو اس سے کچھ فائدہ پہنچے۔ ابتدا ہی میں مجھ کو فرانسیسی ناموں سے سابقہ پڑا اور اول دوسے اُن کی یک گونہ اجنبیت دیکھ کر مجھ کو خیال ہؤا کہ بجائے فرانسیسی ناموں کے ہندوستانی نام رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ اوائل میں مَیں نے ایسا ہی کیا لیکن بعد میں بعض خیالات اور ایسے طرز معاشرت کا ذکر آ گیا جن کو ہندوستانیوں

کے ساتھ کچھ لگاؤ ہی نہ تھا۔ اس لئے میں نے پھر اپنی رائے بدل دی۔ اور اصلی ناموں کو برقرار رکھا۔

مَیں نے اس کی بہت کوشش کی۔ کہ ترجمہ حتے الوسع بلفظہٖ ہو۔ لیکن اس میں مجھ کو ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ اس کی کوشش میں آخر تک کرتا رہا کہ کوئی خاص مطلب ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ اور الفاظ کے معانی کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو جائیں۔ پھر بھی اردو کو بامحاورہ رکھنے کی فکر نے عجب خلط ملط حالت پیدا کر دی کہیں سلاست کی فکر نے معنی کھو دئے اور کہیں معنی نے اُردو پر ستم ڈھا دیا۔

قصہ میں مختلف طبقہ مختلف تعلیم اور مختلف عمر و جنس کے لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ اصل کتاب میں اُن کی زبان بھی اُن کی مختلف حیثیتوں کا کچھ پتا دیتی ہے۔ ہماری اردو زبان میں بھی دنیا کی اور زبانوں کی طرح مختلف طبقے کے آدمیوں کے طرزِ بیان میں اچھا خاصا فرق موجود ہے۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کی زبانوں کا اختلاف شاید اور دنیا کی زبانوں سے زیادہ ہے۔ کس قدر جی چاہتا تھا کہ مختلف لوگوں کے لئے ان کے حسبِ حال زبان اختیار کی جائے۔ لیکن افسوس۔ کان تو شاید کچھ آشنا ہو گئے ہیں۔ کہ مختلف طبقوں کی گفتگو کو سن کر کچھ مزہ لے سکیں مگر زبان اس چٹخارہ سے بالکل ناآشنا ہے۔ میری اپنی زبان اُس طبقے کے اعتبار سے جس میں میں ہوں خود ہی درست نہیں تو بھلا میں دوسرے طبقے کی نقل کیا اُتارتا۔

کتاب میں ایک مقام پر ایک ٹکڑا نظم کا آ گیا ہے۔ جس کو سُن کر اس جگہ کے سامعین بہت محظوظ ہوئے ہیں۔ اردو کے ترجمہ کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ کہ اس میں کونسی ایسی چیز ہے جس کو سن کر آدمی خوش ہو۔ لیکن یہ قصور

بھی مترجم کا ہے نہ مصنف کا۔ میں نے چاہا تھا کہ نظم کا ترجمہ نظم ہی میں پیش کیا جائے مگر اس خیال سے باز رہا۔ کہ۔

تو کار زمین را نکو ساختی

کہ با آسمان نیز پرداختی

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ باوجود سراسر عیب ہونے کے علم کے ترجمہ کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے کیا معنی؟ اعتراض معقول ہے اور میرے پاس سوا اس کے کچھ جواب نہیں کہ یہ سب سے بڑی غلطی ہے۔ جو اس ترجمہ کے متعلق کی گئی۔ اگر اس غلطی کا ارتکاب نہ کیا جاتا تو مجموعۂ اغلاط نامکمل رہتا۔ ہاں کبھی کبھی اس عذر بارد سے اپنے دل کی تسکین کر لیا کرتا ہوں کہ الفاظ کتنے ہی بھونڈے سہی آخر کچھ نہ کچھ مطلب سمجھ میں آ ہی جاتا ہے۔ نفس مضمون کی خوبی میں کلام نہیں۔ لہذا اگر اس ذریعے سے بھی اردو دان پبلک مضمون کی طرف متوجہ ہوئی۔ تو میری جرأت قابل معافی ہو گی۔ اس کے علاوہ جب تک پبلک کو تختۂ مشق نہ بنا لیا جائے۔ اور اُن کے بیش بہا وقت کا دو چار مرتبہ خون نہ کر لیا جائے کہنہ مشقی کیونکر حاصل ہو۔ پٹھان کا پہلا وار ہے خالی نہ جائے۔ دو چار بے گناہوں کی گردنیں کٹ جائیں تو بلا سے۔ معذرت تو میں نے کر لی لیکن پھر بھی کہتا ہوں۔ عذر گناہ بدتر از گناہ +

احقر سید جلال الدین حیدر

# مس ایجورتھ

میریا ایجورتھ ۔ ریچرڈ لاول ایجورتھ کی پہلی بیوی سے یکم جنوری سنہ ۱۷۶۶ء میں پیدا ہوئیں ۔ مسٹر ایجورتھ آئرلینڈ کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے ۔ ابتداءً ٹرینٹی کالج ڈبلن میں اور ازاں بعد اکسفورڈ میں تعلیم پائی ۔ طبیعت میں آزادی بہت تھی ۔ چنانچہ طالب علمی ہی کی حالت میں جب آپ آکسفورڈ میں پڑھ رہے تھے اور ابھی مشکل سے بیس برس کے تھے آپ ایک نوعمر لیڈی مس ریلرس کو لے بھاگے ۔ بعد میں اس کے ساتھ باقاعدہ شادی کرلی ۔ اور بڑی خوش باشی اور عیش پرستی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے ۔ ہماری ناول نویس مس ایجورتھ اسی زمانہ میں پیدا ہوئی تھیں سنہ ۱۷۷۰ء میں باپ کے مرنے کے بعد مسٹر ایجورتھ کو آئرلینڈ میں معقول جائداد ترکہ میں ملی ۔ ابھی پہلی بیوی زندہ ہی تھیں کہ آپ کو ایک مس ہنورا سینڈ صاحبہ کا عشق دامنگیر ہوا ۔ مقدرات نے ان کی مدد کی یا کیا ہوا کہ پہلی بیوی مرگئیں ۔ اور انھوں نے فوراً مس صاحبہ سے شادی کرلی ۔ یہ بھی چھ سال کے عرصہ میں سل کی بیماری سے چل بسیں ۔ اور مسٹر ایجورتھ نے اپنی سالی کے ساتھ (جس کے ساتھ عیسائی مذہب کے موافق عقد ناجائز ہے) شادی کرلی ۔ ان بیچاری نے بھی جلد اپنی بہن کا ساتھ دیا ۔ مسٹر ایجورتھ جن کی عمر اب پچاس سے متجاوز تھی سال کے اندر ہی اندر چوتھی بیوی کرلائے ۔

مسٹر ایجورتھ کی آخر عمر اپنے بڑے صاحبزادے کی تعلیم و تربیت میں صرف ہوئی ۔ رسو نے اپنی کتاب ایمیلی میں جو طریقہ دکھلا دیا تھا اس پر کاربند ہوئے ۔ لڑکے کو ایک صدری اور جانگھیا پہنا کر چھوڑ دیا کہ بیٹا جو تمہارا جی چاہے سو کرو ۔

چند ہی سالوں میں جسمانی لحاظ سے تو اس عمل میں پوری کامیابی ہوئی۔ لڑکا تندرستی۔ قوت اور پھرتی میں بےمثل ہوگیا لیکن دماغی بنک کا دوالہ نکل گیا۔ وحشی اور جنگلیوں میں جو خوبیاں ہوتی ہیں اس میں کامل ہوگیا۔ بڑا تیز نڈر اور ہنسی تھا۔ لیکن حکم ماننے کا لفظ اس کے لوحِ دماغ پر منقش ہی نہ ہوا تھا۔ جو کچھ اس کا جی کرنے کو چاہتا اس کو نہ کرنا یا جس کے نہ کرنے کو جی چاہتا اسکو کرنا یہ دونوں باتیں اس کے لئے یکساں ہمعنی تھیں۔ کسی قسم کے پڑھنے لکھنے کا ذکر تو گناہ کبیرہ تھا۔ غرضیکہ یہ صاحبزادے جنھوں نے صرف قدرت سے تعلیم وتربیت پائی تھی بڑے ہوکر اپنی دلی خواہش کے مطابق جہاز میں ملازم ہوئے اور یہ کس کی مجال تھی کہ ان کو کسی دوسرے اچھے یا بُرے پیشہ کی طرف مائل کرتا +

۱۷۹۸ء میں آئرلینڈ کی بغاوت میں اس خاندان کو بھی جلاوطن ہونا پڑا۔ لیکن باغیوں میں سے ایک نے جس کے مسٹر ایجورتھ کبھی کچھ کام آئے تھے اُن کے گھر کو لٹنے سے محفوظ رکھا۔ چنانچہ ہنگامہ کے فرو ہونے کے بعد جب یہ لوگ اپنے گھر پر واپس آئے تو مکان کی سب چیزیں ٹھیک اسی طرح سے پڑی ہوئی ملیں جیسے کوئی ابھی اُٹھ کر باہر گیا ہو +

آخر زمانہ میں مسٹر ایجورتھ اپنے ملک آئرلینڈ کو فائدہ پہنچانے کے لئے بہت کچھ عملی کوشش کرتے رہے۔ ترقی تعلیم اور مزارعین کی فلاح پر خصوصیت سے توجہ تھی۔ آخر کار ۱۸۱۷ء میں انھوں نے دنیا کے جھگڑے بکھیڑوں سے کلیتاً نجات پائی +

مسٹر ایجورتھ کو خود بھی پڑھنے لکھنے خصوصاً علم ادب سے بڑی دلچسپی تھی۔ وہ اپنی لڑکی کے خداداد ذہن کو اس طرف آمادہ کرنے اور مدد دینے میں بہت معاون رہے مس ایجورتھ کا بیان ہے۔ کہ مجھ کو مضمون نویسی میں اپنا پورا دل لگانے اور دماغ خرچ کرنے کی جرات اپنے والد ہی کے مسلسل ہمت دلانے سے ہوئی۔ جب مجھے

کچھ لکھنا ہوتا تو اس کا خاکہ ہمیشہ اپنے والد کو دکھاتی۔ اور وہ ہمیشہ اس میں قابل قدر اصلاح و مدد دیتے ۔

مس ایجورتھ کے تصنیف کے آغاز کا پتہ ۱۷۹۸ء میں چلتا ہے جبکہ باپ اور بیٹی نے مل کر عملی تعلیم پر ایک رسالہ لکھا۔ پھر سنہ ۱۸۰۰ء میں مس ایجورتھ نے تنہا دو ناول لکھے۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں بلنڈا نامی ایک ناول لکھا۔ "اخلاقی قصے" جس کے ایک جزو کا ترجمہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسی سال کا تصنیف ہے۔ اس کے بعد ہر دوسرے تیسرے سال مس ایجورتھ کی کوئی نہ کوئی کتاب ناول کی شکل میں برابر نکلتی رہی۔ اور اس کے ساتھ ان کی شہرت روز افزوں ترقی کرتی رہی ۔

مس ایجورتھ کے تمام ناولوں کا ماحصل اکثر کوئی نہ کوئی خاص اخلاقی مضمون کی تعلیم پر مبنی ہوتا۔ اپنے وطن آئرلینڈ کے متعلق مختلف ناولوں میں انھوں نے اس وقت کے مروجہ خراب عادات و بد اطوار کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور اس کی اصلاح کی کوشش کی۔ اس زمانہ میں جو لوگ فیشن کے دلدادہ ہو رہے تھے ان کی خبر لی آئرلینڈ کی سوسائٹی میں منجملہ اور اندرونی معائب کے اس زمانہ کے متوسط الحال طبقہ میں رواج ہو رہا تھا۔ کہ اپنی تعصبات کی جائداد کے انتظام کو چھوڑ چھاڑ کر اکثر حضرات لندن میں جو عیاشی اور خوش گذران زندگی بسر کرنے کا مرکز ہو رہا تھا چلے جاتے تھے۔ اور وہاں جا کر بجز نفس پرستی کے اور کسی امر کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ اس عیب کو نہایت تشریح کے ساتھ مع اس کے بد نتائج کے مس ایجورتھ نے ایک مشہور ناول میں ظاہر کیا۔ اسی طرح سے ایک ناول میں ایک شادی شدہ بھلے مانس کا ایک آزاد عورت کے دام میں پھنس جانا اور پھر تائب ہو کر اپنی اصل بیوی کے پاس جو اس سے اب تک محبت رکھتی تھی۔ اور جس نے اس کو بڑی کشادہ دلی سے معاف کر دیا تھا واپس آنا بیان

کیا ہے۔ اسی طرح ان کے سارے ناول کسی نہ کسی بُرائی کی اصلاح سے بھرے پڑے ہیں +
مس ایجورتھ ہر ناول میں کسی خاص برائی کا تذکرہ شروع سے آخر تک مدنظر رکھتیں
چھوٹے درجہ کے مصنف سے اس کو دلچسپ بنانا مشکل ہوتا لیکن مس ایجورتھ کے
ناولوں میں پڑھنے والے کو کبھی اسکی شکایت نہیں ہوتی۔ آنکھیں ان کی اس قدر
باریک بیں واقع ہوئی تھیں۔ کہ زندگی کے معمولی واقعات پر ان کی نظر پڑتی اور
اس سے وہ کام کی باتیں اخذ کرلیتیں۔ بیسیوں ناول انھوں نے لکھے۔ لیکن
ایک واقعہ کو کبھی انھوں نے دو مرتبہ بیان نہیں کیا۔ شاعرانہ خیالات اور جذبات
نفسانی ان کے ناولوں میں نہیں ملتے۔ البتہ کام کی باتیں رسم ورواج کا بیان اُن کی
اصلاح کے تذکرے سے سارے ناول بھرے پڑے ہیں۔ اور جو کچھ بیان
کرتی ہیں اس میں قلم کا زور پورا پورا دکھا دیتی ہیں +
سنہ ۱۸۱۷ء میں ہماری ناول نویس کے والد ماجد مسٹر ایجورتھ نے انتقال کیا
اس حادثہ نے قابل صاحبزادی کے زور آور قلم میں کچھ عرصہ کے لئے رکاوٹ پیدا کر دی
لیکن "دریا بھی چٹانوں سے رکا ہے"۔ دو چار برس کے بعد پھر وہی مس ایجورتھ
تھیں اور وہی زور قلم وہی پرجوش طبیعت تھی اور وہی ناول کا میدان۔ لکھا
اور خوب لکھا۔ اب ان کا خیال بچوں کے لئے کچھ تفریح طبع کا سامان بہم پہنچانے
کی طرف مائل ہوا اور انھوں نے چار ضخیم جلدوں میں اس خیال کو پورا کیا۔
مس ایجورتھ کا بچوں کے لئے اتنی بڑی کتاب لکھنا اس لحاظ سے اور بھی قابل
قدر تھا۔ کہ اس زمانہ میں مصنفین بچوں کے لئے کچھ لکھنا اپنی ذلت
سمجھتے تھے۔ اخلاقی مضامین لکھنا خود اس زمانہ کے ناول نویسوں کی
روش سے جو دور از کار اور خلاف قیاس واقعات لکھا کرتے تھے بالکل

تبرا تھا +

مس ایجورتھ کے واقعات زندگی میں یہ واقعہ بھی نہایت مہتم بالشان ہے کہ ۱۸۲۳ء میں مس صاحبہ سروالٹر اسکاٹ سے جو اسکاٹ لینڈ کا بڑا مشہور شاعر اور ادیب تھا ملنے کے لئے اس کے گھر گئیں۔ سروالٹر اسکاٹ کا بیان ہے۔ کہ میں نے مس ایجورتھ کی شہرت سن کر اُن کی خوبیوں کے متعلق جو کچھ خیالات اپنے ذہن میں قائم کر لئے تھے۔ ملاقات پر میں نے اُن کو ہر طرح سے ان سے بڑھ چڑھ کر پایا۔ یہ صحبت دو ہفتہ تک مسلسل رہی۔ اور اس تمام عرصہ میں میزبان نے مہمان کی خاطر مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ دو سال کے بعد سروالٹر اسکاٹ مس ایجورتھ کے یہاں آکر مہمان ہوئے۔ یہاں بھی مہمانی کے لوازم کما حقہ ادا کئے گئے۔ اس صحبت سے دونوں کو ایک دوسرے سے اپنی اپنی تصنیفات میں بہت مدد ملی۔ ۲۱ مئی ۱۸۴۹ء میں مس ایجورتھ نے ۸۳ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

مس ایجورتھ مرتے دم تک مس ہی رہیں۔ اور تمام عمر انھوں نے تجرد ہی میں بسر کردی۔ ایک تو عورتوں کے لئے تصنیف و تالیف میں بے انتہا شغف خود کسی قدر متاہل زندگی بسر کرنے کے لئے سدراہ ہوتا ہے۔ دوسرے کیا عجب ہے۔ کہ ذہین بیٹی نے اپنے والد ماجد کی حرکات سے جو طبقہ اناث کو بظاہر تختہ مشق سے زیادہ نہ سمجھتے تھے بہت کچھ سبق حاصل کیا ہوا ہو۔ بہر حال دنیا کو اُن کے تجرد سے کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا۔ اگر وہ خانہ داری کے جھگڑوں میں پھنستیں تو تصنیف کے زور میں یقیناً کمی آجاتی۔ اور دنیا ان کی تصانیف کے بیش بہا جواہرات سے کچھ نہ کچھ محروم ہو جاتی +

هوالعزیز

# فرانسیسی معلّمہ

رابسپیری کے ظالمانہ عہد حکومت میں جو لوگ مصائب میں گرفتار ہوئے اُن میں ایک میڈم ڈیرازیر بھی تھیں۔ جن کی شرافت خاندانی قابلیت اور بیحد خوش خلقی زبان زد خاص و عام تھی۔ اُن کے شوہر اور اکلوتے بیٹے کو جو چہاردہ سالہ ہونہار لڑکا تھا کانسر گیری کے قید خانہ میں مُقید ہونا پڑا تھا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُن کے نام اُن مصیبت زدوں کی فہرست میں مشتہر ہوئے جو اس ظالم کے ظلم کے شکار ہوئے تھے۔ میڈم ڈیرازیر جو اس کے بعد موت کی بھینٹ چڑھنے والی تھیں۔ ایک وفادار خدمتگار کی مدد سے فرانس سے بھاگ نکلیں۔ اور اُنھوں نے انگلستان میں آکر پناہ لی۔ اُسی فیاض انگلستان میں جو مصیبت زدوں کی مدد کرنے کے وقت اپنے قومی تعصبات کو بھول جاتا ہے۔ اور جہاں بے انتہا مصیبت کے وقت اُس کے پشتہا پشت کے دشمن بھی پناہگزین ہونے کے لئے بھاگ کر آجاتے ہیں۔ انگریز سیاحوں پر کبھی کبھی یہ الزام رکھا گیا ہے۔ کہ وہ ان سلوکوں کو جو اُن کے ساتھ ممالک غیر میں کئے جاتے ہیں بھول جاتے ہیں۔ لیکن اُن کا برتاؤ فرانس کے تارکان وطن کے ساتھ صاف

طور سے ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ الزام بالکل بیجا ہے +

میڈم ڈیرا زیر کو اس بات سے بیحد مسرت ہوئی کہ لندن کے اکثر معزز خاندانوں نے اُن کی مدد بلا معاوضہ محض ازراہِ ہمدردی کرنی چاہی۔ لیکن اپنے دوستوں کی مہربانیوں سے بیجا فائدہ اُٹھانا اُن کو کسی طرح بھی منظور نہ تھا۔ مصیبتوں نے اُن کی قلبی قوت کو ضائع نہیں کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے میں اب بھی اس قدر قوت محسوس کرتی تھیں۔ کہ خود اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر اپنی بسر اوقات عزّت کے ساتھ کر سکیں۔ چونکہ اُن کا چال چلن اور اُن کی قابلیت مُسلّم تھی اس وجہ سے نہایت آسانی کے ساتھ معلّمی کے عہدہ کے لئے اُن کو سفارش بہم پہنچ گئی۔ بکثرت لیڈیاں اس امر کی خواہشمند تھیں کہ ایسی کامل الفن خاتون ان کے لڑکیوں کی معلّمہ بنے۔ لیکن یہ خوش قسمتی مسز ہرکورٹ کے حصہ میں تھی +

مسز ہرکورٹ بیوہ تھیں۔ اور اپنے زمانہ میں نہایت خوش وضع عورت شمار کی جاتی تھیں۔ اب بھی وہ نہایت خوش وضع لیڈی سمجھی جاتی تھیں۔ اُن میں مادہ اچھا موجود تھا لیکن چونکہ مسلسل آزادمنشی کی زندگی بسر کرتی رہی تھیں۔ اِس وجہ سے ان کو اپنی فہم و فراست کو ترقی دینے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اور نہ وہ اپنے بال بچّوں کی تعلیم ہی کی طرف توجہ کر سکی تھیں۔ اس بارے میں انھوں نے اپنے دل کو اس طرح سمجھا لیا تھا کہ اپنی لڑکیوں کے لئے ایک خوش وضع اتالیق اور بڑی تنخواہوں کے اُستاد مقرر کر دئے تھے۔ سابق کی اتالیق جن کی جگہ پر اب میڈم ڈیرا زیر آنے کو تھیں اپنی شاگردوں کو چھوڑ کر ایک امیر لیڈی کی ہمراہی میں سیاحت کو چلی گئی تھیں۔ مسز ہرکورٹ رفتار زمانہ سے اس قدر واقف ہو لی تھیں کہ ان کو اتالیق کے چلے جانے کا صدمہ

زیادہ نہیں ہُوا۔ ایک روز شام کے وقت وہ اس غرض سے گھر ہی پر رہگئیں تاکہ میڈیم ڈیرا زیر کا اپنے گھر میں خیر مقدم کریں۔ اور اُن کو اُن کے شاگردوں سے ملادیں۔ مسز ہرکورٹ کے تین لڑکیاں تھیں اور ایک لڑکا۔ لڑکیوں کا نام ایزابیلا۔ مٹلڈا۔ فیوریٹا تھا اور لڑکے کا نام ہربرٹ تھا۔ ایزابیلا کی عمر تقریباً چودہ سال کی تھی۔ اُس کے چہرہ سے ذہانت ٹپکتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس کو اپنی قابلیت پر پورا بھروسہ اور اطمینان ہے۔ کیونکہ بچپن ہی سے اس کو باور کرایا گیا تھا کہ وہ بڑی ذہین ہے۔ اس کی یادداشت بہت مضبوط کی گئی تھی۔ مختلف زبانیں جانتی تھی اور اس کو بتایا گیا تھا کہ اس کو علم تاریخ وسیر میں کمال حاصل ہے۔ جھوٹی خوشامد سے اس کا مزاج خراب کردیا گیا تھا۔ تاہم اس میں سارے عمدہ جذبات سے متاثر ہونے کی قابلیت موجود تھی +

مٹلڈا ایزابیلا سے ایک سال چھوٹی تھی۔ وہ خوبصورت تھی لیکن سرسری طور پر دیکھنے میں اُس کے چہرہ پر کاہلی کے آثار پائے جاتے تھے۔ اس کو فرانسیسی اور اطالیہ زبانوں کے غیر قیاسی افعال کی گردان اپنی بہن کی طرح ازبر نہ تھی۔ اور اس کی جلدباز اتالیق نے ایسے یقین کے ساتھ جس میں شک کی گنجائش نہ ہو اپنی رائے ظاہر کردی تھی کہ مٹلڈا ذہین نہیں ہے۔ یہ جملہ اُس کے اُستادوں میں بھی مشہور ہو گیا تھا جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ مٹلڈا کو اس کی بہن بھی حقیر سمجھنے لگی۔ اور خود مٹلڈا کو اپنے اوپر بالکل بھروسہ جاتا رہا۔ اور چونکہ اُس کو اپنے خیال میں کامیابی کی اُمید جاتی رہی تھی اس وجہ سے اُس نے کوشش کرنی بھی ترک کردی تھی۔ رفتہ رفتہ اس کا خیال لباس وغیرہ اور ظاہری خوبیوں کی طرف مائل

ہونے لگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کو اپنے حسن پر غرہ ہونے لگا بلکہ اُس کا یہ خیال ہُوا کہ میں دوسروں کو اپنی اندرونی قابلیتوں کی نسبت اپنی ظاہری خوبیوں کی وجہ سے زیادہ خوش کر سکونگی۔ میڈیم ڈیوازیر نے مٹلڈا کو ان لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ کر جن کے ساتھ اس کو محبت تھی اور اس حالت میں اس کے چہرہ پر ندامت کے آثار پاکر اس کا یقین کر لیا تھا کہ اگر مٹلڈا اب تک ذہین نہ ثابت ہوئی۔ تو یہ قصور اس کی تعلیم کا تھا۔ متاثر ہونے ہی پر حقیقت میں ابتداءً اُس چیز کا دارومدار ہے۔ جس کو لوگ ذہانت کہا کرتے ہیں۔ جو لوگ کہ رنج یا خوشی کے انتہا درجہ کو محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ یقیناً کوشش کے اغراض ومقاصد کو پیش نظر کر دینے سے بہت سخت اور مسلسل محنت کرنے پر آمادہ کئے جاسکتے ہیں +

سب سے چھوٹی لڑکی فیوریٹا ابھی چھ برس کی تھی۔ اس عمر میں وہ عادتیں جو بعد کو اطوار کہلاتی ہیں۔ راسخ نہیں ہوتیں۔ اور اس لئے چھ برس کے بچّے کے اطوار کا ذکر کرنا ایک مہمل بات ہے۔ فیوریٹا پیدا ہونے کے بعد ہی ماں اور ماں کی پیش خدمت کا کھلونا بن گئی تھی۔ جب کبھی مسز ہرکورٹ کے ہاں اس سے ملنے جلنے والے جمع ہوتے تو فیوریٹا ضرور پیش کی جاتی اور لوگ اُس کی تعریفیں کرتے اور اس کو پیار کرتے۔ اس کا تتلا کر باتیں کرنا یا بے معنی الفاظ زبان پر جاری کرنا ہمیشہ لوگوں کو اُس کی طرف مائل کر لیتا۔ اسی وجہ سے ملاقات کے کمرے میں فیوریٹا خوش رہتی بڑی زندہ دلی دکھلاتی اور خوش مزاجی کی تصویر معلوم ہوتی۔ لیکن ملاقات کے کمرے کے باہر اور جگہ تو یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ وہی فیوریٹا ہے۔ تنہائی میں وہ کاہل اور مُردہ دل رہتی۔ نوکروں اور بھائی بہنوں کے ساتھ چڑچڑاتی اور ضدیں کیا کرتی معمولاً وہ ہربرٹ کے ساتھ کھیلتی کودتی لیکن ان کھیلوں کا خاتمہ ہمیشہ لڑائی جھگڑے

پر ہوتا۔ ان جھگڑوں میں اگرچہ قصور دونوں ہی کا ہوتا لیکن الزام خواہ مخواہ
ہربرٹ ہی پر لگایا جاتا۔ کیونکہ نہ ہربرٹ کسی سے الفت رکھتا تھا۔ اور
نہ اُس کے ساتھ کوئی محبت کا برتاؤ کرتا تھا۔ مسز گریں جو مسز ہرکورٹ
کی پیش خدمت تھی ہمیشہ اس کو اپنا وبال جان کہا کرتی اور اس کے لئے
بُری پیشین گوئیاں کرتی۔ وہ کہا کرتی کہ اگر میں ہربرٹ کے بالوں میں دن میں
سو مرتبہ بھی کنگھی کروں جب بھی اس کے بال بدنما ہی رہینگے۔ وہ کہتی
کہ اس کی کوئی صورت ہی نہیں کہ ہربرٹ ایک لمحہ کے لئے شرارت سے
باز رہے۔ اتالیق سابق کی لاپرواہی کے عہد حکومت میں چونکہ ہربرٹ
کو حروف تہجی سکھلانے کا کام بھی گریں ہی کے سر آپڑا تھا۔ اس
وجہ سے وہ یہ بھی کہا کرتی کہ ہربرٹ تو ایسا کوڑ مغز ہے۔ کہ اس کو اور بھلے
آدمی کے بچوں کی طرح کبھی پڑھنا نہیں آنے کا۔ یہ امر تو بہت مشتبہ تھا
کہ ہربرٹ کی علمی ترقی کی بابت گریں کی سرگرمی اس کی فہم وادراک کے
جلا دینے میں کہاں تک نفع بخش ہوئی۔ لیکن اس میں کچھ شبہ نہیں کہ
ہربرٹ کے مزاج پر اس کا بُرا اثر پڑا۔ جب کبھی "ہربرٹ آؤ سبق پڑھ لو"
کی کریہ آواز ہربرٹ کے کان تک پہنچتی تو اس کے چہرہ پر بے انتہا
افسردگی چھا جاتی۔ اور "ہربرٹ اسے رہنے دو۔ سنا!" "ہربرٹ کیا شور
مچا رکھا ہے" "چپ رہو! ہربرٹ وہیں چپکے بیٹھے رہو جہاں میں کہتی
ہوں"۔ کے بار بار تحکمانہ استعمال کا اثر نو عمر بچے کے دل پر ایسا ہُوا کہ آٹھ
ہی برس کی عمر میں جابر مُعلّمہ کی پیشین گوئیاں پوری ہو چلیں۔ وہ ایک
گستاخ نافرماں لڑکا ہو گیا اور جس کسی کام کے کرنے کے لئے اُس
سے کہا جاتا اُس کے بالکل برخلاف کرنے میں اس کو لطف آتا۔ اور

اس کو سزاؤں کے برداشت کرنے پر ناز ہُوا کرتا۔ ملاقات کے کمرے میں بھی
مکتب سے کچھ زیادہ اس کی عزت نہ ہوتی۔ کیونکہ اس کی ماں لوگوں کے
سامنے اس کو خبطی کہہ کر ہمیشہ پکارتی اور خبطی ہربرٹ کو کمرے میں داخل ہونے
کے ساتھ ہی مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے ناسزا خطابات ملتے اور مادرانہ
مذاق میں طعن آمیز کلمات اپنے لباس وہیئت وغیرہ کے بارے میں سُننے
پڑتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اُس میں وحشت اور جھیپ سماگئی۔ وہ اچھے لوگوں
کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنے لگا اور باورچی خانہ اور اصطبل کے
ملازمین کی صحبت میں جہاں اس کو تکلیف نہ دیجاتی اس کا جی زیادہ لگنے لگا
مسز ہرکورٹ نے ہربرٹ کو اصطبل کے ملازمین کے پاس نشست وبرخواست
رکھنے کی تو قطعی ممانعت کردی تھی۔ لیکن باورچی اور خدمتگار کے بارہ میں اپنے
احکام کو سخت کرنا مناسب نہیں خیال کیا تھا۔ اُن کی دلیل یہ تھی کہ جس وقت
گھر میں کوئی بزرگ نہ ہو گا تو لڑکے خدمت پیشہ لوگوں کے پاس خود آئیں جائینگے
لہٰذا بس اس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ وہ ایسے نوکروں کے پاس
اُٹھیں بیٹھیں جن پر اعتبار ہو۔ وہ کہا کرتیں کہ سٹیفن اس قماش کا آدمی ہے
کہ اس پر اعتبار کیا جائے۔ وہ اتنی مدت کا ملازم ہے۔ لڑکے بھی اُس سے
مانوس ہیں۔ اور اس کے پاس وہ خاصی حفاظت میں ہیں +

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں کتنی ایسی مائیں ہیں جن کے
پاس سٹیفن جیسا ملازم ہے۔ جس پر پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے +

مسز ہرکورٹ نے نہایت خلق سے جو اس موقع پر کم فہمی کے قریب
تھا میڈیم ڈیرازیر کو پورے اختیارات اتالیق کی حیثیت سے سپرد کئے۔
البتہ مذہبی تعلیم کے بارہ میں ان کو کامل اختیار نہیں دیا گیا۔ مسز ہرکورٹ

نے مذہبی تعلیم کی بابت یہ شرط کر لی تھی۔ کہ لڑکوں کو کیتھلک مذہب کے
اصول نہ سکھائے جائیں۔ میڈیم ڈیرازیر نے اس کا جواب دیا کہ "لڑکے
علے العموم اپنا آبائی مذہب اختیار کیا کرتے ہیں۔ اور مذہب کے تبدیل
کرنے والے اپنے جدید مذہب کے لئے کچھ باعث عزت نہیں ہُوا
کرتے۔ اور برخلاف اس کے اگر مَیں لڑکوں کو ان کے آبائی مذہب میں
زیادہ مستقل کرنا چاہونگی تو مَیں اپنی بے انتہا کوشش کے بعد بھی ان کے
اعتقاد میں اس سے زیادہ اضافہ نہ کرسکونگی جو عام مذہبی درسگاہیں اپنی تعلیم
سے پیدا کردیتی ہیں۔ اور نہ میرے دلائل ان دلیلوں سے زیادہ قوی
ہوسکتے ہیں جو مذہبی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور جو خواہ مخواہ ہر پڑھے لکھے
آدمی کو پڑھنی پڑتی ہیں" +

اپنے خیالات کا اس طور سے اعلان کرنے کے بعد میڈیم ڈیرازیر
نے بخوشی وعدہ کیا کہ مَیں اپنی شاگردوں کی مذہبی تعلیم میں کسی طرح صراحتہً یا
کنایتہً دخل نہ دونگی۔ اس کے بعد مسز ہربرٹ نے میڈیم ڈیرازیر کو اپنے
بچوں سے یوں خطاب کرکے ملایا۔" یہ میری ایک سچی عنایت فرما ہیں جن پر
مجھ کو ہر طرح کا بھروسہ ہے۔ اور مَیں امید کرتی بلکہ یقین کرتی ہوں کہ تم سب بھی
ان کو خوش رکھنے اور ان کی مرضی مطابق کام کرنے کا خاص طور سے خیال
رکھوگی" +

اس وقت جبکہ یہاں ملاقات کے ابتدائی مرحلے طے ہو رہے تھے
ہربرٹ سب سے الگ ایک لکڑی پر سوار ہاتھ میں کوڑا لئے میڈیم ڈیرازیر
کو بُری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن جب میڈیم صاحبہ نے ہاتھ ملانے
کے لئے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ہمت دلانے والے لہجہ میں بات

کی تو وہ قریب گیا۔ کوڑے کو داہنے ہاتھ میں مضبوط پکڑے رہا لیکن بایاں ہاتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کے لئے بڑھا دیا +

ہربرٹ نے کہا "کیا آپ ہماری اُستانی بنینگی؟ غالباً آپ مجھ کو بہت بہت سبق نہ دیا کرینگی ۔ کیوں جناب"؟

ایسی اثناءیں کمرے کا دروازہ کھلا اور مسز گریس فیوریٹا کو جس کے بالوں میں اچھی طرح کنگھی کی ہوئی تھی ساتھ لئے داخل ہوئی ۔ فیوریٹا کو دیکھتے ہی مسز ہرکورٹ بول اُٹھیں "فیوریٹا پیاری تم کو اس قدر دیر کہاں لگی" معصوم بچی نہایت بے تکلفی کے ساتھ میڈیم ڈیرازیر کے پاس دوڑ گئی ۔ اور پیار کے لہجہ میں پوچھنے لگی "آپ مجھ کو چاہا کرینگی؟ آج مَیں نے اپنے سُرخ موزے نہیں پہنے ہیں" +

ادھر میڈیم ڈیرازیر فیوریٹا کو اطمینان دلا رہی تھیں کہ سُرخ موزوں کا نہ ہونا اُس کی خوبیوں کو کم نہیں کر سکتا اُدھر مٹلڈا نے ایزا بیلا سے چپکے سے کہا +

"ماتمی لباس تو ان پر خوب سجتا ہے ۔ اگرچہ ان کا رنگ کچھ بہت صاف نہیں ہے" ۔ اس کا جواب ایزا بیلا نے بے پرواہی کے ساتھ یہ دیا "لیکن فرانسیسی عورت ہوکر انگریزی نہایت صاف بولتی ہیں" +

واقعی میڈیم ڈیرازیر انگریزی نہایت صاف بولتی تھیں ۔ اُنھوں نے اپنے بچپن میں چند سال کا زمانہ انگلستان میں بسر کیا تھا ۔ اور کیا عجب ہے کہ غیر ملک کی عورت ہوکر اُن کا تھوڑا صاف بولنا بھی زیادہ دلپسند ہُوا ہو ۔ چونکہ اُن کو گفتگو کے معمولی بےمعنی جملوں کے بولنے کی عادت نہ تھی ۔ اس وجہ سے ان کے خیالات کا اظہار مختصر اور صاف لفظوں میں ہوتا تھا ۔ اور معلوم

ہو جاتا تھا کہ یہ خیالات اُن کے اپنے ہیں اور صحیح ہیں +

ایزابیلا جو کہ ہنروں کی دلدادہ تھی۔ اور اُس سے زیادہ نئی چیزوں کو پسند کیا کرتی تھی پہلی ہی شام کو اپنے نئے دوست کی قائل ہو گئی۔ اور خاص کر اس وجہ سے کہ اس نے دیکھا کہ میڈیم صاحبہ کی نظر بھی اُس کی قابلیتوں پر پڑ کے رہی۔ اُس نے اپنی علمی معلومات کا سارا مختصر ذخیرہ پیش کر دکھایا لیکن اس کو یہ دیکھ کر تعجب ہُوا کہ ہر اچھی چیز پر جو اس نے بیان کی توجہ کی گئی۔ لیکن کسی چیز نے اُن کی آنکھوں کو چکا چوند میں نہیں ڈالا۔ رفتہ رفتہ اس کے بولنے کی خواہش کم ہوئی۔ اور اس کا میلان سُننے کی طرف ہُوا۔ اب اس کو ایسے شخص کے ساتھ گفتگو کرنے کی نئی خوشی حاصل ہوئی جس کو وہ اپنے سے زیادہ قابل جانتی تھی۔ اور جس کی فوقیت کی وہ بلا کسی حسد کی آمیزش کے تعریف کر سکتی تھی +

ایک روز ایزابیلا شاہان انگلستان کے جلوس کے سن تفصیل وار بیان کر لینے کے بعد خاموش ہو گئی۔ اور میڈیم ڈیرازیر سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ میں خیال کرتی ہوں کہ آپ کی فرانسیسی زبان میں بھی ہماری میموریا ٹکنیکا مُصنّفہ گرے کی ایسی کوئی کتاب ہوگی نہیں تو یہ کیونکر ممکن ہوتا کہ آپ تاریخوں کا اس قدر طومار زبانی یاد رکھتیں۔ کیا آپ کو بھی تاریخی واقعات اور سن میری عمر میں ویسے ہی یاد تھے جیسے کہ .... جیسے کہ ....“ +

میڈیم ڈیرازیر ”جیسے کہ تم کو یاد ہیں! ابھی نا۔ سو یہ تو مجھ کو خیال نہیں کہ تمہاری عمر میں مجھ کو اس قدر یاد تھا کہ نہیں۔ لیکن یہ تو میں تم کو یقین دلاتی ہوں کہ اب مجھ کو اتنا یاد نہیں ہے“ +

ایزابیلا نے شک آمیز مسکراہٹ سے کہا۔ نہیں یہ آپ انکساری سے

فرماتی ہیں" +

میڈیم:- بلکہ غالباً شیخی کی راہ سے" +

ایزابیلا:- شیخی! استغفراللہ۔ جناب نے شاید میرا مطلب صحیح نہیں سمجھا"

میڈیم:- معاف کرنا۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا"

ایزابیلا:- شیخی ان معنوں میں جن میں کہ یہ ہماری زبان میں مستعمل ہے۔ کوئی آدمی اس بات پر تو کر نہیں سکتا۔ کہ اس کو کوئی چیز یاد نہیں ہے" +

میڈیم:- تو کیا یہ ناممکن ہے کہ ایک آدمی شیخی انھیں معنوں میں جن میں کہ تمھاری زبان میں یہ لفظ بولا جاتا ہے اس بات پر کرے۔ کہ اس کو ایک بیکار چیز یاد نہیں ہے میرا خیال ہے کہ غالباً تم اس عقلمند آدمی کا نام بتا سکتی ہوگی جس نے بھول جانے کی ترکیب کے واسطے دعا مانگی تھی" +

ایزابیلا:- نہیں جناب مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں۔ نہ میں نے پہلے کبھی اس کا تذکرہ سُنا۔ وہ یونانی تھا یا رومی؟ یا کوئی انگریز تھا؟ آپ کو اس کا نام یاد نہیں آتا؟ اس کے نام کا شروع کیا ہے"؟

میڈیم:- مجھے نام کے یاد آنے کی خواہش نہ تو اپنے لئے ہے اور نہ تمھاری خاطر سے ہے۔ ہمیں تو اس عقلمند آدمی کے مطلب پر اکتفا کرنی چاہئیے خواہ وہ یونانی رہا ہو یا رومی یا انگریز۔ اس کے نام کا پہلا حرف بھی بیکار ہی چیزوں میں پڑا رہنے دینا چاہئیے۔ کیوں ہے یا نہیں"؟

ایزابیلا نے کسی قدر ناراضگی کے لہجہ میں جواب دیا"لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ آپ بیکار چیزیں کن کو کہتی ہیں" +

میڈیم نے بڑی سادگی کے ساتھ کہا" وہ چیزیں جن کو تم کسی کام میں نہ لاسکو" +

ایزا بیلا۔ "تاہم آپ کا مطلب ان کل ناموں سے ہوں۔ بادشاہوں۔ رومی فرمارواؤں۔ اور اُن سارے مشہور واقعات سے نہیں ہے جن کو مَیں نے زبانی یاد کیا ہے" +

میڈیم ڈیرازیر نے جواب دیا "نہیں مَیں اس کو مانتی ہوں کہ بادشاہان انگلستان اور شاہنشاہان روم کے نام اور ان کے زمانہ سلطنت کے سن یاد رکھنے مفید ہیں۔ نہیں تو جب کبھی ہم کو اُن کی ضرورت ہوگی تو ہمیں ان کتابوں میں تلاش کرنا پڑیگا جن میں ان کا بیان ہے۔ اور اس میں بہت کچھ تضیع اوقات ہوگی" +

ایزا بیلا "تضیع اوقات ہوگی! ہاں بیشک لیکن اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مجمع میں وہ آدمی بہت بھدّا اور بیوقوف نظر آیا کرتا ہے جو ان باتوں کو نہ جانتا ہو۔ جن کو ہر شخص جانتا ہے" +

اس پر میڈیم ڈیرازیر نے اتنا اور اضافہ کیا "اور جن باتوں کی نسبت فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ ہر شخص جانتا ہوگا" +

ایزا بیلا "آپ جانتی ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں کے درمیان گفتگو کرنے میں اُس کی کچھ بھی وقعت نہ ہوگی جن کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں" +

میڈیم "ہرگز نہیں ہوگی۔ واقعی۔ اور نہ پڑھے لکھے لوگوں میں اُس کی وقعت ہوگی جو اُن سے ایسی باتیں بیان کرے جن کو۔ جیسا کہ تم نے ابھی کہا۔ تمام لوگ جانتے ہوں" +

ایزا بیلا نے تھوڑی دیر افسردہ رہکر کہا "لیکن میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ مشہور واقعات کو بھی ہر شخص جانتا ہے۔ اگرچہ اُس نے بادشاہوں کے عہد کو زبانی ہی کیوں نہ یاد کر لیا ہو۔ مَیں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ابھی

تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ کہ کچھ لوگ سفوف پر ٹپکس کا ذکر کر رہے تھے۔ اس
وقت میری یادداشت میرے بہت کام آئی۔ کہ مَیں بھرے مجمع میں بتا سکی
کہ بالوں کے لئے سفوف پہلے پہل انگلستان میں سنہ ۱۶۱۴ء میں جاری ہوا
تھا۔ اور آلوؤں کی بابت جو حُسنِ اتفاق سے مجھے یاد تھا مَیں نے بتایا
کہ سب سے اول انگلستان میں سنہ ۱۵۸۶ء میں لایا گیا۔ اور اتفاق سے اُسی
شام کو جب کہ جناب والدہ ایک خوبصورت رنگین کاغذ کو جسے اُنھوں نے
اُسی وقت خریدا تھا دکھلا رہی تھیں مجھ کو یہ کہنے کا موقعہ ملا کہ سفید کاغذ
انگلستان میں سب سے پہلے سنہ ۱۵۸۷ء میں بنایا گیا تھا۔ اُس وقت ایک
صاحب نے میری جانب داد دینے کے لئے اپنا سر جھکایا اور فرمایا کہ
میری یادداشت پر ساری دنیا نثار ہے۔ پس آپ دیکھئے کہ یہ چیزیں اقلاً
بیکار چیزوں میں شمار نہیں کی جاسکتیں۔ یا کی جاسکتی ہیں؟ فرمائیے +
میڈیم ڈیرازیر نے جواب دیا "ہرگز نہیں۔ اس بات کے جاننے سے
کہ بالوں کے لئے سفوف جیسی مہمل شوقینی کی چیز فلاں زمانہ میں جاری ہوئی
ہم کو ملک کی اُس تہذیب کا پتہ ملتا ہے جو کہ اس زمانہ میں تھی۔ چھوٹی
چھوٹی چیزیں ان لوگوں کے لئے جن کو خدا نے اتنی عقل دی ہے کہ وہ
انھیں کام میں لائیں اہم باتیں ہو جاتی ہیں۔ اور رہا کاغذ سو اُس کا اور چھاپنے
کے ہنر کا تو کچھ ایسا ساتھ ہے کہ ......" +
اس وقت ایزابیلا بیچ میں بول اُٹھی "اور ہاں۔ اگر وہ مجھ سے پوچھتے
تو مَیں ان کو بتا دیتی کہ وسٹ منسٹر ایبی میں چھاپہ خانہ پہلے پہل کب جاری
ہُوا۔ سنہ ۱۴۹۴ء میں" +
میڈیم "۔ اور انگلستان میں کاغذ پہلے پہل کب بنا" +

ایزا بیلا۔ "کیا آپ اس قدر جلد بھول گئیں ۱۸۵۰ء میں" +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا کہ "پھر یہ بات تو خیال رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانہ میں علم ادب نے انگلستان میں بہت کم ترقی کی ہوگی۔ کیونکہ تمہارے چھاپہ خانہ کے جاری ہونے اور تمہارے سفید کاغذ کے بننے کے درمیان تقریباً ایک صدی کا زمانہ گذر گیا۔ میں تسلیم کرتی ہوں کہ یہ واقعات بیکار نہیں ہیں" +

ایزا بیلا نے ذہانت کے ساتھ جواب دیا "اس بات کا تو مجھے اس سے پہلے کبھی خیال بھی نہیں گذرا۔ میں نے تو ان واقعات کو گفتگو کے وقت صرف بیان کر دینے کے لئے یاد کر لیا تھا" +

اس موقع پر میڈیم ڈیرازیر کو اس بات کے دیکھنے سے خوشی ہوئی کہ اُسکی شاگرد کا ذہن ایک ایسے خیال کی طرف مائل ہو گیا جو اس کے لئے نیا تھا۔ اس وجہ سے اس نے گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ اور ایزا بیلا کو واقعات گذشتہ پر خود سوچنے اور عمل کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ "چلتے ہوئے ذہین نوعمروں کو زیادہ تر انھیں کی ذہنی کوششوں اور راست گفتاری پر چھوڑ دینا چاہئے"

مجھلی لڑکی مٹلڈا ابتدائے میڈیم صاحبہ سے اس لئے خوش ہوئی تھی کہ وہ ماتمی لباس میں اچھی معلوم ہوتی تھیں۔ اور ازاں بعد میڈیم کے مصائب سُن کر جن کو اُنھوں نے ایک روز شام کے وقت صاف صاف اور نہایت درد انگیز الفاظ میں بیان کیا تھا۔ مٹلڈا کو ان کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی۔ میڈیم صاحبہ کی خوبصورت و خوب سیرت لڑکی کے عنفوان شباب میں انتقال کے بیان سے مٹلڈا خاص طور پر متاثر ہوئی۔ اس کے متعلق ہر قسم کے واقعات کو اس نے بغور سنا اور اس بارہ میں اُس نے طرح طرح کے سوالات

بڑے شوق کے ساتھ کیئے ÷

مٹلڈا نے اُس کے بالوں کا رنگ اُس کی آنکھیں اس کے جسم کی رنگت اس کا قد اس کی آواز اس کی چال ڈھال اور اس کی پوشاک کی بابت دریافت کرنے کے بعد کہا "میں خیال کرتی ہوں۔ کہ اب میں اُن مرحومہ کی پوری تصویر ذہن میں کھینچ سکتی ہوں۔ ہاں بیشک ان کی پوری تصویر میرے ذہن میں ہے" ÷

میڈیم ڈیرازیر نے اِک آہ سرد بھر کر کہا "تم میری روزہ لی کی پوری تصویر ان باتوں کے جاننے سے کسی طرح ذہن میں نہیں لا سکتیں۔ وہ خوبصورت اور خوش منظر بیشک تھی لیکن حقیقت میں اس کی جسمانی خوبیاں نہیں بلکہ طبعی خوبیاں ایسی تھیں کہ جنھوں نے... "ماں کی زبان سے اسی قدر الفاظ بھر بھرائی ہوئی آواز سے نکلنے پائے۔ اس سے قبل ان کی آواز میں استقلال اور سنجیدگی قائم تھی ÷

مٹلڈا نے کہا "تقصیر ہوئی۔ معاف فرمائیے۔ اب میں جناب سے زیادہ باتیں نہ دریافت کرونگی" ÷

میڈیم ڈیرازیر "پیاری۔ مجھ سے جتنی باتیں چاہو دریافت کرو۔ مجھ کو تو اُس کی یاد میں لطف آتا ہے۔ اب تو میں اس کا تذکرہ بلا کسی نمود و نمائش کے خیال کے کرسکتی ہوں۔ اُس میں اتنی خوبیاں تھیں کہ اس کو تم بھی یقیناً بہت پسند کرتیں" ÷

مٹلڈا "یقیناً میں پسند کرتی" اور پھر پوچھا "ہاں جناب یہ تو فرمائیے کہ وہ مجھ کو زیادہ پسند کرتیں یا ایزابیلا کو"

میڈیم "میرا خیال ہے۔ کہ وہ تم میں سے ہر ایک کو تمھاری مختلف خوبیوں

کی وجہ سے پسند کرتی۔ وہ اپنی پسندیدگی کو دو بہنوں کے درمیان رقابت یا
حسد کا مرکز نہ بننے دیتی۔ وہ بلا اِس قسم کی ذلیل حرکات کے اپنے تئیں
کافی طور پر ہر دلعزیز بناتی۔ دو لڑکیاں اس کی دوست تھیں۔ اور وہ دونوں
اُس سے محبت رکھتی تھیں۔ وہ دونوں جانتی تھیں کہ روزہ لی پورے طور پر
دل کی صاف تھی۔ اور نیز یہ کہ وہ ان میں کسی کی بھی جھوٹی تعریف نہیں کریگی
تم جانتی ہو کہ وہ تو بچوں کی سی محبت ہے جس میں قدر شناسی نہ ہو۔ روزہ لی
کی محبت بھی لوگوں کے دلوں میں ایسی ہی تھی جیسی کہ اُسکی قدر تھی +

مٹلڈا " میں ایسے دوست کو کس قدر پسند کرتی! لیکن میں سوچتی ہوں کہ وہ
تو مجھ سے اس قدر برتر ہو ہیں۔ کہ مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھتیں ایزابیلا
ہی کی قسمت میں اُن سے بات چیت کرنی ہوتی۔ کیونکہ ایزابیلا کی معلومات
بہت ہیں۔ اور میں تو کچھ بھی نہیں جانتی " +

میڈیم ڈیرا ازیر نے دل بڑھانے والے تبسم کے ساتھ کہا " اگر تم یہ جانتی
ہو کہ تم کچھ نہیں جانتیں تو تم اس قدر جانتی ہو جتنا کہ عقلمند سے عقلمند آدمی
جان سکتا ہے۔ غیبی آواز نے جب سقراط کو سب سے زیادہ عقلمند آدمی
قرار دیا تو اس نے اس کا یہی مطلب بتایا تھا کہ میں تو اپنے تئیں جاہل ہی
جانتا ہوں لیکن اور حضرات سمجھتے ہیں۔ کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ اس
لئے اُن کی ترقی کرنے کے موقعے کم ہیں " +

مٹلڈا نے مشکوک امید کے ساتھ پوچھا " تو کیا آپ خیال فرماتی ہیں کہ
میرا ترقی کرنا ممکن ہے " +

میڈیم ڈیرا ازیر نے کہا " یقیناً اگر تم کوشش کرو تو جو چاہو ہو سکتی ہو " +

مٹلڈا " جو چاہوں وہ میں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ میں تو چاہونگی کہ میں

بھی ویسی ہی ہوشیار ویسی ہی نیک ویسی ہی ملنسار اور ویسی ہی ہردلعزیز ہو جاؤں جیسی کہ آپ کی روزہ لی تھیں۔ پھر یہ تو ممکن نہیں۔ خیر اب آپ مجھ سے یہ ارشاد فرمائیے کہ جب وہ میرے برابر تھیں اس وقت وہ کس طرح کی تھیں۔ کس قسم کے کام اور کس طرح کی باتیں کیا کرتی تھیں۔ اُن کے مطالعہ میں کیا کتابیں رہتی تھیں۔ اور وہ صبح سے شام تک کیونکر مشغول رہتی تھیں"۔

میڈیم ڈیرازیر نے کہا"۔ یہ کلھ کے لئے رہنے دو۔ اب میں ہربرٹ کو چھاپہ کی وہ کتاب دکھاؤنگی جس کو وہ دیکھنا چاہتا تھا"۔

ہربرٹ کے لئے یہ پہلا ہی موقع تھا کہ اُس نے کسی کتاب کو دیکھنے کی درخواست کی تھی۔ میڈیم ڈیرازیر نے اس کو گریس کے ہاتھوں سے بالکل لیلیا تھا۔ اُنھوں نے دیکھا کہ ہربرٹ کے اُن تکلیف دہ خیالات کا فوراً دُور کرنا جو حروف تہجی کی پہلی کتاب کے مُڑے ہوئے صفحوں پر نظر ڈالنے سے اس کے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں ناممکن ہے۔ اس لئے اُنہوں نے نہایت عقلمندی سے یہ قصد کرلیا کہ وہ ہربرٹ کے توجہ کرنے کی قوت کو کسی اور مضمون میں نشو و نما دینگی۔ اور حروف تہجی کی دقتوں کو اس وقت تک نہ پیش کرینگی جب تک کہ نوعمر بچہ پڑھنے کے مصائب کو بھول نہ لیگا اور اس میں کوشش و صبر کا مادہ جو کامیابی کی کنجی ہے پیدا نہ ہو لیگا۔

میڈیم صاحبہ کہتیں کہ"اس میں چنداں مضائقہ نہیں کہ لڑکا ایک سال بعد پڑھنا شروع کرے۔ لیکن یہ بیحد ضروری ہے کہ اس کو پڑھنے کے ساتھ دلچسپی پیدا ہو"۔

مسز ہرکورٹ نے جن سے کہ مذکورہ بالا خیال ظاہر کیا گیا جواب دیا

بیشک۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ان سب امور کو مناسب طور سے انجام دینگی۔ میں ہربرٹ کو بالکل آپ کی راے پر چھوڑتی ہوں۔ گریس نے تو اسکی بابت بالکل مایوسی ظاہر کردی ہے۔ اگر وہ اس وقت تک بھی پڑھنے لگے جب کہ مجھے اس کو مدرسہ بھیجنا ضروری ہوگا تو میری آرزو پوری ہو جائیگی"۔

پھر مسز ہرکورٹ نے ہنس کر اتنا اور کہا "بس آپ مہربانی کر کے اتنا کیجئے کہ جب وہ بدنصیب پہلی کتاب کے پڑھنے میں اٹک رہا ہو تو اس کو مجھ سے دور رکھئے۔ کیونکہ مجھے یہ دعوےٰ نہیں ہے کہ خدا نے مجھے حضرت ایوب کا سا صبر عطا فرمایا ہے"۔

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "آپ کو اس امر میں تو کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ میں ہربرٹ کے لئے کچھ نئے کھلونے خرید لوں"۔

مسز ہرکورٹ۔ "ہرگز ہرگز نہیں۔ آپ جو چاہئے خریدئے۔ جو چاہئے کیجئے۔ اس بارہ میں میں آپ کو پورا اختیار دیتی ہوں"۔

جب میڈیم ڈیرازیر کو مسز ہرکورٹ کے مکان میں رہتے ہوئے کچھ عرصہ گذر لیا۔ اور انھوں نے اپنے شاگردوں کی مزاجی حالت یا یوں کہئے کہ اُن کی عادتوں سے واقفیت حاصل کرلی تو وہ اُن کو لے کر ایک روز صبح کے وقت کھلونوں کی ایک بڑی دُکان پر گئیں۔ یہ دُکان کاہے کو تھی خاصی کھلونوں کی کوٹھی تھی۔ تھوڑے عرصہ سے یہ دُکان ایک ذہین و طباع بزرگ کی سرپرستی میں کھلی تھی۔ اس میں ہوشیار دستکار نوکر رکھے گئے تھے جو بچوں کے لئے عقل آموز کھلونے تیار کرتے تھے۔

جب ہربرٹ ان عقل آموز کھلونوں کی دُکان میں داخل ہوا تو اس نے چاروں طرف نگاہ کی اور نہایت مایوسانہ لہجہ میں بولا "ہیں! مجھے یہاں

نہ تو چابک نظر آتے ہیں نہ گھوڑے۔ نہ گاڑیاں دکھائی دیتی ہیں نہ بگھیاں" +

فیوریٹا بھی اُسی لہجہ میں اُس کی ہم زبان ہوئی"۔ اور نہ سجی سجائی گڑیاں۔ نہ گھروندے"۔ پھر ہربرٹ نے کہا"۔ اور نہ سپاہی نہ فوجی باجہ۔ فیوریٹا بولی"۔ میں تو پورے یقین سے کہتی ہوں کہ میں نے آج تک کوئی کھلونوں کی دُکان ایسی گئی گذری ہوئی نہیں دیکھی۔ میں تو سمجھی تھی کہ عمدہ سے عمدہ چیزیں جو دیکھی جاسکتی ہیں۔ وہ سب یہاں مل جائینگی۔ کیونکہ اس نئی دکان کا تو اس قدر شہرہ تھا۔ یہاں تو مجھے سوا اُن چیزوں کے جن پر دہقانیت برستی ہے کچھ نظر نہیں آتا۔ یہاں بس بھدی بھدی گاڑیاں اور اک پہیہ گاڑیاں یا ایسی ہی اور چیزیں دیکھ لو جو میرے نزدیک پھل بیچنے والیوں کی لڑکیوں کے واسطے موزوں ہیں" +

اِس تمسخر آمیز بات کی اتنی تعریف یہاں کسی نے نہیں کی جتنی کہ فیوریٹا کے خوشامدی لوگ اُس کی ماں کے سامنے کیا کرتے تھے۔ اُس کے بھائی نے اُسی گاڑی کو جس کی اُس نے ابھی اس قدر مذمت کی تھی لے لیا۔ اور تمام کمرے میں شور و غل مچاتا ہُوا خوشی خوشی کھینچتا پھرا۔ اُس نے کہا۔ کہ یہ تو چھ گھوڑوں کی گاڑیوں سے جن میں کچھ رکھا ہی نہ جاسکے کہیں بہتر ہے۔ وہ بغیر گھوڑوں کے بھی خوش تھا کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ مجھ سے بہتر گھوڑا کون ہوسکتا ہے۔ لکڑی کے گھوڑے کچھ ہی ہوں لیکن دوڑتے نہیں۔ اور نہ ان کو کچھ پرواہ ہوتی چاہے کتنے ہی چابک ان کو کیوں نہ رسید کی جائے"۔

پھر ہربرٹ نے کہا" ان لکڑی کے گھوڑوں کو ہر وقت کھینچنا تم ہی کو پڑیگا۔ اگرچہ تم یہ فرض کرتے رہو کہ گاڑی کو وہ خود ہی کھینچ رہے ہیں۔ اگر ان گھوڑوں کو کوئی ذرا سا بھی جھٹکا دے تو وہ اِدھر یا اُدھر گر پڑتے ہیں۔

آدمی کو بار بار اُن کو اُن کی لکڑی کے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے لوٹنا پڑتا ہے۔ مُجھے تو فرضی گھوڑے اچھے معلوم نہیں ہوتے۔ مَیں آدمی رہتا اور اپنا گھوڑا آپ بنا زیادہ پسند کرونگا۔" اس کے بعد اس نے اپنے تئیں ایک چابک رسید کیا اور اپنی آدمی اور گھوڑے کی ملی جلی ہوئی حالت پر خوش ہوتا ہوا سرپٹ بھاگ گیا +

شکنتلا ناٹک میں جب ایک بچّے کو کھیلنے کے لئے ایک مٹی کا مور دیا جاتا ہے۔ جس کے پر زرق برق رنگوں سے رنگے ہوئے ہیں۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ کہ "میں اس مور کو پسند کرونگا۔ بشرطیکہ یہ دوڑ سکے اور اُڑ سکے۔ ورنہ نہیں" شکنتلا کا ہندوستانی ناٹک صدہا سال ہوئے جب لکھا گیا تھا کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے۔ کہ باوجودیکہ اس قدر قدیم زمانہ میں یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ لڑکے بے مصرف اور غیر متحرک چیزیں کھیلنے کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر بھی اُن کے کھیل کے لئے عقل آموز کھلونے حال ہی میں بننے شروع ہوئے ہیں +

جب تک ہربرٹ کی گاڑی چلتی رہی فیوریٹا اس کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی رہی۔ لیکن جب وہاں کے لوگوں نے اس کی طرف توجہ کی تو پھر نفرت کرنے کا خبط بھی جاتا رہا۔ اور اس نے خوش ہونا گوارا کیا۔ اور بعض چیزیں جو اس کے دیکھنے کے قابل تھیں ان پر ایک نظر ڈالی۔ اُس نے یہ بات مان لی کہ گلدان اور بیڈمنٹن کھیلنے کے گیند اور بلّے بُری چیزیں نہیں ہیں۔ پھر اس نے کہا "اور میڈیم صاحبہ مہربانی فرما کر بتائیے کہ وہ چھوٹی چھوٹی خوبصورت ٹوکریوں کی سی کیا چیزیں ہیں اور وہ کیا چیزیں ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید ابھی بننی شروع ہوئی ہیں۔"

اور وہ رسیاں کیسی ہیں جو اماں جان کے گھنٹے کی رسیوں کی ایسی معلوم ہوتی ہیں۔ اور کیوں جناب کیا اس سے ویسی ہی لیس بنائی جاتی ہے جیسی کہ گلاب میرے کپڑوں پر لگایا کرتی ہے۔ اور ہاں جناب یہ صندوق کس غرض کے لئے ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی درازیں لگی ہوئی ہیں۔ میڈیم ڈیرازیر کا خیال بھی ان چھوٹے چھوٹے صندوقوں کی طرف مائل ہؤا تھا۔ یہ ان نو عمر طالب علموں کے لئے بنائے گئے تھے۔ جو کہ معدنیات کا علم تحصیل کرتے ہیں۔ اُن کو ایک اور اوزار بھی پسند آیا تھا۔ جو باغبانی میں کام آتا۔ لیکن چونکہ ان کے شاگردوں کو اس طرف قریب زمانہ میں دیہات میں جانے کا موقع نہ تھا۔ جہاں ہر قسم کے پھول مل سکتے اس وجہ سے مجبوراً میڈیم صاحبہ کو انھیں چیزوں پر اکتفا کرنی پڑی جن میں کہ اُن کے شاگرد شہر میں رہنے کی حالت میں مشغول ہو سکیں۔ ٹوکریاں بنانا گھنٹوں کے قابل رسیاں بٹنا اور دروازوں کے پردوں کے لئے ڈور بنانا اِس قسم کے کام تھے۔ جن میں میڈیم صاحبہ کے خیال کے مطابق ان کے شاگرد سردست مشغول ہو سکتے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے۔ ان چھوٹی دستکاریوں کے لئے ضروری چیزیں بنی بنائی یہاں موجود تھیں اور صرف وہ چھوٹی چھوٹی دقتیں باقی رہ جاتی تھیں جن کا لڑکے خوشی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ٹوکری بنانے کی چیزیں اور ایک چھوٹا باریک بین شیشہ جس کے لینے کی فیوریٹا نے خواہش ظاہر کی تھی فوراً ایک ٹوکری میں باندھ دی گئیں۔ یہ ٹوکری نمونے کے طور پر کام آنے کے لئے لی گئی تھی ✤

اُدھر یہ ہو رہا تھا کہ اتنے میں ہربرٹ کی آواز دُکان کے پرلے
سرے پر سے سُنائی دی۔ وہ بے صبری کے لہجہ میں چلّا کر کہہ رہا تھا۔
"مَیں کہتا ہوں کہ مَیں ان کو ضرور ہی کھاؤنگا"۔ ہربرٹ میز کے نیچے چپکا
چلا گیا تھا اور بغیر اس کے کہ اس کو کام کرنے والے لوگ دیکھیں اُس نے
درازمیں سے ایک پارسل نکال کر زمین پر رکھ لیا تھا۔ یہ پارسل بادامی کاغذ
میں بندھا ہُوا تھا۔ لوگوں کی طرف پیٹھ کرکے وہ زمین پر بیٹھ گیا تھا۔
اور اس قدر صبر کے ساتھ جو کسی اچھے کام کے لئے مناسب تھا اس نے
سخت گرہوں کو کھول کر رسّی علیحدہ کر لیا تھا اور پارسل کو کھول چکا تھا بادامی
کاغذ کے اندر سے چھوٹی چھوٹی چند پڑیاں برآمد ہوئیں جو عجب انداز سے
ہلکے بادامی کاغذ میں لپٹی ہوئی تھیں۔ ہربرٹ نے ان میں سے ایک کو
کھولا اور یہ دیکھ کر کہ اس میں کچھ گول گول چیزیں ہیں جو الائچی دانوں
کی سی معلوم ہوتی ہیں۔ کاغذ کو اپنے مُنہ کی طرف بڑھایا۔ اور اُس کا منہ
اس کے کھانے کے لئے اچھی طرح سے کھل گیا۔ عین اس وقت دُکان
کے آدمی نے اُس کے بازو پکڑ لئے اور اس کو یقین دلانا چاہا کہ یہ چیزیں
کھانے میں مزہ کی نہیں ہیں۔ لیکن ہربرٹ نے نہایت غصّہ کے
ساتھ مذکورہ بالا جواب دیا جس کی آواز میڈیم ڈیرازیر کے کانوں تک
پہنچ گئی۔ میڈیم صاحبہ نے پڑیوں کو دیکھ کر ہربرٹ سے کہا "میرے
پیارے۔ یہ مولی کے بیج ہیں۔ اگر زمین میں بوئے جائیں تو یہ مولی
ہو جائینگے۔ اس وقت میں کھانے کے بھی قابل ہونگے۔ لیکن اس سے
قبل تو یہ کسی کام کے نہیں۔ تم چاہے ان کو ابھی چکھ کر آزمالو"۔ ہربرٹ
نے نہایت خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ وہ میٹھے

نہیں ہیں۔ ان بیجوں کو منہ سے فوراً باہر نکال لیا۔ اس کے بعد اُس نے کہا۔ کہ "اس میں کیا ہرج ہے کہ میں ان کو لے لوں اور اماں جان کے ہاں کی پشت پر جو مختصر سا باغیچہ ہے۔ اس میں ان کو بوؤں تاکہ یہ کسی نہ کسی وقت کھانے کے قابل ہو جائیں" +

میڈیم ڈیرازیر نے مولی کے بیج خرید لئے۔ اور ایک چھوٹی کلہاڑی اور پھاوڑا اور پانی سینچنے کا ایک ہزارہ مکان پر بھیجے جانے کا حکم دیا +

ہربرٹ مارے خوشی کے پھول گیا۔ اس کو یہ دیکھ کر تعجب ہُوا کہ اُس کی بھی کوئی درخواست قبول ہوئی۔ کیونکہ پہلے جب کبھی وہ کسی چیز کی خواہش کرتا تو گریس ہمیشہ اس کو یہ کہہ کر ڈانٹ دیا کرتی کہ تم تو بہت شریر ہو۔ اسی وجہ سے اپنی خواہش کے پوری کرنے کے لئے اُس نے زبردستی یا دھوکے سے کام لینا سیکھ لیا تھا۔ اب اس کو میڈیم ڈیرازیر کا دامن پکڑ لینے کی جُرات ہوئی۔ اور اس نے کہا " تھوڑی دیر آپ اور ٹھیریں میں ہر چیز کو دیکھنا چاہتا ہوں "۔ امیدوں کے ساتھ ساتھ اس کا اب شوق بھی بڑھ گیا تھا +

جب میڈیم ڈیرازیر نے اُس کی کچھ دیر تک اور ٹھیرنے کی درخواست منظور کر لی۔ تو اس نے بھی بارے اس قدر تہذیب سے کام لیا کہ ایک سٹول اس کی طرف بڑھا کر کہا۔ " آپ اگر اس پر تشریف رکھیں تو مناسب ہو۔ کھڑے کھڑے آپ تھک جائینگی۔ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ تھک جایا کرتے ہیں۔ اگرچہ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں۔ اگر مناسب ہو تو آپ ان آدمیوں سے فرمائیں۔ کہ وہ مجھے وہ عجیب چیز (اشارہ کر کے) اُتار دیں تاکہ مَیں دیکھوں کہ وہ کیا چیز ہے " +

وہ عجیب چیز جس کی طرف ہربرٹ نے اشارہ کیا تھا ایک خشک چھاپنے کا تیج تھا۔ میڈیم ڈیرازیر نے نہایت خوشی سے ہربرٹ کے لئے یہ مختصر سی کل منگوا دی۔ کیونکہ اس کو امید تھی کہ جدید دلچسپی جو ہربرٹ کو چھاپے کے حروف سے ساتھ پیدا ہو جائیگی۔ وہ اس کی ان تکالیف کو بھلا دیگی جو ابتدائے حروف تہجی کے یاد کرنے میں اس کو اٹھانی پڑی تھیں۔ اس نے ایک صندوق معمولی اسباب کے نمونوں کا بھی خرید کیا جو اس طرح کے بنے ہوئے تھے۔ کہ ان کے حصے علیحدہ علیحدہ ہو جاتے تھے۔ اور پھر ایک ساتھ جوڑ بھی دئے جاتے تھے۔ اس کے ہر حصہ پر اس کا نام بھی چھپا ہوا تھا۔ بہتیرے اور بھی مفید کھلونے ایسے تھے جن کی طرف میڈیم ڈیرازیر کو رغبت ہوتی تھی لیکن انھوں نے دل میں ٹھان لیا تھا کہ وہ بہت فیاض نہ بنینگی۔ وہ اپنے شاگردوں کی محبت تحفوں کے ذریعہ سے خریدنا نہیں چاہتی تھیں۔ ان کا یہ مقصد تھا کہ لڑکوں کے لئے ہر وقت کا بکار آمد مشغلہ نکل آئے۔ ان میں محنت کرنے کا شوق پیدا ہو۔ لیکن ساتھ ہی ہر وقت نئی چیز کی خطرناک خواہش نہ ہو۔

ایڈا بیلا کو سوانح عمری ظاہر کرنے والے ایک نقشے کے بھرنے کا خیال بیحد پسند آیا۔ یہ نقشہ پرسٹلی کے نقشہ کے مانند تھا۔ اس کو ایک چھوٹے ریشمی غبارہ پر ساری دنیا کے نقشے کے کھینچنے کی بھی بہت جلدی ہوئی۔ یہ غبارہ معمولی ہوا سے بھرا جاسکتا تھا۔ اور پھر جب جی چاہے تہ کرکے رکھ بھی لیا جاسکتا تھا۔

مٹلڈا نے بہت سوچنے سمجھنے کے بعد عین اس وقت جب کہ سب لوگ دکان سے باہر جانے ہی کو تھے کہا کہ اب میں نے اپنی پسندیدگی کا

فیصلہ کرلیا ہے۔ اس نے ایک چھوٹی سی کل فیتہ اور قیطون کے بننے کی پسند کی جس کو ایزا بیلا نے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ کیونکہ اُس نے اُن کے حالات ٹاؤن شینڈ کے سفرنامہ میں پڑھے تھے۔ لیکن قبل اس کے کہ آدمی مٹلڈا کے لئے بُننے کی کل نکال کر رکھے۔ اس نے نقش کشی کی ایک کل کے لینے کی درخواست کی۔ جس کے ذریعہ سے اشیاء کی باہمی نزدیکی و دوری کا حال تصویر میں دکھایا جاتا ہے۔ کیونکہ جس آدمی نے اس کل کو دکھایا تھا۔ اُس نے یہ بھی یقین دلایا تھا۔ کہ اس کے ذریعہ سے مندرجہ بالا قسم کی نقاشی کرنے کے لئے کسی ذہانت کی ضرورت نہیں ہے +

گھر پر واپسی کے وقت میڈیم ڈیرازیر نے اپنی گاڑی ایک کتب خانہ کے پاس ٹھیرائی جہاں سے لوگ کتابیں اپنے گھروں پر پڑھنے کے لئے لے جایا کرتے ہیں۔ مٹلڈا نے کہا" کیا آپ اس قصہ کی کتاب کو یہاں دریافت فرمانے جاتی ہیں۔ جس کا کلھ ذکر تھا"+

ایزا بیلا نے حقارت سے کہا" قصہ کی کتاب! نہیں۔ مَیں کہہ سکتی ہوں کہ میڈیم صاحبہ قصوں کی کتابیں نہیں پڑھا کرتیں"+

میڈیم ڈیرازیر نے داروغہ کتب خانہ سے کہا" مہربانی فرماکر زیلو کو نکال دیجئے۔ پھر وہ ایزا بیلا کی طرف مخاطب ہوکر بولیں" ایزا بیلا۔ تم دیکھتی ہو کہ باوجودیکہ مجھے اندیشہ تھا کہ تمھاری رائے میری نسبت خراب ہو جائیگی۔ پھر بھی مَیں نے ایک قصہ کی کتاب طلب کی ہے"+

ایزا بیلا نے جواب دیا" جی ہاں۔ مَیں تو ہمیشہ سے یہی سمجھتی تھی کہ صرف چھوٹے پایہ کے اور نادان لوگ قصوں کی کتابیں پڑھا کرتے ہیں"+

میڈیم ڈیرازیر نے نہایت متانت سے اس کے جواب میں کہا۔

"شاید تمھارا یہ مطلب ہو گا کہ صرف چھوٹے پایہ کے اور نادان لوگ چھوٹے پایہ کی اور نادانی کے قصوں کی کتابیں پڑھتے ہیں لیکن مجھے پورا یقین ہے۔ کہ تم زیلو کو نہ تو چھوٹے پایہ کی اور نہ نادانی کی کتاب پاؤ گی"+

ایزابیلا نے کچھ یاد کرکے کہا "جی نہیں زیلو کو ہرگز ایسی کتاب نہیں ہے۔ کیونکہ اب مجھ کو یاد آگیا کہ گبن مشہور مؤرخ نے اس کا تذکرہ اپنے ایک خط میں کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ اپنے زمانہ کا سب سے بہتر فلسفیانہ قصہ ہے۔ مجھ کو یہ واقعہ خاص کر یوں یاد ہے۔ کہ کوئی صاحب اُسی روز اس کتاب کا ذکر کر رہے تھے۔ جس دن کہ میں وہ خط پڑھ رہی تھی۔ اور مَیں نے اپنی اتالیق سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو یہ کتاب لادیجئے لیکن انھوں نے کہدیا تھا کہ یہ تو قصہ کی کتاب ہے۔ تاہم چونکہ گبن اس کو فلسفیانہ قصہ کہتا ہے....."+

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "ہم لوگوں کی رائے پر تو صرف نام کا زیادہ اثر نہیں پڑیگا۔ تاہم اس بارہ میں مَیں بھی تمھاری ہم خیال ہوں کہ چونکہ عام لوگ خود اس کا تصفیہ نہیں کر سکتے اس وجہ سے نام کے باعث سے اُن کے دھوکھا کھا جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا یہ مفید ہوگا کہ فلسفیانہ قصوں کے لئے کوئی نیا نام تجویز کیا جائے۔ تاکہ وہ کتب ممنوعہ میں شمار نہ ہوسکیں۔ اور وہ ان چھوٹے پایہ کے اور نادانی کے قصوں میں شامل نہ ہوسکیں۔ جن سے تم کو نہایت حق بجانب نفرت ہے"+

جب گاڑی مکان پر آکر رُکی تو ہربرٹ چلّا اُٹھا "میڈیم صاحبہ آپ دریافت کرلینگی۔ کیا آپ مہربانی فرماکر دریافت فرماوینگی کہ آدمی میری کدال اور پانی سینچنے کا ہزارہ مکان پر لایا ہے مَیں جانتا ہوں کہ آپ میرا نوکروں کے

پاس اپنی ضرورتوں کے لئے جانا پسند نہیں فرماتیں۔ لیکن مجھ کو اپنی کدال کی جلدی پڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ مولی کے بیج کے لئے میں شام سے پہلے ہی تھالے کو کھود لینا چاہتا ہوں۔ اپنے بیجوں کو میں اپنے ہاتھ میں نہایت حفاظت سے خود ہی لئے ہوئے ہوں" +

میڈیم ڈیرازیر اپنے بے صبر شاگرد کو اس موقع پر تعمیل احکام کا خیال کرتے ہوئے دیکھ کر بیحد خوش ہوئیں۔ اور انھوں نے ہربرٹ کی چیزوں کی بابت فوراً دریافت کیا تاکہ اس کو یقین ہو جائے کہ اُس کی خواہشیں ان لوگوں کے ذریعہ سے بھی پوری ہو سکتی ہیں جو نہ تو اصطبل میں رہا کرتے اور نہ باورچی خانہ میں۔ عجب نہیں کہ ایزا بیلا نے واقعات قابل یادداشت کی فہرست میں اس امر کو بھی لکھ لیا ہو کہ آج ہربرٹ کو چوانوں اور خدمتگاروں کے پاس بالکل دکھائی نہیں دیا۔ میڈیم ڈیرازیر عادتوں کے اثر سے خوب واقف تھیں۔ وہ سمجھتی تھیں کہ کوئی بُرائی اُس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ کہ اس کے نو عمر شاگردوں کو راستبازی کے خلاف کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس وجہ سے اُنھوں نے کبھی اپنے شاگردوں سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ وہ نوکروں کی صحبت سے بالکل پرہیز کریں جن کے ساتھ بات چیت کرنے کی اُن کی عادت پڑی ہوئی تھی لیکن اُنھوں نے لڑکوں کے لئے کافی مشاغل بہم پہنچا دئے تھے۔ تاکہ بیکاری کی وجہ سے ان کو نامناسب صحبتوں کی خواہش نہ ہو۔ اور ان کی تفریح کی چیزوں میں خود بھی بلا کسی تصنع کے خوش مزاجی کے ساتھ شریک ہو کر اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا کرنے کی کوشش کرتی تھیں کہ وہ بجائے اس کے کہ اپنے سے کم درجہ والوں کی خوشامد پسند کریں اپنے سے زیادہ علم والوں

کو اپنا غمخوار بنائیں۔ میڈیم صاحبہ نے ان کے مشاغل کی ترتیب اس طرح کر دی تھی۔ کہ بغیر اس کے کہ وہ ہر وقت ان کو اپنی نظر کے سامنے رکھیں وہ جان سکیں کہ فلاں وقت میں لڑکے کیا کر رہے ہیں۔ اور کہاں ہیں اور اُن کی معقول خواہشات کے پورا کرنے میں وہ اس قدر مستعدی ظاہر کرتی تھیں کہ لڑکوں کو اپنی درخواستیں سب سے پہلے اُنھیں کے پاس پیش کرنے میں آسانی معلوم ہوتی۔ لڑکے خواہ مخواہ ایسے لوگوں کی صحبت کو پسند کرینگے جو ان کو خوش رکھ سکیں۔ میڈیم ڈیرا زیرا اچھی طرح جانتی تھیں کہ وہ لڑکوں کو ایسے کاموں میں مشغول رہنے پر آمادہ رکھ کر جن کو وہ کامیابی کے ساتھ کر سکیں کیونکر قانع رکھیں ✤

فیوریٹا بڑے کمرے میں دوڑی جاکر اور مسز ہرکورٹ کو جو ایک دعوت میں باہر جانا ہی چاہتی تھیں ٹھیرا کر چلائی "اماں۔ اماں۔ میری اماں۔ ذرا آپ میرے کمرے میں چل کر میری ٹوکری۔ میری خوبصورت ٹوکری کو تو دیکھ لیجئے جس کو تمام و کمال میں ہی بنا رہی ہوں" ✤

ہربرٹ بولا "اور اماں جان۔ یا آپ لوگوں میں سے کوئی صاحب میرے باغیچہ میں تو تشریف لائیے۔ اور ان نھالوں کو دیکھئے جن کو میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی مولیوں کے واسطے کھودا ہے۔ پھر اُس نے اپنی ٹوپی کو پیشانی پر سے کھسکا کر کہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت میں ایسا گرم ہو رہا ہوں جیسا کہ آگ" ✤

مسز ہرکورٹ ہربرٹ کے ہاتھوں کو دیکھ کر جو ایسے صاف نہ تھے جیسے کہ خود اس کے پیچھے کو ہٹ گئیں اور کہنے لگیں "دیکھنا ہزارہ ہاتھ میں لئے ہوئے میرے قریب مت آنا" ✤

ایزابیلا جو بڑے کمرے میں اس کے بعد آئی بولی" اماں۔ گاڑی تو دروازے پر ابھی ابھی آئی ہے۔ میں آپ کو صرف ایک منٹ کے لئے روک کر ایک ایسی چیز دکھانا چاہتی ہوں جو آپ کے پوشاک کے کمرے میں لٹکائی جائیگی۔ میں اس کو خود ہی بناؤنگی۔ دیکھئے نا۔ اماں۔ کیسی خوبصورت ہے"۔

مسز ہرکورٹ نے کہا" خیر اچھا۔ لیکن مجھے دیر تک نہ ٹھیراؤ۔ مجھ کو اب بھی دیر ہو چکی ہے"۔

فیوریٹا ماں کو ہاتھ سے آہستہ کھینچتی ہوئی کمرے میں لے ہی آئی اور بولی" نہیں اماں جان۔ ایسی بھی کیا دیر ہو جائیگی۔ بس آپ فقط میری ٹوکری دیکھ لیجئے۔ ایزابیلا نے اپنے ریشمی کرۂ زمین کی طرف اشارہ کیا جو کھڑکی میں لٹک رہا تھا۔ اور اونٹ کے بال کی پنسل ہاتھ میں لے کر بولی" ذرا اماں دیکھئیگا۔ کس عمدگی سے میں نے دریائے رائن۔ پو۔ الپا۔ اور ڈینوب کو کھینچا ہے۔ آپ دیکھتی ہیں کہ ابھی یورپ بھی پورا نہیں ہوا۔ دیکھنے کے قابل تو یہ تب ہوگا جب میں ایشیا۔ افریقہ اور امریکہ بھی ختم کر لونگی۔ اور جب سارے رنگ خشک ہو لینگے"۔

فیوریٹا بڑے شوق کے ساتھ اپنے ہاتھ میں وہ ٹوکری لے کر جو ابھی شروع ہی ہوئی تھی چلائی" ایزابیلا بہن۔ اب آپ اماں کو میری ٹوکری بھی دیکھنے دیجئے۔ دیکھئے ایک چکر میں آپ کے سامنے بناتی ہوں تاکہ آپ دیکھیں کہ یہ کیونکر بنتی ہے"۔ یہ کہکر چھوٹی بچی اپنی تیز انگلیوں سے ٹوکری بننے لگی۔ ٹوکری بننے کا ہنر۔ اُس کی نازک شکل۔ اور ہچھوٹے کاریگر کے بشاش چہرے نے ماں کو بالکل متوجہ کر لیا۔ اور وہ تھوڑی دیر

کے لئے کلیتاً بھول گئیں۔ کہ گاڑی اُن کے انتظار میں ہے۔ اتنے میں نوکر نے اطلاع کی کہ گاڑی دروازہ پر طیار ہے +

مسز ہرکورٹ اپنے خیالات میں ایسی محو تھیں۔ کہ وہ آواز سے چونک پڑیں اور کہنے لگیں "اوہ۔ مجھ کو فوراً جانا چاہئے۔ مَیں یہاں کیا کر رہی ہوں مجھے آدھ گھنٹہ قبل جا چکنا چاہئے تھا۔ مٹلڈا! ہاں۔ تم لوگوں میں وہ کیوں نہیں ہے" +

مٹلڈا اس مشغول جماعت سے الگ ایک طرف پڑھنے میں ایسی مصروف تھی کہ ماں کے دو مرتبہ آواز دینے کے بعد اُس نے آنکھیں اوپر اُٹھائیں +

مسز ہرکورٹ نے کہا "تم سب کیسی خوش و خرم نظر آتی ہو۔ اور مَیں اُن خوفناک اور بُری دعوتوں میں سے ایک میں شریک ہونے کے لئے جا رہی ہوں۔ وہاں مَیں ایک لقمہ بھی نہ کھاؤنگی۔ پھر تمام رات تاش ہوتا رہیگا جس سے مجھ کو اسی قدر نفرت ہے جس قدر کہ ایزا بیلا تم کو ہے۔ میڈیم ڈیرازیر میری حالت پر افسوس کیجئے۔ اچھا خوش و خرم رہو۔ خدا حافظ" + یہ کہہ کر مسز ہرکورٹ کچھ اصلی اور کچھ مصنوعی بے دلی کے ساتھ چلی گئیں +

لڑکوں کو روز نئے کھلونوں اور نئے مشاغل میں خوش رکھنا آسان ہے لیکن مشغول رہنے کی خوشی کو اس کے بعد بھی قائم رکھنا جبکہ اُس کی جدت جاتی رہے مشکل ہے۔ جدت کی لذت تو دیرپا نہیں ہوسکتی۔ البتہ عادت کی قوت اس کے بجائے کام دینے لگتی ہے۔ میڈیم ڈیرازیر ہفتوں اس فکر میں رہیں۔ کہ اپنے شاگردوں کے لئے ایسے مشاغل ایجاد کریں کہ جن سے اُن کے دلوں میں محنت مشقت کرنے سے محبت پیدا ہو۔ اور جب ان کو محنت

کی خوشی کا چسکہ لگ گیا۔ اور کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت پڑگئی تو وہ اُن کو کبھی کبھی بیکاری کی مصیبت کا تجربہ کرنے کے لئے ایسا بھی کرتیں۔ کہ ان کے پاس کوئی کام کرنے کے لئے نہ ہوتا۔ وقت کے کاٹے نہ کٹنے کی مصیبت اس خوشی کے مقابلہ میں جو دماغی یا جسمانی کاموں میں مصروف رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس قدر تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ کہ بچے اُن کی برداشت نہیں کر سکتے ✦

ناظرینِ کتاب نے یقیناً خیال کیا ہوگا۔ کہ ہربرٹ نے عقل آموز کھلونوں کی دُکان پر جب مولی کے بیجوں پر قبضہ کر لیا تھا تو اس وقت تک اس کو ملکیت کی اصلیت کی صحیح صحیح تعلیم نہیں ہوئی تھی میڈیم ڈیرازیر مسز گریس کی طرح دن میں پچاسوں مرتبہ ڈانٹتی نہ تھیں جن کا اثر کچھ نہ ہوا کرتا" ماسٹر ہربرٹ اس کو مت چھوؤ" "ہربرٹ۔ ذرا تو شرم کرو"۔ ماسٹر ہربرٹ اس کو تم الگ ہی رہنے دو"۔ "ہربرٹ تم کو اس کی کیونکر جرأت ہوئی"۔ ان فقروں کے بار بار کہنے کی اُن کو ضرورت نہ تھی۔ انھوں نے اس کام کو یُوں شروع کیا۔ کہ پہلے تو وہ چیزیں جن کے چھونے کی ہربرٹ کو ممانعت تھی۔ اس سے بالکل علیحدہ رکھ دی گئیں۔ اور اس طور پر انھوں نے مذکورہ بالا ناگوار فقروں کے استعمال کرنے کی ضرورت کو بہت کم کر دیا اور خلاف حکم کام کرنے کی خواہش کو بھی ترغیب کے دور کرنے سے بہت گھٹا دیا۔ میڈیم صاحبہ نے ہربرٹ کو خاص اس کے استعمال کے لئے چند چیزیں دیں۔ اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس کی ان خاص چیزوں پر دست اندازی کرنے سے رُکتی رہیں۔ ایزابیلا اور مٹلڈا نے بھی اس بارہ میں اپنی استاد کا تتبع کیا۔ اور اس طور سے عملی طور پر ہربرٹ کو الفاظ میر نے

اُور تمھارے" کے معنی ذہن نشین کر دیئے۔ وہ میڈیم ڈیرا زیر کے ساتھ مختلف دکانوں پر جانے کا بیحد شوق رکھتا تھا۔ لیکن اس کی لجاجت کا وہ نہایت سرد مہری کے ساتھ جواب دیتیں کہ "میں تم کو دوسرے کے گھر میں لے جانے کی جرات نہیں کر سکتی جب تک مجھ کو اس امر کا یقین نہ ہولے کہ تم ان چیزوں کو نہ چھوؤ گے جو تمھاری نہیں ہیں"۔ ہربرٹ کو اب اپنی بے قاعدہ عادت کی وجہ سے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ اب اس نے جان لیا تھا کہ خوشیوں سے حظ اُٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ تمدنی فرائض کی پابندی کی جائے۔ اور اس نے ان فرائض کی انجام دہی حق الناس و حق الاشیاء کا خیال رکھنے سے شروع کر دیا۔ جب اس طور سے حق و ناحق میں تمیز کرنے کی کافی مشق ہربرٹ کو گھر پر ہولی تب میڈیم ڈیرازیر نے اس کو گھر سے باہر کے سخت امتحان میں ڈالنے کی جرات کی۔ وہ اس کو ایک لوہار کی دکان پر لے گئیں۔ اور اگرچہ آری۔ رو کھانی۔ اور رندا وغیرہ نے اپنی طرف اس کی توجہ کو مختلف اشکال میں مائل کیا۔ لیکن اس کی باز رہنے کی قوت غالب رہی +

تحمل کرنے اور باز رہنے کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ وہ انسانی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ لڑکپن میں باز رہنے کی خوبی کا اندازہ ہمیشہ لڑکے کی تیزی کے مطابق کرنا چاہئے۔ ایک تیز لڑکے کو آدھ گھنٹے میں اپنے تئیں باز رکھنے کا موقع اُس سے زیادہ ملیگا جتنا کہ ایک سُست اور کاہل لڑکے کو آدھے برس میں +

"کیا میں اسے چھوؤں" "کیا میں اس پر ہاتھ ڈالوں" اس قسم کے سوالات اب ہوشیار ہربرٹ دوسرے کی چیزوں پر دست اندازی کرنے سے پہلے اپنے آپ سے ضرور کر لیتا۔ اور اس طرز عمل میں اس نے اپنا بھی فائدہ دیکھا

اس نے دیکھا۔ کہ اس کی اتالیق بھی اس معاملہ میں ویسی ہی احتیاط رکھتی تھیں جیسی کہ وہ ہربرٹ سے چاہتی تھیں۔ اور اس طور پر اتالیق کے احکام کا بالعموم بکار آمد ہونا اور سچا ہونا اس کے دل پر جمتا جاتا تھا +

گاڑی بنانے والے۔ پیپہ ساز۔ خرادی۔ بڑھئی۔ یہاں تک کہ لوہار اور قلعی گر کی دُکانوں پر اکثر صبح کی تفریح کے لئے میڈیم صاحبہ لڑکوں کو لے جاتیں تھوڑے سے انعام پر بہت کچھ معلومات کا خزانہ ہاتھ آجاتا۔ میڈیم ڈیرازیر ہمیشہ پہلے کاریگروں کے چہروں کو دیکھ لیتیں جب اپنے شاگردوں کو کاریگروں پر سوالات کی بوچھاڑ کرنے دیتیں۔ لڑکوں کے دریافت کرنے کا شوق کاریگروں کو، جو ایسے عدیم الفرصت نہ ہوں کہ مہربانی کا برتاؤ نہ کر سکیں ناگوار نہیں گذرتا بلکہ وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور ہربرٹ کی احتیاط کہ وہ کسی کی تکلیف دہی کا باعث نہ ہو۔ ان لوگوں کو بہت پسند آتی تھی جس سے وہ کچھ پوچھتا تھا۔ گھر کا سامان بیچنے والے کی دُکان پر وہ یہ دیکھ کر بہت ہی خوش ہُوا۔ کہ اسباب کے چھوٹے چھوٹے نمونوں نے اس کو مختلف چیزوں کو خوبصورتی کے ساتھ ایک جگہ رکھنا کیسا سکھلا دیا تھا۔ اور اس نے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کاریگروں کے نام بہت جلد یاد کر لئے۔ جلد کی دکان اور چھاپہ خانہ میں جا کر اُس نے ساری چیزوں کا استعمال فوراً سمجھ لیا۔ کیونکہ وہ اپنی چھاپنے اور جلدبندی کی کل میں ان کے چھوٹے چھوٹے نمونے دیکھ چکا تھا +

چھاپہ اور نمونے کی چیزیں اس کے خیالات کو روزمرہ کی چیزوں کے متعلق وسیع کرنے کے لئے کام میں لائی جاتی تھیں۔ میڈیم ڈیرازیر نے لغت حرفت واشیاء مصنفہ بفن عاریتاً منگوالیا تھا۔ اس کے علاوہ اور

پوری کوشش کرنے کے لئے طیار ہوں" +

میڈیم ڈیرا زیر نے کہا"۔ تو میں بھی اپنی پوری کوشش کرنے کے لئے طیار ہوں" +

اِن مصمم ارادوں کے نتیجے گریس کے لئے تعجب خیز ثابت ہوئے۔ وہ کہتی کہ ہربرٹ اب بالکل بدل گیا۔ اور اس کو اس امر کا تعجب ہوتا کہ آخر ہربرٹ نے اُس زمانہ میں کیوں نہ پڑھا جبکہ وہ اس کے ساتھ روزانہ بلاناغہ گھنٹے بھر تک سبق سُننے کی تکلیف گوارا کرتی۔ گریس نے یہ بھی کہا" میڈیم ڈی کون۔ ان کا کیا نام ہے۔ کو اس معاملہ میں بہت کچھ فخر کرنے کا موقع نہیں ہے۔ مَیں اُن کے طریقوں کو مس فیوریٹا کو کپڑے پنھانے کے وقت اور نیز دیگر اوقات میں بغور دیکھتی رہی ہوں۔ اور ماسٹر ہربرٹ میں جانتی ہوں کہ وہ کس طرح سے تمھارا مقررہ سبق سنتی رہی ہیں" +

ہربرٹ۔" وہ اس کو میرا مقررہ سبق نہیں کہتیں۔ اس لفظ سے مجھ کو نفرت ہے" +

گریس۔" خیر۔ مَیں یہ نہیں جانتی کہ وہ اس کو کیا کہتی ہیں۔ کیونکہ اپنی نسبت میں فرانسیسی اتالیق ہونے کا دعوے نہیں کرتی۔ لیکن ماسٹر ہربرٹ انگریزی مَیں بھی ویسی ہی اچھی طرح پڑھ سکتی ہوں جیسے کہ کوئی اَور۔ اور یہ عجیب امر ہے کہ میں خاص اپنی زبان کو باہر کے آنے والے سے بہتر تعلیم نہ دیسکوں۔ مَیں تو یہ کہتی ہوں کہ وہ کسی جانب محنت نہیں کرتیں۔ مَیں نے بی بی کے لباس کے کمرے میں سے گھڑی لے کر ان کو دیکھا تو ایک مرتبہ وہ پانچ منٹ تک تمھارے پاس رہیں۔ اور دوسری مرتبہ بھی

وہ سات منٹ سے زیادہ نہیں ٹھیریں۔ اتالیقوں کے لئے آج کل کمانے کی سہل ترکیب ہوگئی۔ نہ تو کوئی مقررہ سبق ہے۔ نہ اتالیق کا پتہ ہے دن بھر سوا کھیل کود کے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ بس کھیلنا کودنا۔ ہنسنا دوڑنا۔ ٹہلنا اور باہر جا کر سیر میں گرنا۔ گاڑی پر چڑھے چڑھے پھرنا اور مولی کے بیج اور گھاس پات لاتے رہنا۔ کیا خوب۔ اور اس پر سے طرّہ یہ کہ گھر میں سارے کام اُسی طرح ہونا جس طرح اتالیق صاحبہ پسند فرمائیں۔ اصل یہ ہے کہ بی بی تو محض اس وجہ سے اُن پر بہت مہربان ہیں کہ لوگوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ شریف گھرانے میں پیدا ہوئی ہیں۔ ماسٹر ہربرٹ اگر تمھاری اتالیق کے احکام کے خلاف نہو تو ذرا تھوڑی دیر کے لئے خاموش بیٹھ جانا۔ میں تمھارے بالوں میں کنگھی کردوں"۔

ہربرٹ نے مردانہ وار کہا "گریس میں اپنے بالوں میں آپ ہی کنگھی کرلونگا۔ تم اب تک جو کچھ کہتی رہی ہو۔ اس میں سے ایک حرف بھی مَیں نے پسند نہیں کیا۔ مجھ کو اس کی کچھ پروا نہیں جو کچھ کہ تم یا کوئی اَور میرے دوست کے خلاف کہے۔ وہ میری دوست ہیں۔ اور بغیر مجھ کو ڈانٹنے ناراض کرنے اور ہربرٹ ہربرٹ کہتے رہنے کے اُنھوں نے مجھ کو پڑھنا سکھلا دیا۔ اور ہاں میرے مولی کے بیج لانے سے گاڑی کا کیا بگڑ گیا۔ میرے بیج اب اُگ آئے ہیں۔ اس میں سے مَیں کچھ ان کو بھی دونگا۔ اور دکانوں اور سیر گاہوں کی جو وہ سیر کرایا کرتی ہیں وہ مجھ کو تو بہت پسند ہیں۔ ہاں وہ یہ پسند نہیں کرتیں کہ میں تم سے بات چیت کیا کروں لہذا اب میں کچھ اور نہ کہونگا۔ اچھا گریس رخصت"۔

ہربرٹ غصہ سے لال بھبوکہ ہوکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اور گریس بھی حد آمیز غصہ سے زرد ہوکر کمرے کے اس دروازے کی طرف متوجہ ہوئی جو مسز ہرکورٹ کی خوابگاہ کے کمرے میں کھلتا تھا۔ کیونکہ اس عرصہ میں میڈیم ڈیرازیر بھی آموجود ہوئی تھیں۔ اُنھوں نے کہا "مجھے ایسا معلوم ہُوا جیسے کہ مَیں نے بہت شور و غل کی آواز سُنی"۔ گریس نے کہا "جی نہیں۔ صرف ماسٹر ہربرٹ تھے جناب۔ جو ایک منٹ کے لئے بھی چین سے نہیں بیٹھتے۔ کہ مَیں اُن کے بالوں میں کنگھی کردوں۔ اور کہتے کیا ہیں کہ مَیں خود ہی کنگھی کرلونگا۔ مَیں تو خدا سے چاہتی ہوں کہ وہ ایسا کرلیا کریں"۔

گریس کی گھبرائی ہوئی شکل اور دبائے ہوئے غصہ سے میڈیم ڈیرازیر نے یہ دریافت کرلیا۔ کہ پُورا پورا صحیح واقعہ اس نے بیان نہیں کیا۔ اوران کو اپنی اس بے احتیاطی پر افسوس بھی ہُوا۔ کہ اُنھوں نے ہربرٹ کو گریس کے پاس تھوڑی دیر کے لئے بھی کیوں رہنے دیا۔ اُنھوں نے ہربرٹ سے اس معاملہ کو پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ وہ خود اس بارہ میں ذرا بھی لب نہ کھولتا تھا۔ اسی قسم کا سکوت اس موقع پر مورخ کو بھی لازم ہوتا اگر اس امر کی ضرورت نہ ہوتی کہ ایک فتنہ پرداز خادمہ کے طور و طریقہ کا پورا خاکہ کھینچا جائے۔

گریس میڈیم ڈیرازیر کی اس کامیابی پر کہ اُنھوں نے اس کے پُرانے شاگرد کو پڑھنا سکھلا دیا تھا رنجیدہ تھی۔ اوران کی وقعت پر جو بی بی اور نوعمر لڑکیوں کے دلوں میں تھی حسد کرتی تھی۔ اوراب نوعمر لڑکے کے ناراض ہوجانے اور اپنی دوست کی طرفداری پر مستعد ہوکر بیباکانہ مقابلہ

کرنے سے بہت چڑ چڑائی۔ اور دل ہی دل میں یہ مستقل ارادہ کر لیا کہ وہ اپنا بدلہ لیگی۔ اپنے اس ارادے کو اس نے اسی روز اپنی رازدان دوست ربیکا سے بیان کیا۔ ربیکا مسز فین شا کی مُنہ لگی خادمہ تھی۔ اور ان سے مسز ہرکورٹ کی بھی شناسائی تھی۔ گریس نے ربیکا کو اپنے ساتھ چاء پینے کے لئے مدعو کیا۔ معمولی آؤ بھگت کے ختم ہونے کے ساتھ ہی اس نے شکایت کا دفتر یوں کھولا +

"ربیکا تم اسے خوب جانتی ہو۔ کہ اگلے دنوں میں مَیں بیگم صاحبہ کی ناک کا بال تھی۔ اور لڑکیوں و بیگم صاحبہ اور قدیم اُستانی سب کے ساتھ گھر بھر میں مَیں ہی مَیں تھی۔ میرے ہی سپرد ماسٹر ہربرٹ کی تعلیم تھی۔ اور فیوریٹا بچی تو دن رات سوا اُن اوقات کے جب لوگ ملنے آتے۔ اور اس کو دیکھنا چاہتے میرے ہی پاس رہتی۔ تم کو یاد ہوگا وہ کیسی پیاری اور بھولی لڑکی تھی۔ اور کس قدر لباس پوشاک سے درست رہا کرتی تھی" +

ربیکا بول اُٹھی "ہاں صاحب وہ تو بڑی بھولی لڑکی تھی۔ اور تمھارے بولنے سے پہلے مَیں تو یہ تعجب ہی کر رہی تھی۔ کہ آج رات کو وہ حسب معمول تمھارے کمرے میں کیوں نظر نہیں آتی" +

گریس "ربیکا پیاری۔ تم کو اس بات پر یا کسی اور بات پر جو تم کو اِس عہد حکومت میں عجیب معلوم ہو تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ آج کل ہمارے گھر میں نئی فرانسیسی اُستانی آئی ہوئی ہیں۔ اور ساری باتیں نئی ہو رہی ہیں تم کو معلوم ہے کہ نہیں کہ گاڑی کے لئے حکم ہے۔ کہ جب کبھی اور جہاں کہیں اُستانی صاحبہ لڑکیوں کو لے کر جانا چاہیں جائے۔ وہ تو بالکل بیگم صاحبہ بنی ہوئی ہیں۔ لیکن تم سمجھ سکتی ہو ربیکا کہ کوئی شخص دو مالکوں

کی تابعداری نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے مختصر یہ ہے۔ کہ میں نے ارادہ کر لیا
ہے۔ کہ یا تو اُستانی ہی گھر میں رہینگی یا مَیں۔ اور ہم لوگ جلد دیکھ لینگے کہ ہم
میں سے کس کو گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ مسز ہرکورٹ سب باتوں سے پہلے
یہ تو دل میں اچھی طرح سمجھتی ہی ہونگی۔ کہ آج جو وہ سارے شہر میں سب سے
زیادہ نک سُکھ سے درست سمجھی جاتی ہیں۔ تو اس میں ساری تعریف اُنھیں
کی نہیں ہے"۔

اس کے خلیق دوست نے جواب دیا" گریس یہ تو تم نے بالکل ٹھیک کہا
ایک صرف اُن کی ٹوپیوں ہی میں معلوم نہیں کتنی لاگت لگا کرتی اگر گھر میں
کوئی ہوشیار شخص ان کا انتظام کرنے والا نہ ہوتا۔ مَیں تم کو بتلائے دیتی
ہوں کہ بہتیرے تم پر یہ الزام رکھتے ہیں۔ کہ تم بہت کام کیا کرتی ہو۔
مجھے معتبر ذریعے سے معلوم ہے۔ کہ مسز پرائیویٹ ٹوپی بنانے والی
تمھاری دوست نہیں ہے۔ میری دانست میں تو یہ کوئی بری بات نہیں
ہے۔ کہ آدمی باہر والوں کو اپنا دوست بنائے رکھے۔ اگر گھر میں اُس کی
اچھی طرح نہ نبھتی ہو۔ سچ تو یہ ہے پیاری گریس کہ بیگم صاحبہ کی محبت نے
تم کو بالکل اندھا کر رکھا ہے۔ ہاں لیکن بھئی یہ بھی سچ ہے۔ کہ اپنی
مصلحتوں کو تمھیں بہتر سمجھ سکتی ہو"۔

گریس نے جواب دیا" خیر مجھ کو یہاں کی نوکری چھوڑ کر دوسری کرنی
تو منظور ہے نہیں کیونکہ مَیں یہاں اچھّی ہوں۔ مسز ہرکورٹ اکثر باہر
ہی رہا کرتی ہیں۔ اور تمام باتوں کو خیال کرکے ان کا گھر ایک بہت اچھا
گھر سمجھا جاتا ہے۔ رہی کا میری امیدیں تو اب یوں بندھتی ہیں۔ کہ بیبیاں
جو کبھی بہت خوبصورت تھیں۔ اور اب بھی اپنے تئیں بنائے رکھتی ہیں

پاؤڈر استعمال کرتی ہیں۔ جھوٹے بھورے بال لگاتی ہیں۔ اور اس کے
علاوہ بیسیوں ایسی باتیں کرتی ہیں۔ کہ جو مشتہر کئے جانے کے لائق نہیں
ہیں۔ تو تم جانتی ہو کہ وہ ان لوگوں سے بگاڑ کرنا نہیں چاہتیں جو ان
باتوں کی راز دار ہوں۔ بیبیاں جنھوں نے کبھی اتالیق اور تعلیم وغیرہ کا
شور وغل تھوڑے عرصہ سے پہلے نہیں کیا۔ اور شاید اب بھی یہ شور وغل
محض فیشن کے لحاظ سے کیا ہو ذرا سے دباؤ میں ایک فرانسیسی معلمہ
کو جن کی ملک میں کثرت ہے علیحدہ کر دینا زیادہ مناسب سمجھینگی بہ نسبت
اس کے کہ وہ ایک منہ لگی خادمہ کو جدا کریں۔ جو ان کے اطوار سے خوب
واقف ہے۔ اور لباس پوشاک کے معاملہ میں اس کا سلیقہ ایسا اچھا
ہے۔ کہ ایسا بہت کم کو ہوگا۔ کیوں۔ کیا تم ایسا نہیں خیال کرتیں"؟
ربیکا نے کہا"۔ نہیں یقیناً مجھ کو تمھاری رائے سے بالکل اتفاق
ہے"۔ اور ربیکا کے گریس کی میزبانی سے لطف اٹھا چکنے کے بعد
یہ طے پا گیا کہ معلمہ کے مقابلہ میں صاف طور پر اعلان جنگ کر دیا جائے
میڈیم ڈیرا زیر حسن اتفاق سے اپنی دشمنوں کی کارستانیوں سے
بالکل بیخبر تھیں۔ اور اُن کو شبہ بھی نہ تھا کہ کچھ لوگ ان کے دشمن بھی ہیں
اس ضروری گفتگو کے وقت جو گریس اور ربیکا کے درمیان میں ہوئی
میڈیم ڈیرا زیر ایزابیلا اور مٹلڈا کے ساتھ مارمن ٹیل کی کتاب سلون پڑھنے
میں مشغول تھیں۔ یہ سب کی سب اس مختصر ناٹک میں بیحد محو ہو رہی
تھیں۔ یہاں تک کہ مسز ہرکورٹ ان کے پڑھنے کے وقت کمرے
میں داخل ہوئیں۔ اور ایزابیلا کے قریب آرام کرسی بچھا کر بیٹھ بھی
گئیں۔ اور اپنی لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بولیں "پڑھے جاؤ بیٹی۔

اپنی بعض خوشیوں میں مجھے بھی حصہ لینے دو۔ تھوڑے عرصہ سے جب کبھی مَیں تم لوگوں کو دیکھتی ہوں تم سب خوش دلی کی مجسّم تصویر نظر آتی ہو۔ مہربانی فرما کر پڑھے جائیے میڈیم ڈیرازیر"۔

ایزابیلا نے کہا"۔ اماں جان۔ یہ تو مَیں پڑھ رہی تھی"۔ اور پھر اس نے میڈیم ڈیرازیر کے کاندھوں کے اوپر سے فرانسیسی کتاب کے کُھلے ہوئے صفحہ پر ایک جگہ اُنگلی رکھ کر بتایا کہ مَیں یہ پڑھ رہی تھی"۔ ہنس مُکھ اور عقلمند عورت ہمیشہ دوسروں کی بہ نسبت فائدہ میں رہتی ہے۔ اس کی طرفداری کے لئے اُس کی بشاشت اور اس کی دانائی موجود ہوتی ہیں"۔

مسز ہرکورٹ کے مُنہ سے ایک غیر مسموع ٹھنڈی سانس نکلی اور اُنھوں نے کہا"۔ ایزابیلا تو واقعی اب فرانسیسی زبان تقریباً اسی خوبی سے پڑھ لیتی ہے جس طرح سے کہ وہ انگریزی پڑھتی ہے"۔

ایزابیلا"۔ جب سے میں نے میڈیم صاحبہ کو پڑھتے سنا ہے مَیں نے بہت کچھ ترقی کی ہے"۔

مسز ہرکورٹ"۔ اس میں مجھے ذرا بھی شبہ نہیں۔ مَیں خیال کرتی ہوں کہ تم میں سے ہر ایک نے ہر چیز میں بہت ترقی کی ہے۔ مَیں تو واقعی میڈیم ڈیرازیر کی بیحد ممنون ہوں"۔

ماں کی یہ باتیں سن کر مٹلڈا کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے وہ پیار سے کہنے لگی۔ اماں مجھے کس قدر خوشی ہے۔ کہ آپ بھی میڈیم صاحبہ کو اتنا ہی پسند کرتی ہیں جتنا کہ ہم سب۔ اخاہ یہ مجھے خیال ہی نہ رہا۔ کہ میڈیم صاحبہ بھی قریب ہی موجود ہیں۔ لیکن خیر میں کچھ خوشامد

کے طور سے نہیں کہہ رہی ہوں" +

مسز ہرکورٹ۔ "آپ دیکھتی ہیں۔ کہ آپ نے ان سب کے دلوں پر اپنا قبضہ جمالیا ہے"۔ قریب تھا کہ مسز ہرکورٹ کے منہ سے یہ بھی نکل جائے کہ "مجھ سے چھین کر" لیکن وہ ذرا رک گئیں اور مسکرا کر بولیں "۔ تاہم آپ دیکھتی ہیں۔ کہ مجھے اس کا کچھ حسد نہیں ہے۔ مٹلڈا ذرا اس نظم کو اب تم پڑھو جو تمہاری بہن نے ابھی پڑھی تھی۔ مَیں اس کو پھر سُننا چاہتی ہوں" +

اس کے بعد مسز ہرکورٹ نے مٹلڈا کی دستکاریوں کو منگوایا اور شام کا وقت گھر ہی میں بسر کیا۔ میڈیم ڈیرازیر نے حسد کے اُس مختصر اثر کو جو ماں کے دل میں دیکھا بلا کسی خاص کوشش یا بناوٹ کے ٹال دیا اور لڑکیوں کی توجہ کو ماں ہی کی طرف مائل رکھا۔ تاہم اُنھوں نے اپنی ان تعریفوں سے جن کی وہ حقیقتاً مستحق تھیں انکار نہیں کیا۔ وہ جانتی تھیں کہ ماں کے ساتھ اپنے شاگردوں کی اصلی محبّت کو وہ اس طرح نہیں بڑھا سکتیں کہ لڑکیوں کو جھوٹے اظہار محبت کے لئے مجبور کریں +

میڈیم ڈیرازیر کے اس شام کے طرز عمل کو مسز ہرکورٹ نے بھی سمجھا یا نہیں اس کا پتہ اس کو نہ چل سکا۔ کیونکہ تہذیب کی وجہ سے دل کے اصلی خیالات بے کم وکاست ظاہر نہیں ہو جایا کرتے۔ مگر ہاں جس طرح سچے ایمان دار لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ زمانہ اُن کی راستبازی کو ثابت کردیگا اور وہ اپنے عمل کی جزا پائینگے۔ اسی طرح میڈیم ڈیرازیر کو بھی زمانہ کے اثر پر بھروسہ تھا۔ مسز ہرکورٹ کو رفتہ رفتہ یہ بات معلوم ہوتی گئی کہ جیوں جیوں ان کی دلچسپی اپنے لڑکوں کے کاموں اور ان کے کھیل تماشوں میں بڑھتی گئی اسی طرح لڑکے بھی ان کی ہمدردی کے روز بروز ممنون

ہوتے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسز ہرکورٹ کو اپنے گھر کی معاشرت میں زیادہ لُطف آنے لگا۔ اور اُس شخص کی بھی گرویدہ ہوگئیں جس کی بدولت یہ ساری خوشیاں گھر میں دیکھنی نصیب ہوئی تھیں+

کہیں ہم پر کوئی یہ الزام نہ لگائے کہ ہم فرانسیسی معلمہ میں معجزات وکرامات ہونے کے قائل ہیں۔ اس لئے اب ہم ان قدرتی تدابیر کی تشریح کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے اُنھوں نے اپنے شاگردوں کو ترقی کرنے میں مدد دی+

ہم اس کا بیان سابقاً کر چکے ہیں۔ کہ اُنھوں نے ایزابیلا کو تاریخ اور سیر کے واقعات کو محض نمایش کی غرض سے اپنی یادداشت میں بھر لینے سے کیونکر باز رکھا۔ پھر رفتہ رفتہ اُنھوں نے ایزابیلا کو ایسی کتابوں کے پڑھنے کی طرف مائل کیا جس سے فہم وفراست کی قوت کو ترقی ہو اور ابتداءً ان کتابوں کو شروع کر دیا جن میں تفریح کی چیزیں اور عقل کی باتیں ملی ہوئی ہوں۔ قوت متخیّلہ کی ترقی دینے کے لئے اُنھوں نے انگریزی فرانسیسی اور اطالین شعرا کی تصنیفوں میں سے چیدہ چیدہ مقامات پڑھنے کو دیئے۔ ایزابیلا کی طبیعت کو ایک خاص طرف مائل کرنا نسبتاً سہل تھا۔ البتہ مٹلڈا کی بجھی ہوئی قوتوں کو ازسرنو متحرک کرنا چنداں آسان نہ تھا۔ میڈیم ڈیرازیر نہایت صبر واستقلال کے ساتھ ایسے موقع کی منتظر رہیں۔ کہ مٹلڈا کو کوئی چیز معمول سے زیادہ پسند آئے پہلی کتاب جس کے ساتھ مٹلڈا کی سب سے زیادہ دلچسپی بظاہر معلوم ہوئی وہ لی کنورسیشن دی ایمیلی تھی۔ اس کا ایک مقام وہ بہت ہی خوش ہوکر زور سے پڑھنے لگی۔ میڈیم ڈیرازیر نے اس کے پڑھنے کی

ترکیب سے معلوم کرلیا۔ کہ وہ فرانسیسی زبان کی لطافت کو بخوبی سمجھ گئی ہے۔ مٹلڈا سے اُنھوں نے اس ٹکڑے کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے کہا۔ یہ ٹکڑا کوئی آدھے صفحے سے زیادہ نہ تھا۔ مٹلڈا کو اس کا خوف نہیں پیدا ہُوا کہ وہ اتنے بڑے کام کو کیونکر کریگی۔ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئی۔ اور اس کے ترجمہ کی تعریفوں نے اس کے دل کو اور بھی بڑھادیا اور حوصلہ پیدا کیا +

میڈیم ڈیرازیر مٹلڈا کے ساتھ گفتگو کرنے میں اس کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ کہ وہ اپنی قابلیت کو محسوس کرتی رہے جب کبھی وہ معقول دلائل پیش کرتی تو اس کو فوراً سنتی تھیں۔ جب مٹلڈا کو معلوم ہو گیا کہ کامیابی کے لئے بہت بڑی قوت حافظہ کوئی لازمی چیز نہیں ہے تو اس کو بھی بے تکلف بات چیت کرنے کی جُرات ہوئی +

ایک اتفاقی واقعہ سے میڈیم ڈیرازیر کو ایک اور بات بھی مٹلڈا کی تعلیم کے متعلق معلوم ہوئی۔ ایک روز ہربرٹ نے اپنی بہن مٹلڈا کو ایک چیونٹی کا تماشہ دیکھنے کے لئے پُکارا۔ یہ ایک لکڑی پر چڑھ رہی تھی اور بیچاری اپنے بوجھ کو مشکل سے سنبھال سکتی تھی۔ اور لکڑی کے سرے کے قریب پہنچ پہنچ کر برابر گر پڑتی تھی۔ میڈیم ڈیرازیر چونکہ جانتی تھیں کہ فن تعلیم میں یہ بھی کس قدر ضروری ہے کہ مناسب موقعوں پر نئے خیالات پیش کئے جائیں اس لئے انھوں نے ہربرٹ سے پوچھا۔ کہ تم نے اس بیچارے گھونگھے کا بھی ذکر سنا ہے۔ جو اس چیونٹی کی طرح ایک بیس فٹ کی دیوار چڑھنے میں برابر پھسل پھسل پڑتا تھا +

ہربرٹ نے کہا "مَیں نے اس گھونگھے کا ذکر کبھی نہیں سنا۔مہربانی فرماکر آپ اس کا قصہ مجھے بتائیے"۔

میڈیم ڈیرازیر نے جواب دیا "یہ کوئی قصہ نہیں ہے۔بلکہ حساب کا ایک سوال ہے۔اس گھونگھے کو بیس فٹ کی اونچی دیوار پر چڑھنا تھا۔ہر روز وہ پانچ فٹ چڑھتا تھا اور رات کو چار فٹ نیچے پھسل آتا تھا۔تو کتنے دنوں میں وہ دیوار پر چڑھ گیا"۔

اس پر مٹلڈا بول اُٹھی کہ "مجھے حساب کے سوالات بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں۔خاص کر جب وہ بہت مشکل نہ ہوں"۔اور اُس نے فوراً ہی میڈیم ڈیرازیر سے اس سہل سوال کا جواب چپکے سے کہدیا۔

اس کا بول اُٹھنا رائیگان نہ گیا۔میڈیم ڈیرازیر نے مصمم قصد کرلیا کہ وہ اس کی قوت حسابیہ کو ترقی دینگی۔معمولی قاعدوں کی بڑی بڑی مشقوں کے حل کرانے سے اُنھوں نے مٹلڈا کی توجہ کو تھکایا نہیں۔بلکہ وہ ایسے ایسے سوالات اُس سے حل کراتی رہتی تھیں جن میں اس کو سوچنا پڑے اور جس سے اس کی قوت دلیل کو نشو ونما ہو اور جدّت کا مادہ پیدا ہو۔رفتہ رفتہ انھوں نے اپنے شاگرد کو اعداد کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کو سمجھایا۔اور معمولی قواعد کے استعمال اور ان کی حقیقت کو اُس سے کہیں واضح طور سے بتادیا جو اس نے اپنے مُعلّم حساب سے سیکھا تھا۔اس طرح سے مٹلڈا کو اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کے مادہ نے ترقی کی۔کسی مشکل سوال کا جواب دے چکنے کے بعد اس کو اب شک نہیں رہ جاتا تھا کہ اس نے صحیح جواب دیا یا نہیں۔حساب ایسی چیز نہیں جس میں صحیح و غلط دونوں کا احتمال ہو جس سے بزدل طبیعتیں ڈر جایا

کرتی ہیں۔ پہلے میڈیم ڈیرازیراپنے مبتدی شاگرد سے سوالات تنہائی
میں پوچھا کرتی تھیں لیکن رفتہ رفتہ انھوں نے گھر کے اور لوگوں کے
سامنے بھی پوچھنا شروع کیا۔ ابتداءً مٹلڈا کا رنگ متغیر ہوجاتا۔ اور
اُس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ کچھ جانتی ہی نہیں۔
لیکن پھر آخر میں وہ ایک صاف جواب بتادیتی۔ ایزابیلا نے بھی اپنی
بہن کی قابلیت کی بابت متعجب ہوکر ایک اچھی رائے قائم کی خاص کر
جب اس کو معلوم ہُوا۔ کہ وہ کسور اعشاریہ جانتی ہے +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "پیاری مٹلڈا۔ اب ماشاءاللہ چونکہ تم ان
چیزوں کو سمجھتی ہو جن کو کہ ایزابیلا بھی مشکل خیال کرتی ہیں۔ تو مجھے امید
ہے۔ کہ تم کو اپنے اوپر اتنا بھروسہ ہوگا۔ کہ تم ان علوم کے حاصل کرنے
کی کوشش کروگی جن کو ایزابیلا مشکل نہیں خیال کرتیں" +

مٹلڈا نے اپنا سر ہلایا۔ اور کہا کہ "مَیں ابھی تک ایزابیلا نہیں ہوئی" +

ایزابیلا نے نہایت خلوص اور گرم جوشی کے ساتھ کہا "بیشک تم ایزابیلا
نہیں ہو۔ بلکہ ایزابیلا سے بدرجہا بہتر۔ مَیں سچ کہتی ہوں کہ مَیں تو ان مشکل
سوالوں کے جواب نہ بتاسکتی اگرچہ تم مجھ کو بہت تیز خیال کرتی ہو۔ اور
کسی چیز کے یاد کرلینے کے بعد پھر تو تم اُسے بھولتی ہی نہیں"۔ اور پھر
میڈیم ڈیرازیر کی طرف مخاطب ہوکر اس نے کہا "خیالات کچھ محض سطحی
چیزیں نہیں ہیں۔ وہ ایسے عمیق ہیں جیسے کہ پچی کاری کے کاموں میں
تحریریں" +

میڈیم ڈیرازیر اس ذومعنی تقریر پر مُسکرا دیں۔ اور اُن کی مسکراہٹ سے
تقویت پاکر ایزابیلا کی ذکاوت طبع نے ایک اور استعارہ فوراً لاموجود کیا +

"مجھے اپنی بہن کی قابلیّت کا علم اس سے پیشتر ذرا بھی نہ تھا۔ میڈم صاحبہ اس کو تو آپ نے اب اس طرح نمایاں کیا ہے جیسے کہ خوبصورت پردے پر مناسب رنگ کے نقش و نگار۔ آپ نے جب اس کو پہلے پیش کیا تو مَیں نے سوچا تھا کہ اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن جب آپ نے چند لمحوں کے لئے اس کو روشنی کے سامنے کیا۔ اور مَیں نے دوبارہ نظر کی تو خوبصورت رنگ آمیزیاں اور تصویریں صاف نظر آنے لگیں" +

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین نے خیال کیا ہوگا کہ ایزا بیلا کی بات چیت اب زیادہ دلپسند ہوگئی ہے۔ جب سے کہ اُس نے مشہور واقعات کا بیان کرنا کم کر دیا ہے۔ قوت حافظہ پر جب ضرورت سے زیادہ بار پڑ جاتا ہے تو قوت متخیلہ اور مخترعہ بیکار ہو جاتی ہے۔ ظرافت اور اختراع خیالات کے باہم جلد جلد میل جول پر منحصر ہیں +

میڈم ڈیرازیر نے ایزا بیلا اور مٹلڈا کو بجائے ایک دوسرے کی رقیب بننے کے ایک دوسرے کا دوست بنا دیا۔ اس کے لئے ان کو کوئی خاص تدبیر عمل میں لانی نہیں پڑی بلکہ محض یہ کیا کہ جہانتک ممکن تھا ان دونوں کو ایسی مختلف حالتوں میں رکھا جن میں ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہو اور رقابت کا ناگوار خیال آنے بھی نہ پائے +

ہربرٹ اور فیوریٹا کے ساتھ بھی اُنھوں نے ایسی ہی حکمت سے کام لیا۔ ان دونوں کو وہ ایک جگہ تنہا بہت کم چھوڑتی تھیں۔ تاکہ ان کی عدم موجودگی میں ان کو لڑنے جھگڑنے کا موقع نہ ملے۔ اس عمر میں بچوں کو اپنی طبیعتوں پر پورا قابو حاصل نہیں ہوتا۔ ان کی سمجھ میں

معاشرت کی حقیقت اور انصاف کی اصلیت کچھ بھی نہیں آتی۔ جب وہ مختلف قوتوں کے ہوں۔ اور ان کے لئے کوئی ایسا کام بھی نہ ہو جس میں وہ یکساں طور سے مشغول رہ سکیں تو پھر وہ جتنا ہی ایک دوسرے سے الگ رہیں اُتنا ہی اَچھّا۔ ہربرٹ اور فیوریٹا کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑی بڑی لڑائیاں اس وقت سے بہت کم ہوگئی تھیں جب سے کہ ان احتیاطوں پر پابندی کے ساتھ عمل ہونے لگا۔ اور چونکہ ان چند گھنٹوں کے لئے جنھیں وہ یکجا گذارتے تھے جی بہلانے کی بہت سی چیزیں مُہیّا ہوتیں۔ اس وجہ سے وہ ایک دوسرے کی صحبت کے شائق ہوتے گئے۔ ہربرٹ جب اپنے باغچہ میں ہوتا تو وہ فیوریٹا کے آنے اور اسکے کام کے دیکھنے کے وقت کا بیصبری کے ساتھ انتظار کرتا۔ اور اسی طرح فیوریٹا کو بھی اپنی دستکاری کی مختلف چیزیں بھائی کو دکھانے میں بڑی مسرت ہوتی +

میڈیم ڈیرازیران لڑکوں سے مسز بارلڈ کی چھوٹی چھوٹی عمدہ کتابیں اور ایوننگس ایٹ ہوم (گھر کی شام) پڑھوا کر سنا کرتیں۔ جب وہ پڑھ چکتے تو میڈیم ڈیرازیران کو علے العموم کوئی دلچسپ قصہ سنایا کرتیں۔ اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے پاس پاس میڈیم صاحبہ کے سامنے قالین پر بیٹھا کرتے ایک دن ہربرٹ اس کونے پر جما ہُوا بیٹھا تھا جس کا نام اس نے زاویۂ راحت رکھ چھوڑا تھا۔ فیوریٹا اس کے قریب ملی ہوئی بیٹھی تھی اور میڈیم ڈیرازیران کو سینڈ فورڈ اینڈ مرٹن میں سے وہ مقام پڑھ کر سنا رہی تھیں۔ جہاں سکوائر جیس کا نہایت بیرحمی کے ساتھ ہیری سینڈ فورڈ کو مارنا بیان کیا گیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اُس نے اس بات کے بتانے

سے انکار کر دیا تھا۔ کہ خرگوش کس طرف بھاگ کر گیا ہے۔ میڈیم ڈیرازیر نے
دیکھا کہ اس قصہ کا اثر ہربرٹ کے دل پر بہت ہُوا۔ اُنھوں نے اِس
موقع کو بہت مناسب جانا کہ طبیعت کے جوش کے وقت ضد اور استقلال
کا فرق سمجھائیں۔ ہربرٹ کی طبیعت پہلے سے بہت ضدی واقع ہوئی
تھی۔ لیکن اس کی طبیعت کا یہ عیب میڈیم ڈیرازیر کے سامنے کبھی ظاہر
نہیں ہُوا تھا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ وہ ہربرٹ سے کبھی ایسے کام کو
کہتی ہی نہ تھیں جس کو وہ جانتی تھیں کہ ہربرٹ نہ کریگا۔ اور ایسے کاموں
کے کرنے کو اکثر کہا کرتی تھیں جن کو وہ جانتی تھیں کہ ہربرٹ کو مرغوب ہیں
انھوں نے یہ زیادہ مناسب سمجھا تھا۔ کہ اس کی فرمانبرداری کا امتحان لئے
جانے سے پہلے وہ اپنی پرانی بُری عادتوں اور غلط خیالوں کو رفتہ رفتہ بھول
جائے اور ترک کر دے۔ پھر وہ اس میں نئی عادات کے پیدا کرنے کی
کوشش کریں۔ اس وقت اُنھوں نے دیکھا کہ ہربرٹ کا دماغ عقل کی
باتیں قبول کرنے کے لئے طیار ہے۔ اس لئے انھوں نے قصد کر لیا کہ
اُس کی فہم کو متوجہ کریں +

ہیری سینڈ فورڈ کی جُرات کا حال سُنکر وہ تعریف کرنے کے طور سے
چلّا اُٹھا "بہت ٹھیک۔ نہایت درست۔ مَیں بہت خوش ہوا کہ ہیری نے
اس بیرحم شاہزادے کو نہ بتایا۔ کہ خرگوش کس طرف بھاگا ہے۔ میں
ہیری کو پسند کرتا ہوں۔ کہ اُس نے مار کی برداشت کر لی اور ایک حرف بھی
اس کے متعلق نہ کہا جس کو وہ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ مجھے تو ہیری سے
محبت ہو گئی۔ کیوں میڈیم صاحبہ آپ کا کیا خیال ہے" +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا۔ "ہاں مَیں بھی اس کو بہت اچھا سمجھتی ہوں

لیکن نہ اس وجہ کی بنا پر جو تم نے ابھی بیان کی" +

ہربرٹ نے نہایت متعجب ہو کر کہا "ایں نہیں۔ کیوں میڈیم صاحبہ ہیری نے ایک بیچارے خرگوش کی جان بچائی۔ اور آپ اس کو اچھا نہیں سمجھتیں آپ اس کی تعریف نہیں کرتیں۔ کہ اُس نے اس قدر مار برداشت کر لی۔ اور جب اُس سے بعد میں پوچھا گیا کہ تم نے کیوں نہ بتا دیا کہ خرگوش فلاں سمت کو گیا ہے تو اُس نے صاف کہہ دیا کہ میں کسی مصیبت زدہ کو گرفتار کر دینا پسند نہیں کرتا"

فیوریٹا بھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی "ہیں۔ آپ ان باتوں پر اُس سے محبت نہیں فرماتیں۔ مَیں خیال کرتی ہوں کہ ہربرٹ نے بھی ایسا ہی جواب دیا ہوتا۔ اگرچہ اس کے الفاظ شاید ایسے اچھے نہ ہوتے۔ میڈیم صاحبہ مجھ کو تعجب ہے۔ کہ آپ اس جواب کو پسند نہیں فرماتیں" +

میڈیم صاحبہ بولنے کا موقع پاتے ہی بولیں کہ "میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کہ مَیں اس جواب کو پسند نہیں کرتی" +

اس پر ہربرٹ اور فیوریٹا دونوں متفق اللفظ ہو کر چلا اُٹھے "پھر تو آپ اُسے ضرور چاہتی ہیں۔ پھر تو آپ اس کو ضرور پسند کرتی ہیں" +

میڈیم ڈیرازیر "ہاں ہربرٹ میں اس کے جواب کو پسند کرتی ہوں میں تمہارے دوست ہیری کو محبت کی نظر سے دیکھتی ہوں۔ اس وجہ سے کہ اُس نے کہا تھا کہ میں مصیبت زدہ کو گرفتار کرا دینا نہیں چاہتا۔ لیکن تم اُس کی اور اپنی بھی حق تلفی کرتے ہو جب تم یہ کہتے ہو کہ تم نے ہیری کو اس وجہ سے پسند کیا کہ اس نے مار کھا لینا برداشت کر لیا۔ اور یہ پسند نہ کیا کہ وہ کوئی ایسا لفظ مُنہ سے نکالے جس کو وہ کہنا نہیں چاہتا تھا" +

اب ہربرٹ بالکل مبہوت ہو گیا +

میڈیم ڈیرازیر نے پھر کہا۔ "کہ میرا یہ مطلب ہے کہ قبل اس کے کہ میں کسی شخص کو اس کے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اڑے ہونے کی وجہ سے پسند کروں۔ اور اس کی تعریف کروں۔ یہ ضروری ہے کہ میں اس کی وجہ کو بھی سن لوں۔ یہ کہدینا کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ میں ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ قبل اس کے کہ میں کوئی فیصلہ کرسکوں یہ ضروری ہے۔ کہ میں کرنے یا نہ کرنے کے دلائل کو بھی سن لوں" +

ہربرٹ نے کہا "اور میں نے آپ سے اس وجہ کو بیان کردیا ہے جس کی بناء پر ہیری نے نہ کہنا اختیار کیا۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ عمدہ وجہ ہے اور آپ اُسے اُس کی جرأت کی وجہ سے پسند بھی فرماتی ہیں۔ ہے نہ" +

میڈیم ڈیرازیر "بیشک میں ان لوگوں کی جو ایسے وقت میں مستقل رہتے ہوں جبکہ ان کے پاس استقلال کی معقول دلیلیں بھی ہوں بہت تعریف کرتی ہوں۔ لیکن میں ان لوگوں سے نفرت کرتی ہوں جو کہ ایک بات پر محض اس وجہ سے اڑے رہتے ہیں۔ کہ وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ نہیں بتاتے یا نہیں بتا سکتے۔ کہ وہ ایسا کرنا کیوں چاہتے ہیں" +

فیوریٹا "ہاں میری بھی یہی حالت ہے۔ بھائی تم کو معلوم ہے۔ کہ جب کبھی تم کہتے ہو کہ بس میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تو میں ہمیشہ خفا ہو جایا کرتی ہوں اور تم سے پوچھتی ہوں کہ کیوں" +

میڈیم ڈیرازیر "اور اگر تم ہمیشہ خفا نہ ہو جایا کرو تو شاید کبھی کبھی تمھارا بھائی تم سے بتا بھی دیا کرے کہ کیوں" +

ہربرٹ "بیشک۔ جب تو میں ضرور بتا دیا کروں۔ فیوریٹا سے کہنے کیلئے میرے پاس ہمیشہ کوئی نہ کوئی وجہ ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ میں اس کو بتا دینا ہمیشہ

نہیں چاہتا" +

میڈیم ڈیرازیر "تو پھر تم اس کے امیدوار نہیں رہ سکتے۔ کہ تمھاری بہن تمھارے فیصلوں کی خوبی کی ہمیشہ داد دیا کرے" +

ہربرٹ "نہیں۔ لیکن جب کبھی میں اس کو وجہ نہیں بتاتا تو علے العموم وہ وجہ قابل بیان نہیں ہُوا کرتی۔ آپ جانتی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں ارادے کسی بڑی عقلمندی کی بناء پر نہیں کئے جایا کرتے۔ مثلاً آیا وہ میرا گھوڑا بسنے یا مَیں اس کا۔ آیا اپنی مولیوں کو مَیں ناشتہ کے قبل پانی دوں یا بعد" +

میڈیم ڈیرازیر "سچ ہے۔ تم بہت ٹھیک کہتے ہو۔ چھوٹے چھوٹے امور کے متعلق ارادہ کر لینے میں کوئی بڑی عقلمندی کو دخل نہیں ہُوا کرتا اسی وجہ سے عقلمند لوگ چھوٹی باتوں میں ضد نہیں کیا کرتے" +

ہربرٹ تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر بولا "آپ جانتی ہیں یا نہیں کہ آپ کے آنے سے پہلے لوگ مجھ کو ضدّی کہا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے ساتھ تو مَیں نے کبھی ضد نہیں کی۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ جانتی ہیں کہ میرے ساتھ کیونکر برتاؤ کرنا چاہیئے۔ آپ میری تربیت میں گریس سے کہیں زیادہ چالاکی کو کام میں لاتی ہیں" +

میڈیم ڈیرازیر نے جواب دیا کہ "اگر ممکن ہوتا تو میں تمھاری تربیت کرنے میں گریس سے زیادہ چالاکی کو کام میں نہ لاتی۔ کیونکہ اس صورت میں تمھاری تربیت اس سے بھی بُری طرح کرتی۔ مجھ کو اس میں لطف نہیں آتا کہ مَیں تم پر حکومت کروں۔ میری تو بڑی خواہش یہ ہے کہ تم خود اپنی عقل کو اپنے اوپر حکومت کرنے کے لئے کام میں لاؤ" +

ہربرٹ نے اپنی صدری کو نیچے کھینچ کر برابر کر لیا۔ اور ذرا سر اونچا کر کے فیوریٹا کی طرف ایک تمکنت کی نظر سے دیکھا +

میڈیم ڈیرازیر نے پھر کہا "تم کو معلوم ہوگا کہ لوگوں پر حکومت کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک عقل کے ذریعہ سے۔ دوسرے جبر کے وسیلہ سے۔ جن کے پاس کہ عقل نہیں ہے۔ یا جو عقل سے کام نہیں لیتے اُن پر جبر سے حکومت کی جاتی ہے" +

ہربرٹ "میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھ کو جبر سے سخت نفرت ہے" +

میڈیم ڈیرازیر "لیکن تم کو عقل سے بھی محبّت ہونی چاہئے۔ اگر تم ان لوگوں میں سے ہونا نہیں چاہتے" +

ہربرٹ نے بے تکلّف جواب دیا "ہاں مجھے عقل سے تو محبّت ہے جبکہ مَیں عقل کی باتیں آپ کی زبانی سنتا ہوں۔ کیونکہ جب آپ مجھ سے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کو کہتی ہیں تو آپ مجھے ایسی وجہیں بتاتی ہیں جو میری سمجھ میں آجاتی ہیں۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگ ہمیشہ ایسا ہی کیا کریں" +

میڈیم ڈیرازیر "لیکن ہربرٹ جب تم سے کوئی کام کرنے کو کہا جائے تو تم کو کبھی کبھی کام کر ہی لینے پر قناعت کرنی چاہئے۔ اگرچہ اس وقت میں نے اپنی وجوہ کا تم سے بیان کرنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ بعد میں تم کو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ میرے پاس معقول وجہیں تھیں" +

ہربرٹ "یہ تو مجھ کو اکثر امور کی بابت ابھی سے معلوم ہو چکا ہے۔ خاص کر کیرٹے کی بابت" +

فیوریٹا نے پوچھا کہ کیڑے کی بابت کیا ؟

ہربرٹ "تمھیں وہ دن یاد نہیں جس دن مَیں ایک چیز کو جس کو میں سیاہ لکڑی کا ایک ٹکڑا سمجھ رہا تھا اپنے پیر سے کچلا چاہتا تھا۔ اور میڈیم صاحبہ نے مجھے منع کیا تھا۔ اس وقت میں اپنے ارادہ سے باز رہا۔ اور بعد کو مجھے معلوم ہُوا کہ وہ ایک کیڑا تھا۔" پھر میڈیم ڈیرا زیر کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا "اس دن سے آج تک میں اس بات کے یقین کرنے کے لئے کہ شاید آپ ہی کی راے صحیح ہو۔ اور نیز آپ کے احکام کی تعمیل کرنے کے لئے زیادہ آمادہ رہا ہوں۔ آپ تو مجھے ضدّی خیال نہیں کرتیں۔ کیوں جناب ؟"

میڈیم ڈیرا زیر نے کہا "نہیں" +

ہربرٹ خوش ہوکر چلایا "نہیں۔ نہیں۔ فیوریٹا تم بھی سنتی ہو۔ گریس کہا کرتی تھی کہ مَیں اتنا ضدّی ہوں جتنا کہ خچر۔ اور وہ مجھ کو گدھا بھی کہا کرتی تھی۔ لیکن بیچارے گدھے بھی ضدّی نہیں ہوتے۔ اگر اُن سے اچھی طرح سلوک کیا جائے۔ فیوریٹا کیبینٹ آو کوآڈروپڈس (محفل چوپایاں) میں جو ہم اور تم اس دن دیکھ رہے تھے گدھے کا بیان کس جگہ ہے۔ میڈیم صاحبہ براہ مہربانی مجھے وہ بیان سنانے دیجئے۔ فیوریٹا یہ کتاب کے کہیں وسط میں ہے۔ مجھے دیکھنے دو۔ مَیں ایک منٹ میں نکال لونگا۔ بہت بڑا بیان نہیں ہے۔ پڑھوں" +

میڈیم ڈیرا زیر نے اجازت دی۔ اور ہربرٹ نے یوں پڑھنا شروع کیا +

گدھے کی بیوقوفی اور اُس کی ضدی طبیعت کی بابت بہت کچھ لکھا جاچکا

ہے۔لیکن ہمارا خیال زیادہ اس طرف مائل ہے۔ کہ اس پر یہ تہمت بے اصل ہے۔ اس قسم کی جو کچھ بھی بُری خاصیتیں اس میں کبھی کبھی پائی جاتی ہیں وہ اس کے مزاج یا ساخت کے خلقی عیب کے سبب سے نہیں معلوم ہوتیں بلکہ اُس طرز و طریقہ کے سبب سے ہیں جو اُس کی تربیت میں کام میں لائے جاتے ہیں۔ اور اُس برتاؤ کے خاصے ہیں جو اس کے ساتھ برتے جاتے ہیں۔ ہم کو اس رائے کے قائم کرنے کی زیادہ تر یہ وجہ پیش آئی۔ کہ ہم نے حال ہی میں ایک گدھے کے ساتھ اس کے مالک کا برتاؤ اُس کے بالکل خلاف دیکھا جو کہ عام طور سے گدھوں کی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اس گدھے کا مالک جس میں انسانیت بھری ہوئی ہے۔ ایک ضعیف العمر آدمی ہے۔ اس کا پیشہ ترکاری بیچنا ہے۔ جس کو وہ گھر گھر اپنے گدھے کی پیٹھ پر لادے لئے پھرتا ہے۔ وہ اس غریب جانور کو گھاس کے مٹھے روٹی کے ٹکڑے اور سبز پتے کھلا کھلا کر دم دلاسا دیا کرتا ہے۔ اور وہ یہ چیزیں اپنے راستہ میں وصول کرتا چلتا ہے۔ ہم نے گدھے کے ساتھ اس بُڈھے آدمی کے برتاؤ کو بارہا تعجب کے طور سے دیکھا ہے۔ اور ہم کو اس بات کے بیان کرنے میں بڑی خوشی معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ اُس کے اُکسانے کے لئے اپنے پاس کوئی چیز نہیں رکھا کرتا۔ نہ ہم نے اس کے ہاتھ کو گدھے کے چلانے کے لئے مارنے کے واسطے کبھی بلند ہوتے دیکھا +

ہم نے اس سے کہا کہ تم اپنے گدھے کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے ہو۔ اور اُس سے پوچھا کہ کبھی تمھارا گدھا ضد بھی کرنے لگتا ہے۔ اور یہ تمھارے پاس کتنے عرصہ سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ اُس نے اس کا یہ جواب دیا کہ جناب ظلم کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور اس کی ضد سو اس کی مجھے کوئی

شکایت نہیں۔ کیونکہ وہ سب کچھ کرنے کو طیار رہے۔ اور جہاں کہیں
لے جانا چاہتا ہوں چلا جاتا ہے۔ یہ میرے ہی گھر میں پیدا ہوا اور دو سال
سے برابر میرے پاس ہے۔ کبھی کبھی وہ شرارت اور شوخی بھی کرتا ہے۔
ایک مرتبہ وہ میرے پاس سے بھاگ گیا۔ آپ مشکل سے یقین کرینگے۔ کہ اس کو
پکڑنے کے لئے پچاسوں آدمی اس کے پیچھے دوڑے۔ لیکن اس کو کوئی
نہ پکڑ سکا۔ آخر کار وہ خود ہی لوٹا اور اس نے اپنے سر کو میرے سینہ سے
لگا کر دم لیا ÷

اس گدھے کا چہرہ کشادہ ہے۔ اور اُس سے خوش دلی اور خوش مزاجی
کے آثار نمایاں ہیں۔ اس کی چال تیز اور یکساں طور کی ہے۔ اور اس کی رفتار
کو بڑھانے کے لئے فقط اس کا نام لینا کافی ہُوا کرتا ہے۔ جس کی وہ فوراً
تعمیل کرتا ہے ÷

ہربرٹ جب اس بیان کو سُنا کر ختم کر چکا تو اُس نے ہنس کر کہا۔ "کہ میں تو
گدھا نہیں ہوں۔ لیکن میڈیم ڈیر از بیر البتہ اس بوڑھے میاں کی طرح ہیں۔ اور
جب کبھی وہ مجھ سے کچھ فرماتی ہیں۔ تو میں اُس کی ہمیشہ تعمیل کرتا ہوں ہربرٹ
کو اب کچھ یاد آیا کہ جس کو وہ اپنی اطاعت شعاری کے ثبوت میں پیش کرے
اور اُس نے فوراً ہی کہا۔" ہاں خوب یاد آیا کہ میں نے کہا تھا کہ والدہ چاہتی
ہیں۔ کہ میں اُن کے پاس جایا کروں۔ اور اپنے بالوں میں روزانہ کنگھی کرا لیا کروں
مجھے یہ بات پسند تو نہیں ہے۔ لیکن چونکہ جناب والدہ کی خواہش ہے۔ اس لئے
میں اُن کی حضور میں جاؤنگا۔ اور میں اب فوراً ہی جاتا ہوں۔ آپ بھی تشریف
لائیے۔ اور دیکھئے کہ میں کیسا خاموش کھڑا رہتا ہوں۔ میں آپ پر ثابت کرونگا
کہ میں گدھا نہیں ہوں" ÷

میڈیم ڈیرازیر اس چھوٹے بہادر کے ساتھ ہولیں۔ جس نے اپنے دل پر ابھی فتح پائی تھی۔ گریس اس وقت اتفاقاً اپنی خاتون کے پاس تھی اور کپڑے پہنا رہی تھی +

ہربرٹ کمرے میں ذرا اکڑتا ہوا گھس گیا۔ اور جا کر بولا کہ اماں میں آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس نے اپنے سر کے اُلجھے ہوئے بالوں کو گریس کے پاس کر کے کہا کہ لو یہ کنگھی موجود ہے۔ گریس نے نہایت بیرحمی سے اس کے بالوں کو جھٹکے دیئے۔ لیکن ہربرٹ اسی طرح کھڑا رہا اور اس نے اپنی تیوری پر بل نہ آنے دیا +

مسز ہرکورٹ جو اپنے آئینہ میں سے سب کچھ دیکھ رہی تھیں پیچھے پھریں اور کہنے لگیں "نرمی کے ساتھ۔ ارے نرمی کے ساتھ۔ گریس تو تو غریب بچے کے بالوں کو یوں جھٹکے دے رہی ہے۔ جیسے اس کے سر میں کسی قسم کا حس ہی نہیں۔ میں سچ کہتی ہوں۔ کہ اگر تو میرے بالوں کو یوں جھٹکے دے تو میں اُس کی برداشت اس خوبی سے نہ کر سکونگی" +

گریس "آپ کے بال! بی بی آپ کے بال! وہ تو بالکل اور چیز ہیں ہربرٹ میاں کے بال تو ہمیشہ ایسے اُلجھے رہتے ہیں۔ کہ اُن کا کچھ علاج ہی نہیں بن پڑتا" گریس نے اب پھر ایک اور زور کا جھٹکا دیا۔ ہربرٹ اس کی برداشت کر گیا۔ اور میڈیم ڈیرازیر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ آپ دیکھتی ہیں یہ استقلال ہے نہ کہ ضد" +

میڈیم ڈیرازیر ہربرٹ کو ماں کے پاس لے گئیں اور کہنے لگیں "لیجئے آپ کا فرمان بردار اور صابر بچہ حاضر ہے۔ اس وقت یہ اس انعام کا مستحق ہے۔ کہ آپ اس کو پیار کر لیں" +

مسز ہرکورٹ "یقیناً۔ لیکن ہربرٹ یہ تو بتاؤ کہ گریس تمھارے بالوں کو اس سختی سے کیوں کھینچتی ہے۔ کیا تم ابھی اتنے نہیں ہوئے۔ کہ اپنے بالوں میں آپ کنگھی کر لیا کرو" ✣

ہربرٹ "اتنے۔ اتنا تو میں یقیناً ہوں۔ اور اماں یہ تو میری عین آرزو ہے۔ کہ میں کنگھی اپنے آپ کر لیا کروں" ✣

مسز ہرکورٹ "تو کیا میڈیم ڈیرازیر کو کچھ اس میں اعتراض ہے" ✣

میڈیم ڈیرازیر "ذرا بھی نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف میری تو یہ خواہش ہے کہ ہربرٹ اپنے سارے وہ کام جن کو وہ خود کر سکتا ہو خود ہی کرے۔ لیکن ہربرٹ سے معلوم ہُوا کہ آپ کی خواہش ہے۔ کہ گریس کنگھی کر دیا کرے۔ اور مجھے یہ بات بھلی معلوم ہوئی۔ کہ وہ آپ کے حکم کی فوراً اطاعت کرے۔ آپ کو اس کا ہر طرح سے یقین رکھنا چاہئے۔ کہ ذرا ذرا بھی چیزوں اور نیز بڑی بڑی باتوں میں ہم لوگوں کی خواہش رہا کرتی ہے۔ اور یہی ہمارا فرض بھی ہے۔ کہ ہم سب بالکل آپ کی خواہش کے موافق کاربند ہوں" ✣

مسز ہرکورٹ نے میڈیم ڈیرازیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی مہربانی کے لہجہ میں اور اپنی معمول بہ اخلاق کے ساتھ کہا "پیاری میڈیم میں آپ کی مہربانیوں کی معترف ہوں۔ لیکن آپ جانتی ہیں۔ کہ ذرا ذرا سی چیزوں اور بڑی بڑی باتوں دونوں کو میں نے آپ کی معقول رائے پر چھوڑ رکھا ہے اور رہ گیا ہربرٹ اور گریس کا معاملہ یہ میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا" ✣

ہربرٹ نے کہا اماں ......

گریس آگے بڑھ کر بیچ میں بول اُٹھی۔ حالانکہ اُسے ٹھیک طور سے معلوم نہ تھا کہ مجھے کیا کہنا ہے "بی بی آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آپ نے ہربرٹ

میاں کے بالوں میں کنگھی کر دینے کے لئے مجھ سے فرمایا تھا۔ ہربرٹ میاں سے یہی میں نے کہہ دیا تھا۔ بس اور کچھ نہیں"

مسز ہرکورٹ "گریس۔ مجھے تو یہ بات ذرا بھی یاد نہیں"

گریس "بی بی آپ کو وہ دن یاد نہیں جس روز یہاں دعوت تھی۔ اور ہربرٹ میاں کوٹھے پر آئے تھے۔ آپ بانجے کے لمپ کو دیکھ رہی تھیں میں نے کہا تھا ہمارے ماسٹر ہربرٹ کا بال ساہی کے کانٹوں ہی کا ایسا رہا۔ جس پر اگر آپ کو یاد ہو آپ نے فوراً ہی کہا تھا کہ میں چاہتی ہوں تم اس لڑکے کے بال ایسے تو کر دو کہ دیکھ لئے جا سکیں۔ بی بی آپ کے یہی الفاظ تھے۔ اور بی بی میں نے سمجھا تھا کہ آپ یہ ہمیشہ کے لئے حکم دیتی ہیں"

مسز ہرکورٹ نے اپنی خادمہ کی چرب زبانی پر مسکرا کر کہا کہ "گریس تم نے میرا مطلب غلط سمجھا۔ اور آئندہ کے لئے سمجھ لو کہ ہربرٹ کو اپنے بالوں پر پورا اختیار دیا گیا"

ہربرٹ "اماں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں"

مسز ہرکورٹ "نہیں ہربرٹ پیارے۔ میڈیم صاحبہ کا شکریہ ادا کر۔ میں تو صرف ان کی طرف سے کہتی ہوں"۔ اور پھر گریس سے جس کو کمرے سے بھاگنے کی جلدی پڑی ہوئی تھی پکار کر کہا۔ گریس میں سمجھتی ہوں اب تو تم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ کہ لڑکوں کے بارے میں میری اور میڈیم کی ہمیشہ ایک رائے رہا کرتی ہے۔ لہٰذا تم کو اگر کبھی ایک کا حکم دوسرے کے احکام سے مخالف نظر آئے تو تم کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ بس تم کو میڈیم صاحبہ کے احکام کا بجا لانا ہمیشہ ضروری ہے"

مسز ہرکورٹ نے بات ختم کرکے ہربرٹ کی طرف جونگاہ کی تو اُس کے چہرے پر سے خوشی اور احسانمندی ٹپکی پڑتی تھی - یہ دیکھ کر وہ خوش ہوئیں۔ اور اُنھوں نے فوراً جھک کر ہربرٹ کو پیار کرلیا +

ہربرٹ مارے خوشی کے اچھلتا ہُوا کمرے سے باہر دوڑ گیا کہ فیوریٹا کو بھی اس کی خبر کردے۔ اس وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے" اخاہ دوسری مرتبہ پیار! میری ماں نے مجھے دو مرتبہ پیار کیا۔ اور ایک مرتبہ تو بالکل اپنی ہی خوشی سے" +

مسز ہرکورٹ نے ذرا متاثر ہو کر کہا" اس لڑکے کے بھی دل ہے"

میڈیم صاحبہ یہ دل میرے لئے آپ نے ڈھونڈ نکالا ہے۔ مَیں آپ کی بہت ممنون ہوں" +

میڈیم ڈیرازیر نے اس موقع کو بہت مبارک جانا اور ہربرٹ کا رُقعہ دعوت پیش کیا جو اس نے بڑی محنت سے اپنی چھاپہ کی چھوٹی کل سے چھاپا تھا +

مسز ہرکورٹ نے کہا کہ ہیں! کیا ہے۔ اور پھر اس کو آواز سے پڑھنے لگیں +

ہربرٹ ہرکورٹ اپنی پیاری اماں جان کی خدمت میں تسلیم بجالاتا ہے اور ملتمس ہے۔ کہ اگر آج شام کو جناب کو کوئی ضروری کام نہ ہو تو شریک دعوت ہو کر میری عزت افزائی فرمائیے۔ آج میں نے ایزابیلا۔ مٹلڈا۔ فیوریٹا اور میڈیم ڈیرازیر صاحبہ کو دعوت دی ہے۔ اور سب کی خدمت میں اپنے ہاتھ کی بوئی ہوئی مولیاں حاضر کرونگا۔ آپ کے جواب کا سب کو انتظار ہے +

مسز ہرکورٹ نے کہا۔ ان کو مَیں ابھی جواب دونگی۔ اور پھر وہ میڈیم ڈیرازیر

کی طرف متوجہ ہوکر بولیں کہ کیوں میڈیم صاحبہ یہ وہی لڑکا ہے۔ جو چھ مہینے پہلے نہ پڑھ سکتا تھا نہ بچے کر سکتا تھا۔ اور پھر جلدی سے جواب لکھ کر میڈیم صاحبہ کے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا کہ مہربانی فرما کر آپ ہی میری بھی قاصد بنئے۔ جواب میں لکھا تھا +

اپنے پیارے بچے ہربرٹ کو مسز ہرکورٹ کی بہت بہت دعائیں اگر میں آج سو جگہ مدعو ہوتی تو بھی میں اپنے پیارے ہی کی دعوت قبول کرتی +

اس کے آدھ گھنٹے کے بعد گریس نے دیکھا کہ پر جو اُس نے بڑی ہنرمندی کے ساتھ مسز ہرکورٹ کے بالوں میں لگائے تھے میز پر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ تعجب سے بول اُٹھی "یا خدا میں تو سمجھی تھی کہ بی بی باہر تشریف لے جانے کو ہیں" +

پھر گریس کو معلوم ہُوا۔ کہ بی بی اس وجہ سے گھر ہی پر رہ گئی ہیں کہ آج ہربرٹ میاں نے مولیوں کی دعوت کر دی ہے۔ اب تو اس کو تعجب نے ایسا گھیرا کہ اُس کے مُنہ سے کوئی لفظ بھی تعجب کا نہ نکل سکا۔ رات کے وقت جب گریس کچھ کام لے کر اپنی بی بی کے لباس کے کمرے میں بیٹھی تو دریافت حقیقت کی غرض سے وہ نہایت حسد کے ساتھ قہقہہ کی متواتر آوازوں اور خوشی و خرمی کی صداؤں کو سنتی رہی جو برابر کے کمرے سے آ رہی تھیں۔ بات یہ تھی کہ اسی کمرے میں سب لوگ کھانا کھا رہے تھے +

گریس دل میں کہنے لگی کہ یہ تو کچھ ٹھیک بات نہیں ہے لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد قہقہوں کی آوازیں بند ہوگئیں۔ اور پھر جو اس نے غور سے سنا تو معلوم ہُوا کہ نو عمر بیبیوں میں سے کوئی کچھ پڑھ رہی ہیں۔ اب گریس

نے اپنے دل میں کہا کہ اخّاہ - اب پڑھنے کی باری آئی ہے - تو ہربرٹ میاں فوراً سو جائینگے - لیکن باوجودیکہ پڑھنے کی باری آ گئی تھی پھر بھی ہربرٹ اس وقت بخوبی جاگ رہا تھا +

کھانے کے وقت جب کہ مولیاں تقسیم کی گئیں تو فیوریٹا کو اس کے چکھنے کی سب سے زیادہ جلدی پڑی ہوئی تھی - سب سے پہلے اُس نے مولی ہی مُنہ میں رکھی - اور کہا کہ یہ تو بہت گرم ہے اور مجھے کچھ پسند بھی نہیں +

اپنی مولیوں پر نکتہ چینی کا بدلہ لینے کے لئے ہربرٹ نے فیوریٹا کی گفتگو پر اعتراض کیا اور کہا " ہیں - گرم ! مَیں نہیں سمجھتا کہ تم مولی کو گرم کیونکر کہہ سکتی ہو - میری دانست میں تو مولی ٹھنڈی ہوتی ہے - ہاں کسی چیز کے میٹھے پھیکے - یا کڑوے ہونے کے معنے البتّہ میں جانتا ہوں " +

فیوریٹا بیچ میں بول اُٹھی " اَچھّا تو پھر اس مولی کے مزے کا کیا نام ہے جس نے میری زبان میں مرچیں لگا دیں " +

ایڑا بیلا نے کہا کہ تیز - اور اپنے بیان کی تائید میں فوراً یہ مصرع پڑھ دیا ؏

مولی وہ تیز جس سے کہ بچّوں کا منہ جلے

مٹلڈا نے مسکرا کر کہا - کہ " اس دفعہ تو مَیں جان گئی کہ تم نے یہ مصرع کہاں دیکھا - شنسٹن کی اسکول مسٹرس (مدرسہ کی استانی) میں جہاں پر کہ بُڑھیا کے چھوٹے خوبصورت باغچہ کا بیان ہے - ہے نہ " +

ہربرٹ چلّا اُٹھا " خوب - میرا تو جی چاہتا ہے کہ اس بُڑھیا کے چھوٹے خوبصورت باغچہ کا کچھ حال سُنوں " +

مسز ہرکورٹ اور میڈیم ڈیرازیر نے کہا " اور مَیں بھی یہ ہی چاہتی ہوں "

کھانے کے بعد ایزا بیلا فوراً کتاب اُٹھا لائی اور نظم کو پڑھ کر سنانے لگی ✦
ہربرٹ اور فیوریٹا نے بڑھیا اور اُس کے باغیچے کو بہت پسند کیا۔ اور ان دونوں کو اُس چھوٹے بچے کے بیان میں بڑا لطف آیا جو اپنا سبق یاد کرنے کے بجائے تصویروں کے دیکھتے رہنے پر پیٹا گیا تھا۔ لیکن ایزا بیلا کو اس بات سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ اس نے جو کچھ پڑھا اس میں سے تقریباً نصف یہ لڑکے نہ سمجھ سکے۔ قدیم انگریزی کی پرانی ترکیبیں ان کی سمجھ میں نہ آئیں ✦
میڈیم ڈیرازیر نے کہا " پیاری ایزا بیلا اگر تم نے لڑکوں کے متعلق اتنا تجربہ حاصل کیا ہوتا جتنا کہ مَیں نے کیا ہے۔ تو تم کو اس پر تعجب نہ ہوتا۔ ان کے لئے یہ بالکل نئی زبان ہے۔ اور تم جو ابھی پڑھ رہی تھیں اس کو مَیں خود مشکل سے سمجھ سکی ہوں۔ حالانکہ تم میری انگریزی دانی کی بڑی تعریفیں کیا کرتی ہو " میڈیم ڈیرازیر نے کتاب اُٹھالی اور اُن الفاظ کو بتایا جن کو وہ خود سمجھ نہ سکی تھیں۔ بعض الفاظ نے تو بالکل مطلب ہی خبط کر دیا تھا ✦
ہربرٹ نے جب دیکھا کہ میڈیم ڈیرازیر بھی اپنی ناواقفیت کا اظہار کرنے میں تامل نہیں کرتیں۔ تو اس کو بھی جرات ہوئی۔ اور اُس نے بھی اقرار کرنے شروع کئے ✦
ادرک کی روٹی کی بابت اُس نے کہا کہ معلوم نہیں یہ کیا بلا ہے۔ اور سیب پر ترکاری کا لحاف بھی اس کو کچھ کم عجیب نہیں معلوم ہُوا۔ کیونکہ وہ بالکل نہ سمجھ سکا کہ ترکاری کا لحاف کیا ہوتا ہے ✦
ان غلطیوں پر بڑی ہنسی ہوئی۔ لیکن ہربرٹ نے دیکھا کہ چونکہ ان

باتوں کے کہنے کی وجہ سے وہ بیوقوف نہیں ٹھیرایا گیا تھا۔ اس لئے اس ہنسی میں وہ بھی بہت خوش دلی سے شریک ہُوا۔ اور اس نے پورا ارادہ کرلیا۔ کہ آئندہ وہ ہمیشہ میڈیم ڈیرازیر کی پیروی کریگا۔ اور ان لفظوں کو صاف بتادیا کریگا جو اُس کی سمجھ میں نہ آئینگے +

رات کی نشست کے ختم ہونے کے بعد گریس نے ماسٹر ہربرٹ کو جو اس طرح خوش و خرم پایا۔ تو اس کو سخت تعجب ہُوا۔ دوسرے دن صبح کو اس نے رونے کی آواز سُنی جس کے سننے میں اُس کو ہمیشہ لطف آیا کرتا تھا فیوریٹا کو ٹھے پر رو رہی تھی۔ رات کو کچھ پانی برس گیا تھا۔ اس لئے فیوریٹا اور ہربرٹ کو صبح کی سیر کا موقع نہیں ملا تھا۔ گذشتہ شام کی خوشیوں سے یوں محظوظ ہوکر یونہی برداشت کرنے کو جی نہیں مانتا تھا۔ اور یہ جی نہیں چاہتا تھا کہ اپنے کو معمول سے زیادہ کام میں مصروف رکھا جائے۔ فیوریٹا اپنی چھوٹی ٹوکری بن کر ختم کر چکی تھی۔ اور اُس کی ماں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ رات کے کھانے پر میوہ جات اسی میں رکھے جائینگے۔ لیکن ابھی تو کھانے کے وقت کو مدت پڑی ہوئی تھی۔ اور پھر ایک بے صبر بچہ کے لئے کسی بات کا وعدہ ہو لینے کے بعد اس کے پورے ہونے تک کا وقت جس مشکل سے کٹتا ہے وہ ظاہر ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ وعدہ کرنے والے کے دل میں اس عرصہ میں کیا کیا خیالات پیدا ہوں۔ جس سے اس کی رائے پلٹ جائے +

میڈیم ڈیرازیر نے فیوریٹا اور ہربرٹ کو ان کے دل بہلاؤ کے لئے کیبینٹ آف کوادڑوپیڈس (محفل چوپایان) کی پہلی جلد دی تھی جس میں خوبصورت خوبصورت تصویریں تھیں۔ لیکن بدقسمتی سے لڑکوں میں آپس میں

کچھ جھگڑا ہو گیا۔ بات یہ تھی کہ فیوریٹا کو یہ شکایت تھی کہ بھائی ایک کبرے اونٹ کو ضرورت سے زیادہ دیر تک دیکھتے رہے۔ اور ہربرٹ کا یہ اعتراض تھا کہ میں تصویر کو آدھا بھی دیکھنے نہیں پاتا کہ فیوریٹا ورق اُلٹ دیتی ہے لیکن فیوریٹا نے بھائی کا کہنا ایک نہ سُنا۔ کیونکہ اُس نے ایک چیتے کی جھلک دیکھ پائی تھی جو مسٹر منرو پر حملہ آور ہوا تھا۔ اب اس کو تاب کہاں تھی۔ دونوں اپنی اپنی طرف کتاب کو کھینچنے لگے۔ اس کا بہت اندیشہ تھا کہ اونٹ اور چیتا دونوں پُرزے پُرزے ہو جائیں۔ کہ میڈیم ڈیرازیر نے مداخلت ضروری سمجھی۔ دونوں میں بیچ بچاؤ کر دیا۔ اور دونوں کو الگ الگ کمرے میں بھیجدیا۔ جب کبھی وہ آپس میں لڑتے تو میڈیم ڈیرازیر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتی تھیں +

گریس نے جب فیوریٹا کے رونے کی آواز سُنی۔ تو وہ فوراً اُس کمرے میں دبے پاؤں گئی جہاں فیوریٹا تھی۔ اور اس سے ایسے ترحم آمیز لہجہ میں بات چیت کرنے لگی۔ کہ ایک بچہ جس کے کان ایسی آواز کے سُننے کے عادی نہ رہے ہوں۔ اُسے خواہ مخواہ بھی اور قدرتی ہمدردی سمجھے فیوریٹا نے جو کہ ہچکیاں لے رہی تھی اپنے منہ کو گریس کی گود میں چھپا لیا۔ اور جب وہ میڈیم ڈیرازیر کی شکایت کر چکی۔ تو گریس نے اُس کی بہت کچھ تسلی کی۔ اور چیتے کے ہاتھ سے جاتے رہنے کے عوض میں اُس نے ایک بڑی نان خطائی دی۔ گریس کو کمرے میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ کہیں میڈیم صاحبہ نہ دیکھ لیں۔ اس وجہ سے وہ اس بچی کے پاس سے فوراً چلی آئی۔ اور تاکید کرتی گئی کہ اپنی اتالیق کے سامنے ایک حرف بھی زبان پر نہ لانا +

فیوریٹا نے نان خطائی کو ابھی رکھ چھوڑا تھا۔ کہ ہربرٹ کے ساتھ مل جل کر کھائینگے۔ کیونکہ اب اس کو یاد آ گیا تھا کہ تصویروں کے معاملہ میں زیادہ قصور اس کا تھا۔ لیکن ہربرٹ نے نان خطائی میں سے ذرا سا حصہ بھی لینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اور بہت سے اصرار کرتا رہا۔ کہ وہ نان خطائی گریس کو واپس کر دے ✢

ہربرٹ پر بقول اُسی کے سابقاً یہ عیب لگایا جاتا تھا۔ کہ وہ بڑا چٹورا ہے۔ اور شاید وہ ایسا ہی تھا بھی۔ لیکن جب سے کہ اُس کو اور باتوں میں جیسے کہ دوسروں سے محبت کرنا۔ کام کرتے رہنا وغیرہ۔ میں مزہ آنے لگا تب سے اُس کی کھانے پینے میں مزہ لینے کی خواہش کم ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ دعوت کے دن اُس نے اپنی مولیوں میں سے خود صرف ایک مولی کھائی۔ کیونکہ اس کو اپنی مولیاں ماں اور بہنوں میں تقسیم کرنے میں زیادہ خوشی ہوئی تھی ✢

بڑی مشکلوں سے ہربرٹ نے فیوریٹا کو نان خطائی واپس کرنے پر آمادہ کیا۔ اس نے جو دلائل پیش کیئے اُن کے بیان کی تو ضرورت نہیں۔ لیکن آخر میں اُس نے کہا کہ "اگر تم یہ نان خطائی واپس کر دو گی تو اب کی مرتبہ جب کبھی حلوائی کی طرف سے گذر ہوگا تو میں میڈیم صاحبہ سے ضرور کہونگا۔ کہ ہم لوگوں کو نان خطائیاں دلوا دیجئے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً دلوا دینگی۔ کیونکہ میڈیم صاحبہ حقیقت میں گریس کی نسبت کہیں اچھے دل کی ہیں" ✢

فیوریٹا نے اور نان خطائیوں کی امید میں جو ہربرٹ کے دلائل پر مستزاد تھیں۔ آخر کار یہ ارادہ کر لیا۔ کہ گریس کے تحفہ کو واپس کرنا چاہئے۔

اس نے گریس کے پاس آکر کہا "ہربرٹ کی رائے ہے۔ کہ مناسب یہ ہے کہ میں تمھیں نان خطائی واپس کر دوں۔ کیونکہ میڈیم صاحبہ کو اس کی اطلاع نہیں ہے" +

گریس کو ہربرٹ کی تقریر کا یہ اثر دیکھ کر تعجب ہُوا۔ اور اُس نے سمجھ لیا۔ کہ اب اس کو اپنے مطلب کے لئے کوئی اور تدبیر کرنی چاہئے +

دوسرے روز جبکہ لڑکے میڈیم ڈیرازیر کے ساتھ ہَوا خوری کرتے ہوئے ایک حلوائی کی دُکان کے پاس سے گذرے تو ہربرٹ نے متانت کے ساتھ اپنی اتالیق سے درخواست کی۔ کہ آپ فیوریٹا کو اور مجھ کو نان خطائیاں دلوا دیجئے۔ اُنھوں نے درخواست منظور کر لی۔ کیونکہ وہ اس بات سے نہایت خوش ہوتی تھیں۔ کہ ہربرٹ کو جس چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کو وہ بے تکلّف مانگ لیا کرتا ہے۔ اور چیز کے نہ ملنے کی صورت میں بھی وہ ناراض نہیں ہو جایا کرتا +

ہربرٹ اپنی نان خطائی کھانے ہی کو تھا کہ اس نے گلی میں کچھ گانے کی آواز سنی۔ وہ دروازے پر گیا۔ اور اس نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک غریب آدمی سارنگی بجا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا بچّہ ہے جو نہایت ہی بھوکھا معلوم ہوتا تھا۔ اور گل کر کانٹا ہو رہا تھا۔ اس نے ہربرٹ سے پیسہ کا سوال کیا +

ہربرٹ نے کہا "کہ میرے پاس اپنے پیسے کچھ بھی نہیں ہیں لیکن میں تم کو یہ دے سکتا ہوں جو کہ میری ہی ہے" +

ہربرٹ نے اپنی نان خطائی دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ میڈیم ڈیرازیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور صلاح دی کہ بہتر یہ ہے کہ

نان خطائی کو کسی ایسی کھانے کی چیز سے بدل لو جو کہ زیادہ ملے۔ اور جس سے اس کا پیٹ بھی بھرے۔ اُنھوں نے بتایا کہ نان خطائی کے عوض میں تم کو دو میٹھی روٹیاں ابھی فوراً مل سکتی ہیں۔ وہ فوراً نان خطائی کے عوض میں دو میٹھی روٹیاں دُکان سے بدل لایا اور بچّہ کو دیدیا جس نے ہربرٹ کا بہت دل سے شکریہ ادا کیا۔ سارنگی بجانے والے نے ہربرٹ سے پوچھا کہ آپ کا مکان کہاں ہے۔ اور وعدہ کیا کہ میں آپ کے دروازے پر بھی آکر رکونگا۔ اور آپ کو یہ راگ سناؤنگا جس کو آپ نے بہت پسند کیا ہے +

نان خطائی کے واقعہ سے گریس کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ اس گھر میں ہربرٹ کی رائے کی بھی کچھ وقعت ہے۔ اس لئے اب اس کو افسوس ہونے لگا کہ اس نے ناحق ہربرٹ کو اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور اس نے ارادہ کر لیا کہ موقع ملتے ہی وہ اُس سے میل ملاپ کی پیش قدمی کریگی۔ اور اُس کا ذرا بھی خیال نہ تھا کہ میری پیش قدمی کو وہ فوراً بڑی خوشی سے منظور نہ کریگا +

ایک دن اس نے ہربرٹ کو دیکھا۔ کہ وہ ایک مشکل حساب کے سوال میں جس کو میڈیم ڈیرازیر نے اُسے حل کرنے کے لئے دیا تھا غلطاں پیچاں ہے۔ کئی مرتبہ اس نے ایک قطار کو بلند آواز سے جمع کیا تھا لیکن ہر دوسری مرتبہ پہلے جواب سے اختلاف ہوتا۔ آخر کار جب وہ اپنا حساب میڈیم ڈیرازیر کے پاس جو کپڑے پہن رہی تھیں لے گیا۔ تو اس کو دروازے پر چند منٹ انتظار کرنا پڑا۔ کیونکہ فیوریٹا کپڑوں کے بدلنے سے فارغ نہیں ہو چکی تھی۔ ہمارے نوعمر صاحب کو کچھ بیصبری ہوئی۔ اور جب وہ بالآخر اندر گئے۔ تو معلوم ہُوا کہ حساب اب بھی غلط تھا +

ہربرٹ نے چڑ چڑا کر کہا۔ "تو پھر مجھ سے یہ سوال صحیح نہیں نکل سکتا"

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "کوشش کرو۔ اس کوٹھڑی میں جا بیٹھو اور پھر سے حل کرو۔ شاید ایسا ہو کہ تم خود ہی اس سوال کو حل کر سکو" +

ہربرٹ کسی قدر بے دلی کے ساتھ کوٹھڑی میں جا کر اس غصہ آور سوال پر جُھک پڑا +

گریس اس کے پیچھے پیچھے آئی اور کہنے لگی "ماسٹر ہربرٹ۔ پیارے ذرا مس فیوریٹا کی قینچی تو لا دینا جس کو تم اس سے کل مانگ لائے تھے بیٹا فیوریٹا کو اس کی بڑی ضرورت ہے" +

ہربرٹ کو اس غیر معمولی طور پر انسانیت آمیز درخواست پر تعجب ہُوا۔ اور وہ قینچی کے لئے دوڑ گیا۔ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ اس کی غیر موجودگی میں سوال حل کیا ہُوا رکھا ہے۔ جواب نیچے لکھا ہُوا موجود تھا اور یہ عبارت گریس کی لکھی ہوئی جس کا حرف وہ خوب پہچانتا تھا اُس نے پڑھی "میرے عددوں کو مٹا دو۔ اور ان کو اپنے ہاتھ سے لکھ لو" ہربرٹ نے گریس کے عددوں کو نفرت کے ساتھ فوراً مٹا ڈالا۔ اور خود ہی سوال حل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ میڈیم ڈیرازیر کے پاس وہ لے گیا۔ تو جواب پھر غلط تھا۔ گریس نے گھور کر اُس کی طرف دیکھا۔ اور جب اُس نے ہربرٹ کو نہایت استقلال کے ساتھ میڈیم ڈیرازیر کے پاس کھڑے ہوئے اور پھر کوشش کرتے ہوئے دیکھا۔ تو اس کو ہربرٹ پر اپنا اثر جمانے کی امید بالکل جاتی رہی +

اُس نے اپنے دل میں کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے میڈیم ڈیرازیر نے سب پر جادو کر دیا ہے کیسی مشکل ہے کہ کوئی اس کی ترکیب جان نہیں سکتا معلوم ہوتا ہے گریس کو یہ خیال تھا کہ جس طرح اس نے بالوں کے سنوارنے

کا ہنر ایک بالوں کے خوبصورت سنوارنے والی سے چوری چھپے سیکھ لیا تھا اسی طرح سے وہ بچوں کی تربیت کے گُر کا بھی پتہ لگا سکتی ہے جب سے کہ مسز ہرکورٹ نے میڈیم ڈیرازیر کے متعلق ایسے قطعی طور پر فیصلہ کر دیا تھا۔ گریس بڑی ہوشمندی سے میڈیم صاحبہ کے ساتھ بے انتہا ظاہری ادب کا برتاؤ کرتی تھی۔ بلکہ معلمہ کے احکام کی پابندی میں اس قدر لفظوں کا خیال کیا کرتی تھی کہ وہ تکلیف کی حد تک پہنچ گیا تھا۔ اور مسز ہرکورٹ کے ساتھ دلی تعلّق کا باقاعدہ اظہار کرنے اور ان کے بناؤ سنگار میں بڑی چستی دکھلانے سے اُن کی مہربانی اُس نے ازسرنو حاصل کرنی شروع کر دی تھی۔ اور اس پر فخر کیا کرتی تھی +

ایک روز صبح کے وقت مسز ہرکورٹ سو کر اُٹھیں تو ان کو اپنے سر میں درد معلوم ہُوا اور کچھ تپ لرزہ کے آثار پائے۔ شب گذشتہ کو ایک محفل کے گرم کمرے میں سے یکایک باہر آجانے کی وجہ سے ان کو سردی لگ گئی تھی۔ اپنی بی بی کی سوء مزاجی پر گریس نے بیحد خوف کا اظہار کیا اور ڈاکٹر ایکس کے فوراً بلائے جانے کے لئے بہت مُصر ہوئی۔ مسز ہرکورٹ نے اس امر پر کچھ رضامندی سی ظاہر کی۔ بس ایک آدمی ڈاکٹر صاحب کے بُلانے کے لئے دوڑا دیا گیا۔ اسی درمیان میں مسز ہرکورٹ نے جو اپنی ذرا ذرا سی مزاج کی بے لطفی میں بہت تیمارداری کی عادی رہی تھیں اس بات پر کچھ تعجب ظاہر کیا۔ کہ میڈیم ڈیرازیر یا میری لڑکیوں میں سے کوئی بھی میرے دیکھنے کے لئے نہیں آیا۔ باوجودیکہ ان کو میری علالت کی خبر ہو لی تھی +

مسز ہرکورٹ نے کہا "ایزابیلا کہاں ہے۔ مٹلڈا اور فیوریٹیا کہاں ہیں۔ آخر یہ سب کیا ہوگئیں؟ گریس انھیں معلوم ہے یا نہیں کہ میں بیمار ہوں"

گریس "یا میرے اللہ۔ ہاں بی بی لیکن یہ سب کی سب میڈیم ڈیرازیر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر باہر گئی ہیں"۔

مسز ہرکورٹ "سب کی سب؟"

گریس "جی ہاں۔ مَیں تو جانتی ہوں سب کی سب ہی گئی ہیں۔ اگرچہ میں حتماً نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ مَیں اپنے کام سے کام رکھتی ہوں۔ اور گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کی بابت مجھے جتنا ہی کم معلوم ہو اُسے اچھا جانتی ہوں۔ تاکہ مجھ پر جاسوسی کا الزام نہ لگے"۔

مسز ہرکورٹ "آیا میڈیم ڈیرازیر باہر جانے سے پہلے میرے واسطے کچھ پیام دے گئی ہیں"۔

گریس "مجھ سے تو نہیں کہہ گئی ہیں۔ بی بی"۔

اس موقع پر چالباز خادمہ فقط لفظاً سچ بولی۔ کیونکہ میڈیم ڈیرازیر خدمتگار سے ایک پیام کہہ گئی تھیں۔ اور اس کو گریس نے بھی سنا تھا۔ پھر گریس نے کہا "بی بی۔ آج صبح جو گھر میں شور مچا ہُوا تھا اس سے آپ کے آرام میں خلل تو نہیں آیا"۔

مسز ہرکورٹ "کیسا شور؟ مَیں نے تو کوئی شور نہیں سُنا"۔

گریس "کوئی شور نہیں! اچھی بی بی۔ خیر اس سے تو مجھے خوشی بہت ہوئی۔ لیکن آج اوچھل کود تھی تو بڑے زور میں۔ بی بی مجھے ڈر لگ رہا تھا کیونکہ آپ کے دردِ سر کے خیال سے وہ کوئی اچھی چیز نہ تھی"۔

مسز ہرکورٹ نے بستر کا پردہ سرکا کر کہا "آخر تھا کیا؟"

گریس "نہیں بی بی۔ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے آپ اندیشہ کریں۔ فقط ناچنا گانا تھا"۔

مسز ہرکورٹ "ناچنا گانا! اتنے تڑکے! گریس تجھے جو کچھ کہنا ہے صاف ایک ہی دفعہ کیوں نہیں کہتی۔ ناحق مجھے سوچ میں لگا رکھا ہے میں جانتی ہوں میرے سر کے لئے یہ کچھ مفید تھوڑا ہی ہے"۔

گریس "بیری بی بی۔ مجھے ڈر تھا کہ آپ غصے نہ ہوں۔ اس سے میں اس کا ذکر کرتے ہچکچاتی تھی۔ لیکن بات یہ تھی کہ میڈیم صاحبہ اور صاحبزادیوں اور ہربرٹ میاں نے خیال کیا ہوگا۔ کہ آپ تک آواز نہ پہنچیگی۔ کیونکہ بی بی یہ سب اخیر کی نشستگاہ میں ہوا تھا"۔

مسز ہرکورٹ "کاہے کی آواز؟ آخری نشستگاہ میں کیا ہوا تھا"۔

گریس "ایک سارنگی والا صاحبزادیوں کو سارنگی بجا کر سنا رہا تھا۔ اور کچھ نہیں بی بی!"۔

مسز ہرکورٹ "گریس تو نے ان سب سے کہہ دیا تھا۔ کہ میں اچھی نہیں ہوں"۔

مسز ہرکورٹ نے یہ سوال اب کے دوسری مرتبہ کیا تھا۔ اس سے گریس خوش ہوئی۔

گریس "ہاں بی بی۔ میں نے ہربرٹ میاں سے تو جرأت کر کے کہی دیا تھا۔ کہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو بی بی تمھاری کودیکھا ند اور سیڑھیوں پر چڑھنے اُترنے کا اس قدر شور و غل سُن لیں۔ ہاں صاحبزادیوں سے بیشک ایک حرف بھی نہیں کہا۔ کیونکہ میڈیم صاحبہ پاس تھیں۔ اور ان باتوں کو وہ خود بہتر سمجھتی ہیں"۔

دروازے پر ایک ہلکی دستک کی وجہ سے گریس کے دریا دلی کے بیانات رُک گئے۔

گریس "ہیں۔ یہ تو صاحبزادیاں معلوم ہوتی ہیں۔ مَیں تو یقینی طور سے سمجھتی تھی کہ وہ گاڑی میں باہر گئی ہیں"۔

ایزابیلا اور مٹلڈا جب اپنی ماں کی پلنگ کے قریب آئیں تو مسز ہرکورٹ نے ضعیف آواز میں کہا۔

"پیاری مٹلڈا۔ تم میری وجہ سے تو گھر میں نہیں رہ گئی ہو؟ کیا ایزابیلا بھی یہیں ہیں؟ ان کے ہاتھ میں کون سی کتاب ہے"۔

ایزابیلا "زیلو کو ہے اماں۔ مجھے خیال ہُوا تھا کہ شاید آپ اس میں سے کچھ اور سُننا پسند کریں۔ اس دن جو مَیں نے آپ کو سُنایا تھا تو آپ نے پسند کیا تھا"۔

مسز ہرکورٹ "لیکن تمھیں یہ یاد نہیں رہا کہ مَیں سخت دردِ سر میں مُبتلا ہوں۔ مہربانی کرو۔ اگر تم کو میڈیم ڈیرازیر کے واسطے کچھ کرنا ہو تو مَیں تم میں سے کسی کو بھی روکنا نہیں چاہتی"۔

مٹلڈا "کچھ بھی نہیں اماں۔ وہ تو ہربرٹ اور فیوریٹا کو لے کر ایک غریب عورت کو دیکھنے گئی ہیں"۔

واقعات کی تشریح اور زیادہ نہ ہو سکی۔ کیونکہ اسی موقع پر گریس ڈاکٹر ایچیس کو کمرے میں لوالائی۔ اب ڈاکٹر ایچس ایسی تہذیب کے طبیبوں میں سے نہ تھے جو لیڈیوں کی ذرا ذرا سی بیماری میں جسے وہ خواہ مخواہ خطرناک سمجھیں ان کی خاطر کہہ دیا کریں۔ کہ جی ہاں آپ کی بیماری بہت سخت ہے۔

اس امر کا اطمینان کر کے کہ مریضہ اس قدر بیمار نہیں ہے جس قدر گریس نے بظاہر یقین کرنا چاہا تھا ڈاکٹر صاحب نے گفتگو کے سلسلہ کو بیماری کے سوالات سے ہٹا کر معمولی بات چیت کی طرف ڈھال دیا۔ [illegible] کی طبیعت

میں شوخ ظرافت تھی۔ انسانوں کے دلی جذبات سے بھی باخبر تھے۔ اس پر مختلف قسم کی واقفیت عامہ بھی ان کو حاصل تھی۔ اس وجہ سے وہ بڑی آسانی سے ایسے نازک مزاج مریضوں کو بھی جو سنجیدہ طبیبوں کے بس کے نہ تھے خوش کر سکتے تھے۔ اور اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے +

ڈاکٹر صاحب نے نوجوان لڑکیوں کو بات چیت میں لگایا۔ ایزابیلا کی سادگی پر اعتراض کیا۔ کہ آپ قصہ کہانی کی کتاب اپنی ماں کے روبرو پڑھتی ہیں۔ اُنھوں نے کہا۔ کہ آپ ٹرایمفس آدٹمپر (جذبات کی اطاعت) کی مشہور سیرینا (جرمن شاہزادی) کے عمل کی پیروی نہیں کرتیں۔ پھر حقارت آمیز لہجہ میں طنزاً کہا۔ کہ آپ زیلو کو پڑھتی ہیں؟ تو پھر آپ ہر دلعزیز سار ورآ وورٹر اورٹر کے واسوخت) کیوں نہیں پڑھتیں یا کوئی اَور دیو پری کے افسانے +

ایزابیلا نے اپنی کتاب کی حمایت بڑے زور شور سے کی۔ ڈاکٹر ایجن نے یا تو نفس مضمون کو یا ایزابیلا کے طرز استدلال کو ایسا پسند کیا۔ کہ وہ رفتہ رفتہ اپنی مصنوعی حج وقدح سے دست بردار ہو گئے +

بحث کے ختم ہونے پر سب لوگ ڈاکٹر صاحب کے مغلوب ہونے پر خوش تھے۔ اور مسز ہرکورٹ تو اس قدر خوش ہوئیں۔ کہ ان کو اپنا دردسر گویا بھول گیا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے اپنی جیبی کتاب میں سے تین یا چار چھوٹے چھوٹے کارڈ نکالے۔ یہ لیڈی این کے یہاں فرانسیسی پڑھنے کے جلسہ کے ٹکٹ تھے +

لیڈی این ایک معمر خاتون تھیں۔ ان کے بڑے رتبہ کی وجہ سے علم ادب کا شوق بہت سے ایسے لوگوں میں پھیل چلا تھا جو لیڈی صاحبہ کے جان پہچان والوں میں ہونے کی عزت کے خواہشمند تھے۔ تہذیب قابلیت اور

چال چلن کی پرتال کے متعلق وہ اس قدر ماہر سمجھی جاتی تھیں۔ کہ اُن کی پسندیدگی کا ہر شخص خواہاں تھا۔ خاص کر وہ مائیں جو اپنی لڑکیوں کو شادی کی غرض سے دنیا میں پیش کرنا چاہتی تھیں۔ قابلیت بہم پہنچانے کے لئے نوعمروں کا وہ بہت دل بڑھاتی رہتی تھیں۔ لیکن ان نوعمروں کے انتخاب میں وہ بڑی محتاط تھیں۔ بلکہ بعض کا تو خیال تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ شکی واقع ہوئی تھیں +

مسز ہرکورٹ کی بہت بڑی خواہش تھی۔ کہ ایزابیلا اور مٹلڈا کی نسبت ابتدا ہی سے ایسی لیڈی پسندیدگی ظاہر کرے۔ جن کی پسندیدگی کا اثر عام مجمعوں اور نیز علمی مجالس میں اتنی وقعت رکھتا ہے۔ اور ڈاکٹر ایکس کی اس پیشین گوئی سے کہ ایزابیلا باریک بین لیڈی این کی بڑی منظورِ نظر ہو جائیگی وہ بے انتہا خوش ہوئیں۔ لیکن ایزابیلا کی طرف رُخ کر کے اُنھوں نے اتنا اور کہا۔ کہ بشرطیکہ تم اس قدر عقلمندی سے کام لو کہ بحث میں آج کی طرح ہمیشہ غالب نہ آجایا کرو +

ڈاکٹر کے چلے جانے کے بعد مسز ہرکورٹ نے کہا۔ کہ "میں سمجھتی ہوں کہ اب میں پہلے سے بہت اچھی ہوں۔ گریس کو آواز دینا میں بستر سے اُٹھونگی" +

مٹلڈا۔ "اماں جان۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا جلسے کا ٹکٹ میڈیم ڈیرانزیر صاحبہ کو دیدوں۔ کیونکہ یہ ایسا جلسہ ہوگا کہ میڈیم صاحبہ خصوصیت سے پسند کرینگی۔ اور آپ کو یہ معلوم ہے۔ کہ وہ اپنے کو ہمیں لوگوں کے ساتھ اس قدر پابند رکھتی ہیں" +

مسز ہرکورٹ کے دل پر اس وقت صبح کے گانے ناچنے کی کیفیت کا جو گریس نے بیان کی تھی اثر ہو رہا تھا۔ اور نیز وہ کسی قدر اس رقابت سے

متاثر ہو رہی تھیں۔ کہ میڈیم ڈیرازیر نے اُن کی لڑکیوں کی محبت پر کیسا اثر جمالیا ہے۔ اس لئے انھوں نے بے پرواہی سے جواب دیا۔ کہ بی بی اپنی طرف سے تو میں نہیں چاہتی۔ کہ میڈم صاحبہ اپنے تئیں اس قدر پابند رکھیں۔ خودداری کی وجہ سے وہ اپنے بیان کی تشریح ایزا بیلا یا مٹلڈا سے نہ کر سکیں۔ لڑکیوں نے یہ تو دیکھ لیا کہ اماں جان ناراض ہیں۔ لیکن کوئی وجہ ان کے ذہن میں نہ آئی۔ مسز ہرکورٹ کپڑے بدلنے کے درمیان میں لڑکیوں سے ان کی کتابوں کے متعلق گفتگو کرتی رہیں۔ مٹلڈا ان دنوں ہوگارتھ کی انالیسس آف بیوٹی (خوبصورتی کی تشریح) پڑھ رہی تھی۔ اس نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس بارے میں ہوگارتھ کے خیالات کو بیان کیا +

مسز ہرکورٹ نے جب مٹلڈا کی روز افزوں ترقی کو محسوس کیا۔ تو ان کو خوشی اور رنج دونوں ہُوا +

مسز ہرکورٹ نے کہا "میری پیاریو۔ تم میں سے ہر ایک اپنی ماں سے زیادہ قابل ہو جاؤ گی۔ لیکن میرے زمانہ میں لڑکیوں کی تعلیم کا طریقہ بالکل اُس سے مختلف تھا۔ جس کا اب رواج ہے" +

مٹلڈا نے صاف دلی سے کہا "ہاں اس زمانہ میں میڈیم ڈیرازیر جیسی اُستانیاں کہاں تھیں" +

ایزا بیلا "اماں جان۔ آپ کی والدہ کس طرح کی بی بی تھیں؟ ہماری نانی جان اماں" +

مسز ہرکورٹ "وہ نہایت نیک بی بی تھیں" +

ایزا بیلا "آیا وہ عقلمند بھی تھیں" +

مسز ہرکورٹ "پیاری مٹلڈا۔ ذرا دیکھنا میڈیم ڈیرازیر واپس آئیں

یا نہیں۔ اگر وہ کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ تو مجھے اُن سے کچھ کہنا ہے" +
مسز ہرکورٹ نے تہذیب کے پردے میں اپنے اصلی خیالات کو
چھپالیا۔ اور میڈیم ڈیرازیر سے کہا" میری طبیعت کچھ آج گری سی پڑتی
ہے۔ اور مَیں اپنے تئیں پورے طور سے اچھا نہیں پاتی۔ اس لئے
مَیں آج باہر نہیں جا سکتی۔ اگر آپ میرے بجائے دعوت میں جاکر شریک
ہوں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ مجھے کامل یقین ہے کہ وہاں آپ کا ہونا لوگوں
کو خصوصیت سے نہایت پسندیدہ معلوم ہوگا" مسز ہرکورٹ نے آخر
میں یہ بھی کہا" ایک روز شام کو اگر آپ کے شاگرد میرے پاس رہیں تو
آپ میرا اعتبار کرینگی۔ کرینگی نہ؟"
اس فقرے کو اُنھوں نے ایسے لب ولہجہ میں ادا کیا کہ میڈیم ڈیرازیر
پر ان کے دل کے خیالات آئینہ ہوگئے۔ اور اُنھوں نے مسز ہرکورٹ
کی خواہش پر اپنی فوری رضامندی ظاہر کی +
مسز ہرکورٹ چونکہ جانتی تھیں کہ میڈیم صاحبہ بات کی تہ کو پہنچ جاتی
ہیں۔ اس لئے ان کے فوری جواب دینے پر وہ محجوب ہوئیں۔ اور اُنھوں
نے اپنے کو اس بات پر ملامت کی۔ کہ وہ اپنے خیالات کو چھپا نہ سکیں +
پھر وہ جلدی سے بولیں" مجھے افسوس ہے کہ آپ آج صبح کو یہاں
موجود نہ تھیں۔ آپ ڈاکٹر ایکس سے مل کر بہت خوش ہوتیں۔ میرے
ملاقاتیوں میں وہ سب سے زیادہ دل خوش کن آدمی ہیں" اور ایزابیلا
کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "گو آپ اپنی اس شاگرد پر بڑا فخر کرتیں مَیں آپ سے
سچ کہتی ہوں کہ میرے دل کو تو اِس نے آج بہت ہی خوش کیا" +
شام کا وقت میڈیم ڈیرازیر کے چلے جانے کے بعد مسز ہرکورٹ

کا ویسی خوشی میں نہیں گذرا جیسی ان کو امید تھی +

وہ لوگ جنھوں نے لڑکوں کو فقط خوشی کی حالتوں میں دیکھا ہو اس بات سے واقف نہیں ہیں۔ کہ ان خانگی خوشیوں کی مُدت کس قدر ان لوگوں پر منحصر ہے۔ جن کی نگرانی میں وہ بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ باوجود بڑی بڑی قابلیتوں اور بہت زیادہ محبت کے طریقہ تعلیم کا تجربہ نہ رکھتے ہوں۔ اُن کو تعجب نہ کرنا چاہئے اور نہ بے دل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اپنی پہلی کوششوں میں ناکامیاب ہوں۔ مسز ہرکورٹ خیال کرتی تھیں۔ کہ وہ ہربرٹ کا پڑھنا سننے میں بہت مفید کام کر رہی ہیں ہربرٹ ایک حد تک روانی کے ساتھ پڑھتا رہا۔ لیکن وہ قریب قریب ہر جملہ کے بعد لفظوں کے بالکل صحیح مطلب سمجھنے کے لئے رُک جاتا تھا۔ اس کی مُعلمہ نے اس عادت پر ٹوکا نہ تھا۔ بلکہ اس کی اور تائید کی تھی۔ لیکن اس کے سیدھے سادے سوالات اور اس کی خواہش کہ اس کو ہر ہر لفظ کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھایا جائے ایسے شخص کے لئے دل خوش کن نہیں ہوسکتا تھا جو نو عمر پڑھنے والے کی مشکلات اور اس کی غلط فہمیوں سے واقف نہ ہو +

ہربرٹ زینوفن کی سیرو پیڈیا میں سے وہ حصہ پڑھ رہا تھا جو میڈیم ڈیرا زیر نے اس کے واسطے منتخب کر دیا تھا۔ اگر میڈیم صاحبہ ساتھ ساتھ تشریح کرتی جاتیں تو ہربرٹ سب کچھ سمجھ لیتا۔

ہربرٹ نے سائیرس کی وہ تجویز پڑھی جو دو لڑکوں کی بابت تھی۔ یہ آپس میں اپنے چھوٹے بڑے کوٹوں کی بابت لڑ گئے تھے مسز ہرکورٹ کو اُس کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ وہ سوا لفظ کانسٹیٹیوٹڈ جج کے (جو حسب

قوانین مجریہ جج بنایا گیا ہو) باقی ہر ایک لفظ کو سمجھ گیا تھا +

ہربرٹ "کانسٹیٹیوٹڈ جج! اماں جان اس لفظ کے کیا معنی"؟

مسز ہرکورٹ "جو جج بنایا گیا ہو بیٹا۔ آگے چلو" +

ہربرٹ "اماں جان میں نے ایک دفعہ جج دیکھا تھا۔ جو بالوں کی ایک بڑی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ کیا سائیرس بھی بالوں کی ٹوپی پہنے ہوئے تھا جب وہ جج بنایا گیا تھا" +

ایزابیلا اور مسز ہرکورٹ دونوں اس سوال پر ہنس پڑیں۔ پھر انھوں نے ایرانی اور انگریزی ججوں کے فرق کو سمجھانے کی کوشش کی +

ہربرٹ کے دل میں جج کے ساتھ جو بالوں کی ٹوپی کا خیال جما ہوا تھا وہ کسی قدر مشکل کے بعد دور ہوا۔ اور جب اس کے ذہن میں محض جج کا خیال آ گیا۔ یا کم سے کم جب اس نے سمجھ لیا کہ آ گیا تب اس نے اپنی ماں کی آگے پڑھو آگے پڑھو کی بار بار تاکید کی تعمیل کی۔ یہ کہہ کر کہ آگے کا حصہ میڈیم ڈیرا زیر نے میرے پڑھنے کے واسطے منتخب نہیں کیا ہے وہ آگے بڑھا +

سائیرس کی ماں اپنے لڑکے سے کہتی ہے۔ بیٹا یہاں تمھارے دادا کے نزدیک وہی چیزیں ٹھیک نہیں حساب کی جاتیں جو ایران کے دوسرے حصے میں ٹھیک محسوب ہوتی ہیں +

اس جملہ پر ہربرٹ بالکل خاموش ہو گیا۔ کچھ عرصہ تک سوچنے کے بعد اس نے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سائیرس کی ماں کا کیا مطلب تھا۔ ٹھیک حساب کئے جانے کے کیا معنی؟ مثلاً حساب کئے جانے کے معنی تو یہی فقط حساب کے سوال نکالنے کے ہوتے ہیں +

مٹلڈا نے نرمی سے کہا " پیارے اس کے اور معنی بھی ہوتے ہیں " +
اس پر مسز ہرکورٹ چلا اٹھیں " خدا کے لئے مجھے معاف کرو۔
انگریزی زبان میں جتنے لفظ ہیں ان سب کے سارے معنی مجھ کو نہ سناؤ
ہربرٹ کو جن لفظ کے معنی معلوم نہ ہوں وہ پڑھ چکنے کے بعد لغت میں
اسے دیکھ سکتا ہے " پھر اُنھوں نے گھڑی دیکھ کر کہا " خدا کے لئے آگے
چلو۔ تم نے آدھ گھنٹے میں آدھا صفحہ پڑھا ہے۔ اس پر تو حضرت ایوب
کا صبر بھی جواب دیدیتا " +

ہربرٹ نے جب دیکھا۔ کہ والدہ ناراض ہیں تو وہ اُسی وقت سے
ڈرنے لگا۔ پھر تو ایک لفظ کے بھی سمجھنے کے بغیر جہاں تک اس کے
امکان میں تھا وہ تیزی سے پڑھنے لگا۔ اس کی تیزی اس کی سستی سے بھی
زیادہ خراب ثابت ہوئی۔ لفظوں پر اٹکتا۔ جگہ جگہ خترّبود کرتا اور سطروں
کی سطریں غائب کرتا چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سارا مضمون بالکل خبط ہوگیا
آخرکار مسز ہرکورٹ نے ناامید ہوکر کتاب بند کردی۔ اور تھوڑی ہی دیر
بعد ہربرٹ کو جو خود بھی دل شکستہ ہورہا تھا سونے کے لئے بھیجدیا۔ اس
واقعہ نے فیوریٹا کو بہت ہی سنجیدہ بنادیا۔ اور سارے مجمع پر ایک اُداسی
سی چھاگئی +

اس ہر طرف کی خاموشی پر مسز ہرکورٹ بہت غمگین ہوئیں۔ اور اُنھوں
نے کئی مرتبہ کوشش کی۔ کہ لڑکیاں آزادی اور خوشی و خرمی کے ساتھ پھر بات
چیت کریں۔ مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر اُنھوں نے اپنے آپ سے کہا " افسوس
میں جانتی تھی کہ یہ ہی ہوگا۔ یہ لڑکے میڈیم ڈیرازیر کے بغیر خوش نہیں رہ سکتے "
انزابیلا نے ایک کتاب ہاتھ میں لے رکھی تھی۔ اُس سے اس کی

ماں نے کہا "ایزا بیلا پیاری۔ کیا تم ہم لوگوں کی اور نیز اپنی تفریح کے لئے کچھ پڑھ نہیں سکتیں؟ مَیں تمھیں یقین دلاتی ہوں۔ کہ تمھارے پڑھنے سے مجھ کو ہمیشہ اتنا لطف حاصل ہوتا ہے جتنا خود میڈیم ڈیرا زیر کو" +

ایزا بیلا "اماں جان۔ مَیں ابھی اس نظم کو تلاش کر رہی تھی جو حال ہی میں ہم لوگوں نے پڑھا تھا۔ اور جس کی بابت میڈیم صاحبہ نے کہا تھا کہ آپ ضرور پسند کرینگی۔ مٹلڈا کیا تم اس نظم کو نکال سکتی ہو؟ تم کو یاد ہوگا میڈیم صاحبہ نے کہا تھا کہ اماں جان اس کو پسند کرینگی کیونکہ انھوں نے اس ناٹک کو دیکھا ہے" +

مسز ہرکورٹ نے منہ بنا کر کہا "میں نے بہت سے ناٹک دیکھے ہیں۔ لیکن ناٹک کے علاوہ مجھے بہت سی اور چیزیں بھی پسند ہیں۔ اور پھر میں یہ بھی نہیں سمجھ سکی۔ کہ اس ناٹک سے تمھاری کیا مراد ہے۔ کیا اس کا کوئی نام نہیں ہے" +

ایزا بیلا "میڈیا اور جیسن اماں جان" +

مسز ہرکورٹ "میڈیا اور جیسن کا فسانہ! بیشک یہ بڑا اچھا ناٹک ہے۔ لیکن کتنی مرتبہ دیکھا جا چکا ہے۔ اچھا پیاری پڑھو" +

ایزا بیلا نے تب اس میں سے ایک حصہ پڑھا۔ اور باوجود اس کے کہ مسز ہرکورٹ ناراض ہی رہنے پر مائل تھیں پھر بھی اس نظم نے ان کو محو حیرت بنا لیا۔ اور وہ ہمہ تن گوش ہوگئیں +

بھری محفل کے سامنے ایک طلسمی گاڑی جس میں خوفناک دیو جتے ہوئے تھے۔ اور جس کے پہیئے آتشیں تھے۔ زمین میں سے آہستہ آہستہ برآمد ہوئی شاہزادی اس میں داخل ہوگئی۔ اور گاڑی ہوا میں معلق آگ کے شعلہ کی

طرح بلتی رہی۔ نمک حرام سرکش ہاتھ جوڑے ہوئے گھٹنے ٹیک کر معافی
مانگ رہے تھے۔ اور اس عذاب سے ڈر رہے تھے جس سے اُنھیں
ڈرنا چاہیئے تھا۔ اپنے سوکھے ہوئے لبوں سے تین مرتبہ شاہزادی نے
اپنے معصوم بچّوں کو چوما۔ اور تین ہی مرتبہ ان کو اپنے ستائے ہوئے سینہ
سے لپٹایا۔ اک ذرا وہ اپنی سفید آنکھوں کو اوپر اُٹھائے ہوئے تھمی رہی
پھر اس نے اپنے کانپتے ہوئے چھورے کو بیگناہوں کے خُون میں
ڈبو دیا۔ جاؤ اور اپنے باپ کو چوم آؤ اور شادی کی محفل میں شریک ہو
یہ چلا کر اس نے ان کے تڑپتے ہوئے جسموں کو زمین پر دے ٹپکا۔
بادل زور سے گرجنے لگے۔ جن کی گرج سے سنگ مرمر کے برج ہلنے لگے
اور شعلہ زبان بجلی نے آگ کے تیر برسانے شروع کر دئیے۔ زمین نے اپنا
منہ پھیلا دیا۔ اور یہ تباہی و بربادی کا سارا منظر اُس میں دھنس گیا۔ سب کے
اوپر موت کے سیاہ ہاتھ نے ایک زبردست اور خوفناک چادر کھینچ دی ؛

مسز ہرکورٹ اس کو سُن کر بولیں "۔ واقعی نہایت ہی مؤثر نظم ہے" ؛
ایزابیلا نے کہا "میں جانتی تھی اماں کہ آپ اسے ضرور پسند کرینگی۔
میں تو کہتی ہوں کہ کیا اچھا ہوتا۔ اگر میں نے بھی اس ناٹک کو دیکھا ہوتا"
جب ایزابیلا پڑھنا ختم کر چکی تو مسز ہرکورٹ نے کہا "کیا تم میں سے
کوئی یا دونوں میرے ساتھ آج رات کو تھیئیٹر میں چلنا پسند کرو گی" ؟
ایزابیلا خوش ہو کر چلا اُٹھی "آج رات کو اماں جان" !
مٹلڈا نے ذرا ڈر کر کہا "آج کی رات اماں ؟ لیکن آج صبح تو آپ کا
مزاج نادرست تھا" ؛
مسز ہرکورٹ "۔ اس وقت تو میں بالکل اچھی ہوں میری پیاری ہو کم سے

کہ اتنی اچھی تو ضرور ہی ہوں۔ کہ تم کو لیکر باہر چل سکوں۔ میرے ذریعے سے تم لوگوں کو کچھ تو خوشی ہو۔" پھر مسز ہرکورٹ نے گھڑی دیکھ کر کہا "پیاری مٹلڈا گریس کو آواز دو۔ ہمیں ظاہرداری میں وقت گنوانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وقت بہت کم ہے۔ ہمیں گریس کو کسی طرح مستعد کر لینا چاہئے۔ کہ وہ اپنی کاروائی برق کی تیزی کے ساتھ کرے" ✣

گریس تیزی کے ساتھ کام کرنے کے لئے آمادہ ہی تھی۔ وہ اس بات سے جس کو وہ انتظام کی تبدیلی کہتی تھی بہت خوش تھی۔ بیبیوں کو وہ جلد جلد پوشاک بدلواتی جاتی تھی۔ اور درمیان میں بار بار کہتی جاتی تھی ✣

"صاحبزادیو میں کس قدر خوش ہوں۔ کہ آخر کار آپ آج اپنی والدہ کے ساتھ باہر جا رہی ہیں۔ مَیں نے اپنی بی بی کو آج کی رات سے زیادہ خوش و خرم کبھی نہیں دیکھا" ✣

گریس اپنی کامیابی کی وجہ سے اور نیز یہ خیال کر کے کہ وہ کس قدر کام کی عورت ہے۔ بے انتہا پھرتی سے مصروف تھی۔ اور مسز ہرکورٹ سمجھتی تھیں کہ اس کی جوش سے بھری ہوئی بکواس اس کے سچے دلی خیالات کا اظہار ہے ✣

جب مسز ہرکورٹ ایزابیلا اور مٹلڈا کو لے کر تھیئٹر کو چلی گئیں۔ تو فیوریٹا نے جس کو اس کی ماں نے بیبیوں کے کپڑے بدلنے میں حارج ہونے کے خیال سے سونے کے لئے بھیج دیا تھا گریس کو پکارا۔ اور اپنے کمرے کا روشن دان بند کر دینے کو کہا۔ کیونکہ اس میں سے چاندنی اس کے پلنگ پر پڑتی تھی۔ اور اس کی وجہ سے وہ سو نہ سکتی تھی ✣

فیوریٹا نے کہا "میں چاہتی ہوں کہ اماں نے مجھے تھوڑی دیر اور

بیٹھے رہنے دیا ہوتا۔ کیونکہ مجھے ابھی تو ذرا بھی نیند معلوم نہیں ہوتی" +
گریس نے کہا "مس تم جانتی ہو کہ جب تمھاری معلمہ گھر میں ہوتی ہیں تو تم اس سے بہت پہلے سونے کو بھیج دی جاتی ہو۔ میں تمھیں اٹھنے دیتی اور چاء بھی پلاتی کیونکہ میں اب اپنی چاء پینے جا رہی ہوں۔ لیکن مجھے جرات نہیں ہوتی۔ کیونکہ ......" +

فیوریٹا "کیونکہ کیا؟"

گریس "کیونکہ مس تمھیں یاد ہوگا۔ کہ کیک کے بارہ میں تم نے میرے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا" +

فیوریٹا "لیکن میں تم سے کوئی کیک تو نہیں مانگتی۔ میں تو فقط تھوڑی دیر کے لئے اٹھنا چاہتی ہوں" +

گریس "اچھا پھر اٹھ بیٹھو۔ مگر دیکھو شور نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہربرٹ جاگ جائے" +

فیوریٹا "تو کیا تم سمجھتی ہو کہ ہربرٹ اس بات کو برا خیال کریگا" +

گریس نے آئینہ میں دیکھ کر اپنا لباس ٹھیک کیا اور ذرا اپنا سر اونچا کر کے کہا "میں اس بات کو کچھ نہیں جانتی کہ وہ کیا خیال کریگا۔ لیکن اگر تم کو اس بات کا اتنا زیادہ خیال ہے تو بہتر یہ ہے کہ پھر لیٹ رہو"

فیوریٹا "نہیں میں پھر نہیں لیٹ سکتی۔ میں اپنی جوتی پہن چکی ہوں۔ ذرا ٹھیر جانا گریس میں ابھی تیار ہوئی" +

گریس جو لڑکی کو خوش کرنے کا موقع پا جانے سے خوش ہو رہی تھی اور اپنے دل میں کہتی تھی۔ کہ میں پھر نادان فیوریٹا کی محبت کو اپنی طرف مائل کرونگی بڑی خوشی سے ٹھیر گئی۔ گریس نے اپنی آخری چاء اپنی بی بی

کے لباس خانہ ہی میں پی۔اور اپنی فیوریٹا کے خوش کرنے کے لئے اُس نے سب کچھ لیا +

مسز فین شا کی لونڈی ربیکا بولائی گئی۔ وہ سامنے کی گلی میں رہتی تھی کمرے میں داخل ہوتے ہی اُس نے کہا۔ کہ مس فیوریٹا کو دیکھ کر بڑی ہی خوش ہوئی۔ ایک مدّت ہوگئی جب سے میں نے مس صاحبہ کی جھلکی بھی نہیں دیکھی +

ان دونوں لیڈیز کی تربیت کن گفتگو کو ہم نظر انداز کرتے ہیں مس فیوریٹا جاگتی رہی۔ اور اپنی جھوٹی تعریفیں سنتے رہنے سے وہ ایسی خوش و خرم تھی کہ اس کو اس کا پتہ بھی نہ لگا کہ کتنی دیر ہوگئی ہے۔ وہ برابر یہ ہی درخواست کرتی رہی۔ کہ تھوڑی دیر اَور رہنے دو۔ تھوڑی دیر اَور رہنے دو +

ان لجاجتوں کی ربیکا بھی تائید کرتی رہی۔ اس وجہ سے گریس اس کو نامنظور نہ کرسکی۔ خاص کر اس وجہ سے کہ وہ جانتی تھی۔ کہ جب تک بی بی تھیئیٹر سے واپس نہ آئینگی میڈیم ڈیرازیر کے واسطے گاڑی نہ جائیگی۔ کوچوان نے یہ انتظام محض اپنی آسائش کے لئے کیا تھا۔ اور گھوڑے کے آرام کے سر یہ بات مڑھی تھی +

مسز گریس نے کوچوان کے انتظام پر بھروسہ کرلینے میں بیوقوفی کی۔ کیونکہ میڈیم ڈیرازیر نے جب دیکھا کہ وقت مقررہ پر گاڑی نہیں آئی تو اُنھوں نے کرایہ کی گاڑی منگائی اور مکان پر واپس آگئیں۔ اس وقت گریس ربیکا اور فیوریٹا سب کے سب مسز ہرکورٹ کے لباس خانہ ہی میں تھیں + فیوریٹا اس قدر شور مچا رہی تھی۔ کہ ان لوگوں نے دروازہ پر کھٹکھٹانے کی آواز نہیں سنی +

گھر کی نوکرنیوں میں سے ایک نے گریس کو میڈیم ڈیرازیر کے آجانے کی اطلاع کی اور کہا۔ "مسز گریس وہ گاڑی میں سے ہال کے دروازے پر اُتر رہی ہیں" +

گریس چونک اٹھی۔ فیوریٹا کو اُس نے ایک چھوٹی کوٹھڑی میں چھپا دیا اور تاکید کر دی۔ کہ اگر ذرا بھی آواز نکالی تو خیر نہیں۔ پھر ہاتھ میں شمع لے کر اور بناوٹی مسکراہٹ چہرہ پر بنا کر دو سیڑھیوں کے اوپر میڈیم ڈیرازیر کو روشنی دکھلانے کے لئے جلدی سے لپکی۔ اور بولی "میڈیم صاحبہ بی بی کو یہ سنکر کیسا رنج ہوگا کہ گاڑی آپ کے لئے وقت پر نہیں گئی۔ آپ کے جانے کے بعد وہ ذرا اچھی ہوگئی تھیں۔ دونوں صاحبزادیوں کو ساتھ لے کر تھیئیٹر گئی ہوئی ہیں" +

میڈیم ڈیرازیر "اور ہربرٹ اور فیوریٹا کہاں ہیں؟"

گریس "اپنے بستر پر ہیں میڈیم صاحبہ۔ اور گھنٹوں ہوئے کہ سو رہے ہیں۔ میڈیم صاحبہ کیا میں آپ کے کمرے تک آپ کو روشنی دکھا دوں"؟

میڈیم ڈیرازیر "نہیں۔ مجھے ایک خط لکھنا ہے۔ اور میں مسز ہرکورٹ کے لباس خانہ ہی میں ٹھیرونگی۔ جب تک کہ وہ گھر واپس نہ آئیں" +

گریس "بہت اچھا میڈیم مسز ربیکا یہ میڈیم ڈیرازیر صاحبہ ہیں۔ میڈیم صاحبہ یہ مسز ربیکا مسز فین شا کی خادمہ ہے۔ اور میڈیم صاحبہ جب بی بی گھر پر ہوتی ہیں تو یہ یہاں اکثر آیا کرتی ہے۔ اور ابھی ابھی صاحبزادیوں کے کھینچے ہوئے نقشے دیکھنے کے لئے آگئی ہے۔ بی بی نے مجھ کو اجازت دی تھی کہ جب یہ پہلی دفعہ میرے ساتھ چاء پئیے تو میں اس کو یہ نقشے دکھاؤں" +

میڈیم ڈیرازیر نے یہ خیال کرکے کہ ان امور سے مجھے کچھ تعلق نہیں ہے ان باتوں کو بڑی لاپرواہی سے سنا اور اپنا خط لکھنے بیٹھ گئیں +

گریس کو جب تک کوئی بہانہ مل سکا وہ کمرے میں ادھر کی چیز اُدھر اور اُدھر کی چیز ادھر کرتی رہی۔ آخرکار وہ لباس خانہ سے باہر نکلی۔ لیکن اپنی قیدی کی بابت جس کو اُس نے کوٹھڑی میں بند کیا تھا بڑی تشویش میں تھی +

میڈیم ڈیرازیر نے لکھنے کے درمیان میں خیال کیا کہ انھوں نے ایک یا دو مرتبہ کوٹھری میں سے کوئی آواز سنی۔ اُنھوں نے کان لگاکر سُننا چاہا لیکن پھر کچھ آواز نہ آئی۔ وہ برابر اپنا خط لکھتی رہیں یہانتک کہ مسز ہرکورٹ ایزابیلا اور مٹلڈا گھر واپس آگئیں +

ایزابیلا بہت خوش و خرم تھی۔ اور بڑی لسانی کے ساتھ میڈیم ڈیرازیر سے تھیئیٹر کے متعلق گفتگو کرنے لگی +

مسز ہرکورٹ گاڑی کے لئے بڑی معذرت کرتی رہیں۔ اور مٹلڈا زیادہ تر اس فکر میں پڑی ہوئی تھی کہ کسی طرح سے پتہ لگائے کہ میڈیم صاحبہ کے ساتھ اس کی ماں کے برتاؤ میں کیوں فرق آگیا ہے +

گریس نے جو اس بات سے خوش تھی۔ کہ سب اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں سب کی شمعیں جلدی سے روشن کرلیں۔ اور اس انتظار میں کھڑی ہوگئی کہ یہ لوگ جلدی سے اپنے اپنے کمرے کو چلی جائیں۔ اور اس کو اپنے قیدی کے رہا کرنے کا موقع ملے +

فیوریٹا عموماً ایک مختصر کوٹھری میں سویا کرتی تھی جو گریس کے کمرے سے ملی ہوئی تھی۔ اس لئے لڑکی کو اس کے بستر پر پہنچا دینے کی کوئی وقت

اس کو محسوس نہ ہوتی تھی +

مٹلڈا نے کہا "میں نے سنا۔ ایزابیلا کیا تم نے کوئی آواز نہیں سنی"؟

ایزابیلا نے کہا "آواز؟ نہیں۔ کہاں"! اور وہ پھر باری باری سے اپنی ماں اور میڈیم ڈیرازیر سے بات کرنے میں مصروف ہو گئی۔ وہ دونوں کو اپنی باتوں میں بیحد مشغول کئے ہوئے تھی۔ حالانکہ سب اب آرام کرنے پر مائل نظر آتی تھیں" +

مٹلڈا "ہاں بے شک۔ اس کوٹھری سے میں نے ضرور ایک آواز سُنی" +

گریس کوٹھری اور مٹلڈا کے درمیان حائل ہو کر چلا اُٹھی "میری پیاری مٹلڈا بی بی! کوئی چوہا ہے۔ بس اور کچھ نہیں" +

مسز ہرکورٹ "چوہا! کہاں"؟

گریس "کہیں نہیں بی بی مٹلڈا بی بی کو کوئی آواز سُنائی دی۔ اس پر میں نے کہا چوہے ہونگے اور کوئی نہیں" +

مٹلڈا "سنئے اماں سنئے۔ یہ چوہے کی آواز کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ یہ آواز اُس سے کہیں زیادہ زور کی تھی جتنی کہ چوہے کی آواز ہوتی ہے" +

ایزابیلا نے ہنس کر کہا "کہ گریس تو ڈرنے لگی" +

گریس واقعی زرد ہو رہی تھی اور بے انتہا خوف زدہ معلوم ہوتی تھی +

میڈیم ڈیرازیر نے ایک موم بتی اٹھائی اور سیدھے کوٹھری کی طرف چلی گئیں +

مسز ہرکورٹ "نوکروں کے بلانے کے لئے گھنٹی بجاؤ" +

مٹلڈا نے میڈیم ڈیرازیر کو روک لیا۔ اور ایزابیلا نے جو کہ تھیٹر کے

خواب سے ابھی چونکی تھی بڑے زور سے گھنٹی بجائی +

گریس "پیاری مس ایزا بیلا! اتنے زور سے نہ بجائیے"۔ پھر اُس نے اپنی بی بی سے کہا "اچھی بی بی ڈریئے نہیں۔ مَیں سب بات صاف صاف کہے دیتی ہوں بی بی۔ اس کے اندر کسی کے ڈرنے کی کوئی چیز نہیں ہے فقط مس فیوریٹا ہیں بی بی" +

ہر شخص کے منہ سے ایک ساتھ نکل گیا "فیوریٹا!" سوائے میڈیم ڈیرازیر کے جنھوں نے فوراً کوٹھڑی کا دروازہ کھولا لیکن اس میں فیوریٹا نظر نہ آئی +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "یہاں تو فیوریٹا نہیں ہے" +

گریس چلا اُٹھی "تب تو پھر میں کہیں کی نہ رہی۔ وہ ضرور سیسہ کی چھت پر چڑھ گئی ہوگی"۔ چھت اس جگہ پر بہت تنگ اور نہایت ہی خطرناک تھی +

مسز ہر کورٹ آرام کرسی پر غش کھا کر گر پڑیں۔ میڈیم ڈیرازیر نے ایزا بیلا کو جو کوٹھری میں داخل ہوا چاہتی تھی روکا +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "ایزا بیلا بولو نہیں۔ گریس! کوٹھڑی میں جاؤ اور فیوریٹا کو پکارو۔ میری بات سُنو! آہستگی کے ساتھ پکارنا۔ نہیں تو سچ مچ تم کہیں کی نہ رہو گی۔ کوٹھری میں بغیر شور و غل کرنے کے جاؤ اور فیوریٹا کو آہستگی سے پکارو۔ جب وہ فقط تمہاری ہی آواز سنیگی تو ڈریگی نہیں"۔ یہ سب میڈیم ڈیرازیر نے اس لئے کہا۔ کہ گریس ایسی گھبراہٹ میں تھی کہ پوری بات سُننے کے بغیر ہی وہ لڑکی کو آواز دینے کے لئے دوڑا چاہتی تھی +

گریس سے جیسا کہا گیا تھا۔ اُس نے ویسا ہی کیا۔ اور وہ چند منٹ میں فیوریٹا کو لئے ہوئے کوٹھری سے باہر آئی۔ گریس نے فوراً ایک تقریر اپنی

بریت کے لئے شروع کردی لیکن مسز ہرکورٹ نے باوجودیکہ وہ اب بھی کانپ رہی تھیں جرات کرکے کہا۔" باہر جاؤ گریس اور خود لڑکی سے سچی بات سُننے دو" +

گریس باہر چلی گئی۔ فیوریٹا نے جو کچھ گذرا تھا سب حرف بحرف بیان کردیا۔ اور کہا کہ "جب میں نے سب کی آوازیں لباس خانہ میں سُنیں۔ اور مٹلڈا کو کہتے ہوئے سُنا کہ وہ کوئی آواز سن رہی ہیں۔ تو میں پکڑے جانے کے ڈر سے چھوٹی کھڑکی میں سے جس کو میں اچھی طرح جانتی تھی چھت کی طرف آہستہ سے چلی گئی تھی +

مسز ہرکورٹ نے اب غصّہ میں گریس کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ میڈیم ڈیرازیر نے نرمی سے اُن کے غصّہ کو فرو کیا۔ اور اشارۃً کہا کہ "انصاف کی بات یہ ہوگی۔ کہ کلھ صبح کو اس کا بیان بھی سن لیا جائے" +

مسز ہرکورٹ نے جوش میں کہا۔" آپ ہمیشہ ہی اپنی ہی جیسی رہتی ہیں ہمیشہ اچھی ہیں۔ آپ نے میری بچی کو بچایا۔ اس وقت ہم میں سے آپ کے علاوہ کسی میں استقلال کا پتہ بھی نہ تھا" +

ایزابیلا نے کہا۔" اماں جان آپ کچھ ہی فرمائیں میں نے گھنٹی تو ضرور بجائی تھی" +

بڑی مشکلوں سے میڈیم ڈیرازیر نے ان لوگوں کو جن میں سے ہر ایک کو بہت کچھ کہنا تھا اس بات پر راضی کیا۔ کہ اب اس واقعہ کا ذکر کلھ صبح کو کرینگے۔ اُنھیں یہ خوف تھا کہ فیوریٹا جو وہاں پر موجود تھی۔ ان باتوں سے کوئی اچھا سبق حاصل نہ کریگی جو اس کے بچ جانے کی خوشی میں اس وقت کی جائینگی۔ میڈیم ڈیرازیر نے لڑکی کو شب خوابی کے کپڑے خود ہی پہنائے۔ اور اس بات کی

بڑی خبرداری رکھی۔کہ لڑکی کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کیا جائے کہ گویا وہ ایک بیمار لڑکی ہے۔جو بڑے بھاری خطرہ سے ابھی بچ نکلی ہے +

صبح ہوئی اور گریس اپنی بی بی کے گھنٹی بجانے کی پہلی ہی آواز سننے کے لئے بڑی فکر میں کان لگائے رہی۔لیکن کوئی بھی گھنٹی نہ بجی۔اور جب گریس نے خوابگاہ میں اپنی بی بی کے چلنے پھرنے کی آواز سنی۔تو اس کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے اپنی قسمت کی بُرائی کا خیال کر لیا۔اور اس نے اپنی حکومت کے زوال اور اختتام کی پیشینگوئی کر لی +

گریس نے کہا۔" اگر بی بی خود ہی بلا میری مدد کے اُٹھ سکتی اور کپڑے پہن سکتی ہیں۔تو پھر میرا کام ہو چکا۔لیکن میں ایک اور کوشش کرونگی۔یہ کہہ کر اس نے بڑی ہی خوش مزاجی کے ساتھ اپنی بی بی کے دروازہ پر دستک دی اور اپنے تئیں ایسی شکل میں پیش کیا جیسے اب بالکل تائب ہو گئی ہے۔"بی بی کیا مَیں آپ کی اس وقت کچھ خدمت کر سکتی ہوں"+

"کچھ نہیں گریس تمھاری مہربانی۔ایزا بیلا اور مٹلڈا کو میرے پاس بھیجدو +"
ایزا بیلا اور مٹلڈا آئیں۔لیکن مسز ہرکورٹ نے بالکل خاموشی میں اپنا لباس آپ ہی پہنا۔اور پھر کہا +

"پیاری لڑکیو میرے ساتھ میڈیم ڈیرازیر کے کمرہ میں چلو۔مَیں خیال کرتی ہوں کہ جو بات میں تم سے پوچھنا چاہتی تھی اس کو خود انھیں سے پوچھنا زیادہ اچھا ہوگا۔وہ اُٹھ چکی ہیں نہ"+

مٹلڈا۔" اُٹھ تو چکی ہیں۔لیکن اُنھوں نے ابھی کپڑے نہیں بدلے۔کیونکہ ہم دونوں ابھی انھیں کتاب پڑھ کر سُنا رہے تھے"+

اس پر ایزا بیلا نے اضافہ کیا۔" اور باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔آپ جانتی

ہیں اماں کہ باتیں لوگوں کے کپڑے بدلنے میں کس قدر ہارج ہوا کرتی ہیں" +

میڈیم ڈیرازیر کے دروازہ پر ان لوگوں نے ہربرٹ کو پایا جو سلیٹ پر سوال نکالے ہوئے کھڑا تھا +

مسز ہرکورٹ نے میڈیم ڈیرازیر سے کہا۔"میں اس چھوٹے آدمی کو اندر لیتی آؤں۔ اجازت ہے! ہربرٹ مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔ میں سمجھتی ہوں کہ رات میں نے تمھارے اور تمھارے سائرس کے ساتھ کس قدر بیصبری سے کام لیا۔ لیکن تمھیں یہ امید نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ تمھارے ساتھ ہر شخص ایسی ہی مہربانی کا برتاؤ کریگا جیسی یہ بی بی کرتی ہیں"۔ اور یہ کہہ کر اس کو میڈیم ڈیرازیر کے پاس لے گئیں +

پھر اُنھوں نے سلیٹ کو جس پر سوال نکالے ہوئے تھے میڈیم ڈیرازیر کے سامنے پیش کر کے کہا۔"اس ننھے آدمی کے دل کو اطمینان دلا دیجئے۔ یہ اس وقت ایمانداری اور خوش مزاجی کی تصویر بلکہ مجسم ایمانداری اور خوش مزاجی معلوم ہو رہا ہے۔ مجھے بالکل یقین ہے کہ اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے وہ شرمندہ ہو" +

چھوٹے ہربرٹ کا چہرہ ماں سے تعریف سن کر مارے خوشی کے لال انگارہ ہو گیا لیکن جب اس نے دیکھا کہ مسز ہرکورٹ کی تقریر ختم ہونے کے بعد ہر شخص کی نگاہیں فیوریٹا کی طرف اُٹھ گئیں۔ تو اُس نے اپنے غرور کو روک لیا +

فیوریٹا کمرے کے سب سے آخر کے گوشہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جب ہربرٹ نے اس کی طرف نظر کی تو اس نے اپنا مُنہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ہربرٹ اتنا سمجھ گیا کہ فیوریٹا کسی بات پر ذلیل ہوئی ہے۔ میڈیم ڈیرازیر نے کہا۔ تمھارا جواب بالکل ٹھیک ہے ہربرٹ" +

مٹلڈا نے کہا "ہربرٹ اپنی سلیٹ لے لو"۔ آخرکار اس چھوٹے بھلے آدمی نے اتنی تہذیب سے کام لیا۔ کہ میڈیم ڈیوازیر کے ہاتھ کو ہلکا کر دیا +

مسز ہرکورٹ نے چپکے سے کہا۔ "لڑکے کو باہر بھیج دیجئے" +

میڈیم ڈیوازیر جب لڑکوں کو الگ کر دینا چاہتی تھیں تو کبھی حیلوں کو کام میں نہیں لاتی تھیں۔ انھوں نے ہربرٹ سے کہا۔ "ہربرٹ پیارے کمرے سے ذرا باہر چلے جانا۔ ہمیں کچھ ایسی باتیں کرنی ہیں جسے ہم نہیں چاہتے کہ تم بھی سُنو +

ہربرٹ اگرچہ اس بات کے جاننے کا خواہشمند تھا۔ کہ فیوریٹا کا کیا معاملہ ہے۔ لیکن فوراً ہی یہ کہکر باہر چلا گیا۔ "جب آپ باتیں کر چکیں تو مہربانی کر کے مجھے پھر بلا لیجئیگا نا" +

میڈیم ڈیوازیر نے فیوریٹا کی طرف دیکھ کر کہا "ہم فرانسیسی میں باتیں کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہم کو اس لڑکی پر جو کمرے میں الگ بیٹھی ہوئی ہے اعتبار نہیں ہے۔ اس واسطے جب ہم کو ایسی باتیں کرنی ہوں جن کو ہم چاہتے ہوں کہ لڑکی نہ سُنے تو ہم ایسی زبان میں گفتگو کریں جس کو وہ نہیں سمجھ سکتی" +

مسز ہرکورٹ نے فرانسیسی زبان میں کہا "اس سب انتظام کے بعد میرا چھوٹا چوہا تم سب کو ہنسا دیگا۔ مٹلڈا تم کو اس سے نہ تو کچھ تعجب ہوگا اور نہ تم ویسی ڈرو گی جیسی تم رات ڈری تھیں تمھیں جاننا چاہئیے کہ کچھ آوازوں نے میرے آرام میں بھی خلل ڈالا ہے" +

مٹلڈا سُننے کے لئے اور قریب آکر بولی۔ "اور آوازیں!"

مسز ہرکورٹ نے ہنس کر کہا۔ "ہاں اور آوازیں۔ لیکن جن آوازوں نے میرے آرام میں خلل ڈالا وہ رات کے سناٹے میں ایسے وقت نہیں سنائی

وہی تھیں کہ جب ٹھیک بارہ بج رہے ہوں۔ یہ وقت تو مسٹلڈا ڈر کر ہوش و حواس کھو دینے کے لئے موزوں ہی ہے۔ میری آوازیں تو دن دہاڑے سنائی دیں ایسے وقت جبکہ کُتے بھی جاگنے کے لئے کان پھٹ پھٹاتے ہیں۔ کیا ایزابیلا کل صبح کو جب میں سر کا درد لئے پڑی تھی یہاں ناچنا گانا نہیں ہو رہا تھا"۔

ایزابیلا نے کہا "ہاں اماں۔ ہربرٹ کا ستار بجانے والا لڑکا یہاں آیا ہُوا تھا۔ ہم لوگ اُسے ہربرٹ کا ستار بجانے والا لڑکا اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ چند روز ہوئے ہربرٹ نے اُسے دو پاؤ روٹیاں دی تھیں۔ وہ لڑکا اور اس کا باپ شکرگذاری کے طور پر ہربرٹ کو گانا بجانا سنانے چلے آئے اور ہم سب میڈیم ڈیرازیر صاحبہ کے پاس دوڑے گئے تھے کہ وہ انھیں اندر آنے کی اجازت دیں"۔

مسٹلڈا نے کہا "اماں آپ کے دردسر کا حال ہمیں معلوم تو ہُوا تھا۔ لیکن اس وقت جب کہ وہ بہت کچھ گا بجا چکے تھے۔ اور ہم نے گریس کو ہربرٹ سے سیڑھیوں پر دھما چوکڑی مچانے کی بابت سنا تھا۔ وہ کوٹھے پر صرف ایک مرتبہ میری گانے کی کتاب لینے گیا تھا۔ اور جس وقت گریس نے اُس سے کہا اُسی وقت اُس نے ہم لوگوں سے آکر کہا۔ کہ آپ اچھی نہیں ہیں۔ اس وقت میڈیم صاحبہ نے گانے بجانے کو موقوف کرا دیا۔ اور ہم سبھوں نے ناچنا چھوڑ دیا۔ ہم سب کو اس کا افسوس تھا کہ گریس نے اور پہلے اس کی اطلاع نہ کی کہ آپ بیمار ہیں۔ اس وقت تو دس بلکہ قریب گیارہ بجے کا وقت ہو چکا تھا"۔

مسٹر ہرکوسٹ نے کہا "گریس نے یہ ساری باتیں عجیب طور پر غلط بیان

گیں اور اپنی صلاح اتنی دیر کے بعد دی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس نے یہ صلاح دی ہی کیوں۔ اس نے تمھیں اور تمھاری بہن متلڈا کو میڈیم ڈیرازیر کے ساتھ باہر جانے کی خوشی سے باز رکھا"۔

ایزابیلا نے زور دیکر کہا "ہم لوگوں نے خود اپنے تئیں باز رکھا۔ گریس نے نہیں روکا۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں اماں۔ ہم نے خود ہی چاہا کہ ہم آپ کے پاس گھر پر رہ جائیں۔ فقط ہربرٹ اور فیوریٹا شیروں کے دیکھنے کے لئے جا رہی تھیں"۔

مسز ہرکورٹ "تو تم دونو میڈیم ڈیرازیر کے کہنے سے مکان پر نہیں رہ گئیں تھیں"؟

میڈیم ڈیرازیر نے جس نے اب تک اپنے طریقہ عمل کے ٹھیک ہونے کی بابت کچھ کہنے کی جلدی نہیں کی تھی کہا "ہرگز نہیں۔ جناب آپ کے لڑکے آپ کے ساتھ محبت کا اظہار ہمیشہ اپنی خواہش سے کرتے ہیں۔ میرے کہنے سے نہیں کرتے۔ آپ کی زود فہمی ان دونوں محبتوں میں یقیناً فرق معلوم کر لیتی جن میں سے ایک کا اظہار معلمہ کے کہنے سے ہوتا۔ اور دوسرے کا اصل محبت کی وجہ سے ہوتا"۔

مسز ہرکورٹ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا "میری پیاری میڈیم۔ اب آپ کچھ نہ کہئے۔ آپ ایک سچی دوست ہیں"۔

میڈیم ڈیرازیر اب ہربرٹ کے بلانے کے لئے گئیں لیکن دروازہ کھلنے پر گریس منہ کے بل کمرے میں آگری۔ وہ جھکی ہوئی دراز کے پاس کان لگائے ہوئے تھی۔ اور غالباً اس کے نام کی آواز نے اور ایک آدھ جملوں نے جو انگریزی میں کہے گئے تھے اس کو اپنے خیال میں ایسا مجبور کیا تھا کہ

وہ وقت پر بھاگ جانے کے لئے طیار نہ ہو سکی +

مسز ہرکورٹ نے بڑے اطمینان سے کہا "اُٹھو گریس اور تمہارا جی چاہے تو اندر آ جاؤ۔ ہم کو اس میں ذرا بھی اعتراض نہیں ہے۔ کہ تم ہماری باتیں سنو" +

گریس نے سنبھلنے کے ساتھ ہی کہا "میں اس سے بالاتر ہوں کہ لوگوں کی باتیں سنوں۔ مگر ہاں جب کبھی کوئی اپنا نام سنے اور یہ بھی جانتا ہو کہ اُس کے دشمن بھی ہیں۔ تو یہ قدرتی امر ہے کہ آدمی اپنے بچاؤ کے لئے سُنے" +

مسز ہرکورٹ نے کہا "اور کیا اپنے بچاؤ کے لئے تم اسی قدر کر سکتی ہو گریس" +

گریس نے جواب دیا "بی بی مجھے اتنا ہی کہنا نہیں ہے"۔ اور جب اُس نے دیکھا کہ اب آخری کوشش کا وقت ہے۔ اور دل میں یہ بھی امید باقی تھی۔ کہ اس کی بی بی چلے جانے کی دھمکی پر اپنی چاہتی خادمہ کو رخصت نہیں کر دیگی تو اس نے کہا "میں دیکھتی ہوں کہ اس گھر میں مَیں اور زیادہ مصرف کی نہیں ہوں نہ بڑوں کے کام کی اور نہ چھوٹوں کے۔ نئے آنے والوں نے میری عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اور آپ کے کانوں کو میری طرف سے بالکل بھر دیا ہے پس بی بی اگر آپ فرمائیں تو مَیں اپنے لئے کوئی اور جگہ تلاش کروں" +

مسز ہرکورٹ "تمہاری مہربانی ہوگی گریس" +

گریس "اگر آپ مناسب خیال کرتی ہوں تو بی بی مَیں اسی وقت یہاں سے چلی جاؤں" +

بی بی نے بغیر پیشانی پر ذرا بھی بل لانے کے کہا "اگر تم مناسب خیال کرتی ہو گریس تو بہت اچھا" +

گریس بے تحاشہ رونے لگی۔ اس نے کہا "بی بی میں نے کبھی یہ خیال نہیں کیا تھا کہ نوبت یہاں تک پہنچیگی۔ میں جو اتنے دنوں اس قدر منہ لگی رہی... لیکن بی بی میں آپ پر الزام نہیں رکھتی۔ میرے ساتھ تو آپ سب سے اچھی اور بے انتہا مہربان بی بی رہی ہیں۔ میرا جو کچھ بھی حشر ہو میں اپنے مرتے دم تک آپ کی اور صاحبزادیوں کی بابت خوبیاں ہی بیان کرتی رہونگی"۔

مسز ہرکورٹ "لیکن ہم لوگ جو تمھاری خوبیاں بیان کرینگے غالباً وہ زیادہ نتیجہ خیز ہونگی"۔

گریس ہچکیاں لیتی ہوئی بیچ میں بول اُٹھی "میں جو کچھ بھی کہتی یا کرتی ہوں میرے بدخواہ اُس میں بُرے معنی پہناتے اور اُس کے غلط مطلب بیان کرتے ہیں۔ میں....."۔

مسز ہرکورٹ نے استقلال سے کہا "گریس تم نے میرے یہاں سے چلے جانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور میں بھی چاہتی ہوں کہ تم علیحدہ ہو جاؤ۔ میڈیم ڈیرانزیر نے اور میں نے تم کو سخت ممانعت کی تھی کہ ہماری غیر موجودگی میں لڑکوں میں سے کسی ایک کے کام میں بھی دخل نہ دینا۔ تم نے ان احکام کو بالائے طاق رکھنا مناسب جانا۔ اور اگر تم ہمارے یہاں کچھ دنوں اور رہوگی تو میں دیکھتی ہوں کہ تم لڑکوں کو پہلے نافرمان ہونا سکھاؤگی۔ اور پھر مجھ کو دھوکا دینا"۔

گریس جو اس سخت فیصلے کے لئے بالکل طیار نہ تھی اب نہایت ڈرکر اور بہت عاجزی کے ساتھ اپنی حالت کے درست کرنے اور احکام کی پابندی کرنے کے وعدے کرنے لگی۔ لیکن اس کے وعدے اور معافیاں اس وقت کے سب بے سود تھیں۔ وہ رخصت ہونے پر مجبور کی گئی۔ اور سب آنسوں کے

پہ چلے جانے سے خوش تھے +

فیوریٹا نے چونکہ کم عمر تھی اتنے ہی دنوں میں اس چالاک خادمہ سے دھوکھ دینے کی عادت سیکھ لی تھی۔ جس کی فوراً درستی ناممکن تھی۔ میڈیم ڈیرازیر نے اس کی اصلاح اس طور سے شروع کی۔ کہ پہلے اعتبار نہ ہونے کی تکلیفات اور ذلتیں ذہن نشین کرائیں۔ فیوریٹا کو یہ دیکھ کر شرم آنے لگی کہ سارے گھر میں وہی ایک ہے۔ جس کی حرکات کی نگرانی کی جاتی ہے اور وہ بہت ہی خوش ہوئی جب اس کو رفتہ رفتہ اپنی سچائی کے ثابت کرنے کا موقع ملا۔ اور اعتبار کی خوشیاں نصیب ہوئیں +

گریس کے بد اثر کے دور ہونے کے بعد اس گھر کی زیادہ بہتر حالت رہی لیکن ہمیں ناظرین کی خدمت میں مسز فین شا کے پیش کرنے کی جلدی ہے، مسز فین شا تاش کھیلنے والی بی بی تھیں جنھوں نے ایسے زمانہ میں تعلیم پائی تھی جب عورتوں کے لئے علم ادب کا جاننا یا اُس سے مذاق رکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان کی عمر بڑھتی رہی لیکن یہ اپنے لڑکپن ہی کے اصول اور اُسی زمانہ کی تہذیب کی دلدادہ رہیں۔ عورتوں کی تعلیم میں جواب ترقیاں ہوئی تھیں اُن کو وہ خوفناک ایجادیں سمجھتی تھیں۔ اپنی لڑکی کو اُنھوں نے لندن کے ایک بورڈنگ اسکول میں تعلیم کے لئے داخل کر دیا تھا۔ چونکہ وہاں کا خرچ اعلےٰ پیمانہ پر تھا محض اس لئے مسز فین شا نے اس مدرسہ کو پسند کیا۔ اور وہ بڑے دن کی اور گرمیوں کی چھٹیوں میں ہمیشہ اپنی لڑکی سے مل لیا کرتی تھیں۔ آخر کار جب مس فین شا سولہ برس کی ہوئی تو اس کی عقلمند والدہ کو خیال ہونا شروع ہُوا۔ کہ اب لڑکی کو مدرسہ سے اٹھا لینے اور دنیا میں پیش کرنے کا مناسب وقت ہے۔ مس فین شا فرانسیسی زبان

ضرورت کے موافق بول لیتی تھی۔ اطالیہ زبان کو بھی کسی قدر پڑھ لیتی تھی۔ اور تھوڑی بہی نقشہ کشی بھی جانتی تھی۔ پیانو خاصہ بجالیتی تھی اور جتنا نوعمر لڑکیاں ناچنا جانتی ہیں اتنا ناچنا بھی جانتی تھی۔ جس مدرسہ میں اس نے تعلیم پائی تھی۔ وہاں اس کو یہ بھی بڑی جانفشانی کے ساتھ سکھلایا گیا تھا کہ جو چیزیں گنواری کہلاتی ہیں۔ اُن سے بڑی نفرت رکھے۔ لیکن چونکہ مدرسہ کے دستور العمل کے علاوہ باقی ہر چیز سے وہ ناواقف محض تھی اس وجہ سے وہ نہیں جانتی تھی کہ شائستگی کیا چیز ہے۔ بس وہ اتنا جانتی تھی کہ سیکسبری منزل میں کیا چیز گنواری سمجھی جاتی ہے اور کیا چیز شریفانہ۔ اور ہر موقع پر مسز سیکسبری کا ارشاد کیونکہ اس کے مدرسہ کی اُستانی کا نام یہ ہی تھا۔ بطور لا کلام سند کے پیش کردیا کرتی تھی۔ اس بات کے سوچنے کے بغیر کہ کیا صحیح ہے۔ اور کیا غلط وہ بڑی شوخی کے ساتھ ہر امر کی بابت فیصلہ سنا دیا کرتی تھی۔ اور دل میں اس کا پورا یقین رکھتی تھی۔ کہ جس کسی نے بالکل مثل میرے تعلیم نہ پائی ہو وہ نہ کچھ جان سکتا ہے۔ اور نہ کچھ سیکھ سکتا ہے۔ وہ اپنی ماں کو بھی ایک کم درجہ کا آدمی سمجھتی تھی جو کہ شریفانہ ہنروں سے مُعرا ہے۔ اس کی ماں اس کو کمال کا نمونہ سمجھتی تھیں اور خیال کرتی تھیں کہ ایسے پورے طور کا باکمال بے انتہا بڑی تنخواہ دار استادوں ہی کے ذریعہ سے بن سکتا ہے۔ اس کو بس یہ خوف تھا کہ اُس کی پیاری جین کہیں ضرورت سے زیادہ پڑھی لکھی نہ ہو جائے +

مسز ہرکورٹ ایزا بیلا اور مسٹلڈا کو لے کر مس فینن شا سے ملنے کو گئیں۔ جب اُنھوں نے سُنا کہ ان کی صاحبزادی گھر پر آئی ہوئی ہیں + مس فینن شا سیدھی اور اینٹھی ہوئی تصویر کی طرح داخل ہوئی۔ ہر شخص آپ سے آپ دیکھ سکتا تھا کہ کمرے میں داخل ہونے کے وقت اُس

کی تمام توجہ اس امر پر مبذول تھی۔ کہ وہ اپنے سر کو کس طرح رکھتی ہے۔ اور کہنیاں کس حالت میں رہتی ہیں۔ اس کے جسم نے ساری معمولی اور غیر معمولی تکلیفیں پیٹھ کے تختے کالر گلوبند وغیرہ وغیرہ کی برداشت کی تھیں۔ اپنے داخل ہونے سے دس منٹ بعد تک اس نے کسی قدر حیرت اور ذلت کی نظر سے ایزابیلا اور مٹلڈا کو دیکھا۔ کیونکہ جس خاص طرح سے اس کو سکھلایا گیا تھا کہ نوجوان لڑکیوں کو اور لوگوں کے سامنے بیٹھنا چاہئے ٹھیک اس طرح سے ان میں سے ایک بھی بیٹھی نہ تھی۔ ایزابیلا ایک نقشہ دیکھنے کے لئے اُٹھی۔ مس فین شا اس کے ایک ایک قدم کو دیکھتی رہی۔ اور اُس نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ مس ہرکورٹ کی چال ایسی نہیں جس سے معلوم ہو۔ کہ وہ کبھی بھی سیکسبری منزل میں رہی ہوں ت مٹلڈا نے اس سیدھی صورت کو جو اُس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی باتوں میں مصروف کرنا چاہا۔ لیکن اس صورت کے پاس بات کرنے کے لئے کوئی مضمون ہی نہ تھا زیادہ سے زیادہ جو مٹلڈا اس کو بلوا سکی وہ چند دو حرفی لفظ تھے۔ کہ جو بڑی ہی سنجیدگی کے ساتھ زبان پر لائے گئے۔ کیونکہ سیکسبری منزل میں اس نوجوان لڑکی کو سکھلایا گیا تھا۔ کہ جب غیروں کے سامنے پیش کی جائے تو خاموشی محض اختیار کئے رہے۔ لیکن وہ اس رکے رہنے کا معاوضہ اس طرح کرتی کہ جب وہ اپنے ساتھیوں میں ہوتی تو کھلکھلاتی رہتی۔ اور ایسی بیہودہ گوئی میں مصروف رہتی۔ کہ اس کو مشکل سے گفتگو کہا جا سکتا ہے +

خاموش مس فین شا اس ڈھب سے بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ اُس کے ناچنا سکھانے والے اُستاد کی تعریف کرنی چاہئے۔ اس عرصہ میں مسز فین شا مسز ہرکورٹ سے ان بیحد مصارف کا بیان کرتی رہیں جو اُنھیں اپنی لڑکی کی تعلیم میں اُٹھانے پڑے تھے۔ اگرچہ وہ اپنے سابق کے اصول پر قائم تھیں تو بھی ان کو

کو پڑھنے لکھنے کی جس کے اندر وہ علم ادب کو بھی داخل کرتی تھیں بالکل ضرورت نہیں۔ تاہم عام رواج نے ان کو یقین دلا دیا تھا۔ کہ نوجوان لڑکیوں کے لئے ہنروں کا حاصل کرنا بہت مناسب ہے۔ وہ بھی صرف اس خیال سے کہ ان کا عام رواج ہے۔ وہ ان کو اس لحاظ سے ذرا بھی ضروری خیال نہیں کرتی تھیں کہ وہ ہنر فی نفسہ مشغول رہنے کے لئے عمدہ چیزیں ہیں ✤

مس فین شا نے جیو پیٹر (قدیم رومیوں کا سب سے بڑا دیوتا) کے سر کی تصویر حال ہی میں کھینچی تھی۔ اس کو دیکھ کر ایزابیلا نے اس کی بڑی تعریف کی۔ اور مسز ہرکورٹ نے اس کو عاریتاً ایزابیلا کے نقل اتارنے کے لئے مانگ لیا۔ اگرچہ مس فین شا دل میں یقین کئے ہوئے تھی کہ جس نے سیکسبری کے ڈرائنگ ماسٹر سے نقشہ کشی نہ سیکھی ہو وہ کامیابی کی امید رکھ کر جیو پیٹر کے اس سر کی نقل نہیں اُتار سکتا ✤

میز کے اوپر ایک سینے پرونے کا چھوٹا سا خوبصورت صندوقچہ رکھا ہوا تھا۔ اس پر مٹلڈا کی نظر جا پڑی اور اس نے اس خاموش مورت سے دریافت کیا۔ کہ یہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ خاموش مورت نے کل کی طرح سے اپنا سر اس جانب پھیرا لیکن اس بارہ میں کوئی جواب نہ دیکی۔ لیکن مسز فین شا نے جواب دیا۔ کہ انھوں نے اس صندوقچہ کو ذہانت کی صناعیوں کی دُکان سے خریدا تھا۔ اور اس قسم کے صندوقچہ کے منتخب کرنے کی وجہ یہ ہوئی تھی۔ کہ لیڈی این نے اس کے خریدنے کی سفارش کی تھی ✤

"لیڈی صاحبہ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا۔ کہ یہ ایک قسم کی نئی دستکاری ہے۔ جس کو کسی غریب لڑکے نے ایجاد کیا ہے۔ اور جس پر لیڈی صاحبہ

مربیانہ شفقت فرماتی ہیں۔ اور مس ہرکورٹ اس کی بابت آپ سے لیڈی صاحبہ میری بہ نسبت زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کر سکتی ہیں"۔ اور پھر مسز فین شا نے اپنا ایک کشیدہ نکال کر دکھلایا۔ اور کہا کہ دیکھئے مجھ کو اپنے کام میں اس حد تک پہنچنے میں کتنی مشقت اُٹھانی پڑی ہو گی +

اس ملاقات کا باقی حصہ اُن نقصانوں کے بیان میں صرف ہوا جو مسز فین شا نے تاش کھیلنے میں ہار کر اٹھایا تھا۔ اور نیز مسز ہرکورٹ کو اس بات کی تاکید کرنے میں صرف ہُوا۔ کہ آپ مس ایزا بیلا اور مٹلڈا کو سیکسبری منزل میں اپنی تعلیم پوری کرنے کے لئے ضرور بھیجئے +

مسز ہرکورٹ کو اس خیال سے کسی قدر خوف سا ہُوا۔ کہ ان کی لڑکیاں مس فین شا کے برابر لیاقت میں نہ ہونگی۔ لیکن خود اُن کے لئے اور میڈیم ڈیرا زیر کے لئے یہ اُچھا ہُوا۔ کہ ان کو ان لڑکیوں کی قابلیتوں کا مقابلہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اور ان کو اپنی رائے جلد بدل لینی پڑی +

تھوڑے دنوں کے بعد مسز فین شا مع اپنی صاحبزادی کے بازدید کے لئے آئیں۔ مسز ہرکورٹ نے اتفاق سے اُس دنیا کے نقشہ کا ذکر کیا جس پر ایزا بیلا رنگ چڑھا رہی تھی۔ مس فین شا نے اس کے دیکھنے کی درخواست کی۔ اور وہ مسز ہرکورٹ کے کپڑا بدلنے کے کمرے میں جہاں وہ لٹک رہا تھا دیکھنے کے لئے گئی۔ اس کا اپنے تئیں ایزا بیلا اور مٹلڈا کے ساتھ مجمع سے باہر پانا تھا۔ کہ خاموش مورت باتونی بن گئی طلسم جو کچھ کہ تھا ٹوٹ گیا یا اُلٹ گیا۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ زبان قینچی کی طرح چلنے لگی +

مٹلڈا کے کُرۂ دنیا کی طرف ذلت کی نظر سے دیکھ کر اُس نے کہا

اُہو۔ یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے۔ لیکن ہمارے سیکسبری منزل میں تو ایسی
کوئی چیز نہیں ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ مسز ہرکورٹ نے تم دونو کو
سیکسبری منزل میں کیوں نہ بھیجا۔ ہر شخص جو اتنی وسعت رکھتا ہے اپنی
لڑکیوں کو آج کلھ سیکسبری منزل میں بھیجدیتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہاں کا
خرچ بہت بڑا ہے۔ ہم سب کے پاس چاندی کے کانٹے تھے۔ اور
ساری چیزیں اعلےٰ پیمانہ پر تھیں۔ اور مسز سیکسبری گاڑی بھی رکھتی ہیں۔ مَیں
تمھیں یقین دلاتی ہوں۔ کہ وہ اور مدرسہ کی استانیوں کی طرح نہیں ہیں۔ تم
لوگ اپنی ماں سے درخواست کرو۔ کہ وہ تمھیں کچھ نہیں تو اس کے نام
کے خیال سے ایک سال کے واسطے سیکسبری منزل میں بھیجدیں۔ کیوں"؟

مٹلڈا نے جواب دیا "نہیں ہم لوگ تو میڈیم ڈیرازیر کی نگرانی میں
بہت خوش ہیں"+

مس فین شا۔ "ہاں لے لو۔ یہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔ اماں نے کہا تھا
کہ تھوڑے دنوں سے تمھارے یہاں ایک فرانسیسی معلمہ آئی ہوئی ہے۔
اور سیکسبری منزل میں ہمارا فرانسیسی پڑھانے والا استاد کتنا سخت اور
چڑچڑا تھا جب کوئی صیغوں میں غلطی کرتا تمھارے لئے یہ بہت غنیمت ہے
ہے۔ کہ تمھاری معلمہ چڑچڑی نہیں ہیں۔ کیا وہ تم کو بہت سخت سخت مشقیں
دیتی ہیں۔ ذرا مجھے اپنی مشقوں کی کاپی تو دکھانا۔ تو میں بتادونگی کہ یہ ٹھیک
قسم کے ہیں یا نہیں یعنی یہ وہی ہیں یا نہیں جو ہمارے سیکسبری منزل میں کرائی جاتی ہیں"+

مس فین شا نے ایک کتاب اٹھا کر کھینچ لی جس میں ایک کاغذ نظر آرہا
تھا۔ اُس نے سمجھا کہ اس پر فرانسیسی کی مشق ہوگی +

"لاؤ اسے مجھے دکھلاؤ تمھاری معلمہ کے دیکھنے سے پہلے میں تمھارے

لئے اس کی غلطیاں درست کر دوں جسے دیکھ کر وہ کتنا تعجب کریگی" +
مٹلڈا نے کہا۔ کہ "میڈیم ڈیرا زیرا سے دیکھ چکی ہیں۔ لیکن مس فین شا نے لپک کر اس کے ہاتھ سے کاغذ چھین لیا"۔ یہ امیلی کی گفتگو کے ایک حصہ کا ترجمہ تھا جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں +
مس فین شا نے کہا "ایسی کتابیں ہماری سیکسبری منزل میں ایک بھی نہیں" +
اُسے یہ دیکھ کر تعجب ہُوا۔ کہ مٹلڈا کا ترجمہ بالکل صحیح تھا +
اس نے کہا "کیا تم مضمون بھی لکھتی ہو۔ سیکسبری منزل میں ہم کو ہمیشہ ہفتہ میں ایک مرتبہ مضمون لکھنا ہوتا تھا۔ مجھے تو اس سے سب سے زیادہ نفرت تھی۔ کیونکہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ کیا لکھوں۔ مجھے یاد ہے اس کی وجہ سے تو مجھے لکھنے ہی سے نفرت ہو گئی تھی۔ لیکن خیر اب تو یہ سب بکھیڑا ختم ہو چکا۔ خدا کا شکر ہے کہ مضمونوں۔ فرانسیسی خطوں مشقوں۔ ترجموں اور ایسے ہی اور مصیبت کے کاموں سے میرا پیچھا چھوٹا۔ مَیں نے اب ہمیشہ کے لئے مدرسہ چھوڑ دیا اور اب میرا جو جی چاہے وہ کروں۔ مدرسہ میں پڑھنے سے ایک تو یہ فائدہ ہے۔ کہ کبھی نہ کبھی اس میں پڑھنا ختم ہو جاتا ہے۔ اور نجات مل جاتی ہے۔ لیکن تم لوگ جن کے گھروں پر اُستانیاں اور پڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اُن کو تو ہمیشہ ہی لگے رہنا ہوتا ہے۔ اور پھر چھٹیاں بھی کبھی نہیں ہوتیں۔ اور تمھارے پاس مدرسہ کے بعد والے گھنٹے بھی نہیں ہوتے۔ صبح سے شام تک تم کو پیستے رہنا پڑتا ہے۔ مجھے اس سے تو ساری چیزوں سے زیادہ نفرت ہے۔ سیکسبری منزل میں جب ہم اپنا کام ختم کر لیتے تھے

اور حرفوں اور نقشہ کشی کی مشق کر لیتے تھے۔ اور تھوڑا سا گانا بجانا اور ایسی ہی چیزوں کی مشق کر چکتے تھے تو پھر ہم جتنا چاہتے سُست پڑے رہتے اور مدرسے کے گھنٹوں کے بعد جو چاہتے کرتے۔ تم جانتی ہو یہ بات کتنی اچھی ہے۔ میں تمھیں یقین دلاتی ہوں۔ کہ تم بیکسبری منزل میں ہونا بے انتہا پسند کرو گی" +

ایزابیلا اور مٹلڈا جن کو سُست پڑے رہنا پسندیدہ کاموں میں سے معلوم نہیں ہوتا تھا نہ وہ اپنی تعلیم کو ختم کر چکنا۔ اور پھر اپنی ترقی کے خیال کو بالائے طاق رکھ دینا اچھا جانتی تھیں مس فین شا کے آخری نتیجہ سے اتفاق نہ کر سکیں۔ اُنھوں نے کہا کہ "ہمیں تو چھٹیوں کا نہ ہونا کچھ گراں نہیں گذرتا"۔ اس پر مس فین شا نے تعجب سے گھورا۔ اور جب اُنھوں نے یہ کہا۔ کہ "ہم کو محنت کا کوئی کام بھی نہیں دیا جاتا۔ اور ہم بیکار رہنے سے کام میں لگے رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں"۔ تو مس فین شا ہنس دی۔ اور طنزاً بولی "تمھیں اس وقت اس طرح سے بات کرنے کی ضرورت نہیں چاہیے تمھاری مُعلّمہ کہیں قریب موجود ہوں۔ مَیں کوئی لُتری نہیں ہوں کہ تمھاری بات دوسروں سے کہتی پھروں" +

ایزابیلا اور مٹلڈا جو بات کرنے کے دو طریقے نہیں جانتی تھیں اس بدتہذیبی کی تقریر سے یک گونہ ناراض ہوئیں +

مس فین شا نے کہا "نہیں میں امید کرتی ہوں کہ میرے اس کہنے سے تم نے اس وقت بُرا نہ مانا ہو گا۔ تم جانتی ہو کہ جب ہم اکیلے ہوں تو اس وقت جو کچھ بھی دل میں ہو زبان پر آجاتا ہے۔" پھر کھڑکی میں سے دیکھ کر بولی "دیکھنا یہ خوبصورت گاڑی جس پر تاج بنا ہوا ہے

کس کی ہے۔ ہیں یہ تو تمھارے ہی دروازہ پر ٹھیری۔ چلو چلو نیچے چلیں۔ میں کمرے میں جانے سے جب لوگ بیٹھے ہوئے ہوں ذرا بھی نہیں ڈرتی کیونکہ سیکسبری منزل میں ہم کو ایسے وقت میں کمرے کے اندر جانا سکھایا گیا ہے اور مسز سیکسبری کہتی ہیں۔ کہ ایسے موقع پر شرمانا بالکل گنوارپن ہے۔ میں تمھیں یقین دلاتی ہوں یہ سب عادت پر منحصر ہے۔ میرا بھی مس مٹلڈا کی طرح ہر منٹ میں ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا لیکن سیکسبری منزل میں رہتے ہوئے بہت دن نہیں گذرے تھے کہ یہ کیفیت جاتی رہی" +

ایزابیلا کو جس نے اس زمانہ میں ایک باپ کی اپنی بیٹیوں کو نصیحت پڑھا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر گریگری کی رائے یاد آئی۔ کہ لڑکی کا جب شرم سے رنگ بدلنا موقوف ہو جائے تو اس کے حسن کی سب سے بڑی خوبی رخصت ہو چکتی ہے۔ لیکن اتنا اس کو موقع نہ ملا کہ مٹلڈا کی حمایت میں وہ اس قول کو پڑھ سکتی۔ کیونکہ مس فین شا کوٹھے پر سے نیچے جا پہنچی۔ اور ایزابیلا کو اس کے پاس پہنچنے سے پہلے یہ بھی یاد آ گیا کہ مس فین شا کو اس کی اس خوبی کے اس قدر جلد جاپ چلنے کی خبر دینا کچھ تہذیب کی بات نہیں ہے +

اس گاڑی میں جس نے مس فین شا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا لیڈی این تھیں۔ اور چونکہ کمرہ باہر کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے اس نوجوان لیڈی کو اپنی خوش رفتاری دکھلانے کا جس کو اس نے اس قدر خرچ کر کے سیکھا تھا بے انتہا اچھا موقع تھا۔ بہت سے صبح کے ملنے والے مسز ہرکورٹ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور اُن کا خاصا بڑا حلقہ بنا ہوا تھا۔ مس فین شا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس حلقہ کو اطمینان کی نظر سے دیکھا +

مسز فین شا اپنی لڑکی کے آنے کے وقت برابر مسز این کی آنکھوں کو دیکھا کیں لیکن مسز این پر بظاہر سیکسبری منزل کی عارضی ٹیپ ٹاپ کا بہت اثر نہیں ہُوا۔ ان کی آنکھیں مس فین شا پر ایسی خوبیوں کی تلاش میں پڑیں جو کم مصنوعی اور زیادہ دل پسند ہوں +

مس فین شا نے اب اپنا چہرہ اور نشست کا طریقہ ایسا بنا لیا تھا جو مجمع کے لئے موزوں تھا۔ اور وہ عاقلانہ خموشی برت رہی تھی۔ لیڈی این نے ایزا بیلا اور مٹلڈا سے گفتگو شروع کر دی تھی۔ یہ لڑکیاں اپنے جسموں ہی کے خیال میں بالکل محو معلوم نہیں ہوتی تھیں +

ڈاکٹر ایکس نے اس لیڈی کو میڈیم ڈیرازیر کے شاگردوں کے متعلق اچھی رائے قایم کرنے کے لئے اسی وقت تیار کر دیا تھا جب اُنھوں نے زیلیو کو کتاب کے متعلق ایزا بیلا کی رائے ان سے مفصل بیان کی تھی۔ اچھی سمجھ کا آدمی جس میں دوسروں کی ہمّت کے بڑھانے کا مادہ ہو آسانی سے نوعمروں کی قابلیتوں کا پتہ لگا سکتا ہے۔ اور ان کے متوجہ ہونے کے طرز طریقے اور بات کرنے کے طرز سے بہت جلد ان کے مزاج اور سمجھ کی نسبت ایک رائے قائم کر سکتا ہے +

مس فین شا بجائے اس کے کہ اپنی قابلیت بڑھانے کے خیال سے ایک پُر مغز گفتگو کو کان دھر کر سُنتی اُسی بے توجہی کے ساتھ بیٹھی رہی جیسے تھیئٹر میں اناڑی ایکٹرس اس وقت بالکل بے توجہ رہتی ہے جب دوسرے ایکٹر اپنا کام کرتے ہوتے ہیں +

کمرے کے سب سے دور کونے میں ایک مختصر سی میز پر ایک کتابوں کی الماری دھری ہوئی تھی جس میں چند کتابیں رکھی تھیں۔ ایزا بیلا اور مٹلڈا

ان کو آج کل مس ڈیرا زیر سے پڑھا کرتی تھیں۔ مس فین شا نے میز کی طرف دیکھ کر طنز آمیز مسکراہٹ سے کہا "نوعمر لڑکیو! میں دیکھتی ہوں کہ تم بڑی ہی پڑھنے والی ہو۔ ذرا ہم لوگ بھی تو دیکھیں کہ تم لوگ کیا پڑھا کرتی ہو"۔

مس فین شا یہ دکھلانے کے لئے کہ اُس کی رفتار کیسی اچھی ہے کمرے کے دوسرے سرے تک گئی۔ اور ایک کتاب اُٹھالی۔

"اپنی اپنی پسند مصنفہ ایلسن یہ تو اچھی کتاب ہوگی میں کہہ سکتی ہوں لیکن ہیں۔ یہ کیا ہے مس ایزابیلا" اخلاق پر خیالات مصنفہ اے سمتھ* ماشاء اللہ۔ یہ تو عجیب و غریب کتاب ہوگی۔ ایک سنار کی تصنیف۔ ایک معمولی سنار"۔

ایزابیلا نے نہایت نیک دلی سے کتاب کا سرورق دکھلاکر جس پر مصنف کا نام آدم سمتھ لکھا ہوا تھا اس کو اور حماقت کے خیالات ظاہر کرنے سے روکا۔

مس فین شا نے کہا "اوف۔ اے آدم کے بجائے لکھا ہوا ہے۔ ٹھیک تو ہے۔ میں سمجھی تھی کہ یہ ایک سنار ہے"۔

اس کی ماں جس نے لوگوں کے چہروں کو دیکھ کر تاڑ لیا تھا کہ میری بیٹی نے کچھ غلطی کی ہے لیکن اتنا کافی علم نہیں رکھتی تھی کہ غلطی کو سمجھ سکتی یہ بولی "ہاں میری پیاری! اور فرض کرو۔ کہ اس کو کسی سنار ہی نے تصنیف کیا ہے۔ تو اس میں کون تعجب کی بات ہے۔ آج کل کے زمانہ میں کبھی سنار کا کتاب تصنیف کرنا کچھ زیادہ عجیب نہیں۔ بلکہ ایک لوہار اور بڑھئی تک کا

---

* لفظ سمتھ کے معنی انگریزی میں لوہار یا سنار کے ہیں۔

مجھے یاد ہے بہت دن نہیں ہوئے کہ مجھ سے ایک معمولی شاعر والے کی نظم کی بابت چندہ دینے کی درخواست کی گئی تھی"۔

لیڈی این نے پوچھا۔ "آئرش شاعر کابل والا؟"

مسز فین شا "ہاں مجھے یاد آتا ہے کہ لوگ اسے یہی کہتے تھے۔ اور میرا تو سچ مچ ارادہ ہوگیا تھا۔ کہ میں بھی اپنا نام چندہ کی فہرست پر لکھ دوں کیونکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ آپ کا نام بھی چندہ دہندگان کی فہرست میں درج تھا"۔

لیڈی این نے کہا۔ "ہاں۔ اُس کی نظم ہے بھی بہت اچھی"۔

مسز فین شا۔ "میں بھی ایسا ہی خیال کرتی ہوں۔ اُس کے مجموعے میں بہت سی نہایت اچھی اچھی نظمیں ہیں"۔ پھر مسز فین شا نے شکایت کے طور پر کہا "لیکن اس زمانہ میں تو روز ہی ایک نہ ایک اچھی تصنیف کے شائع ہونے کی خبر ملتی رہتی ہے۔ آج کلھ میں سمجھتی ہوں کہ سبھی لوگ لکھتے ہیں"۔

لیڈی این نے کہا۔ "اور پڑھتے بھی ہیں"۔

مسز فین شا نے کہا۔ "ہاں اور پڑھتے بھی ہیں۔ اب تو جہاں کہیں آ جائے پڑھی لکھی لیڈیاں ملتی ہیں۔ جو کہتی ہیں۔ کہ ہم تاش کبھی نہیں کھیلتے۔ مجھے تو یقین ہے۔ کہ ایسی بیبیاں ملنے جلنے کے بالکل قابل نہیں"۔ پھر انھوں نے اپنی بیٹی کو مخاطب کر کے کہا۔ "جین میں امید کرتی ہوں۔ کہ تم پڑھنے والی لیڈی بننے کا خبط اپنے دماغ میں نہ پیدا کرو گی"۔

مس فین شا نے کہا۔ "اوہ خدا کی پناہ نہیں سیکسبری منزل میں ہم کو پڑھنے کا اتنا وقت کہاں ملتا تھا۔ ہم تو اپنے استادوں ہی کے ساتھ

اس قدر مصروف رہتے تھے۔ تاہم ہمارے لئے ایک انگریزی کے استاد تھے جو ہم کو خوش بیانی سکھاتے تھے۔ کیونکہ آج کلھ بلند آواز سے اچھی طرح پڑھنے کا رواج بہت ہو گیا ہے"۔ پھر اس نوجوان لیڈی نے جس کی مصنوعی کم سخنی لیڈی این کو اپنی قابلیت دکھلانے کی سخت خواہش کے مقابلہ میں ٹھیر نہ سکی ایزابیلا کو مخاطب کر کے کہا "مس ہرکورٹ کیا انگریزی کتابیں فرانسیسی معلمہ سے پڑھنا تعجب انگیز نہیں ہے"۔ مس فین شا نے دیکھا تھا کہ جب ایزابیلا اور مٹلڈا کچھ کہتی تھیں تو لوگ خوش ہو کر سنتے تھے۔ اب اس نے بھی سوچا تھا کہ جب مَیں بولونگی۔ تو خوبی میں مَیں ان دونوں سے ضرور ہی بڑھ جاؤنگی +

مسز ہرکورٹ نے اُس کی بات کا جواب دیا۔ "کہ میڈیم ڈیرازیر نہ صرف انگریزی پڑھتی اور بولتی ہی نہایت عجیب خوبی سے ہیں۔ بلکہ ان کو انگریزی علم ادب کی عام واقفیت بہت بڑی ہے" +

مس فین شا نے الماری پر سے ایک کتاب اٹھا کر کہا "اوہ۔ یہاں چند فرانسیسی کتابیں ہیں۔ جرنل اینز ینجر۔ خدا کی پناہ۔ کیا تم اس میں سے ترجمہ کرتی ہو مس ایزابیلا"؟

مسز ہرکورٹ نے کہا "نہیں۔ میڈیم ڈیرازیر کلھ اس کو نیچے لیتی آئی تھیں۔ ہیوم نے ایک مضمون تواریخ کی تعلیم پر عورتوں کو خاص طور سے مخاطب کر کے لکھا ہے۔ یہ مضمون ہم لوگوں کو دکھانا چاہتی تھیں۔ میڈیم ڈیرازیر کہتی ہیں کہ ہیوم کے مضامین جو چند مرتبہ پچھلے زمانہ میں طبع ہوئے ہیں اُن میں یہ مضمون نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ یہ عجیب بات ہے کہ یہ مضمون فرانسیسی ترجمہ کی بدولت اب تک باقی بچ گیا" +

ایزابیلا نے کہا۔ کہ اس مضمون میں ایک بڑا دلچسپ ذکر ایک لیڈی کا ہے۔ جنھوں نے ہیوم سے کوئی قصہ کہانی کی کتاب عاریتاً مانگی تھی۔ اس نے انھیں پلوٹارکس لائیوز دیدی جس کو انھوں نے اس وقت تک بہت دلچسپ پایا جب تک ان کو یہ نہ معلوم ہوا کہ اس میں سچے قصے ہیں قیصر اور سکندر کے نام آتے ہی انھوں نے کتاب واپس دیدی" +

مسز فین شا کو تعجب ہوا کہ لیڈی این نے اس مضمون کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور اس بات پر مایوسی ہوئی۔ کہ لیڈی صاحبہ نے اس بات پر کچھ توجہ نہیں کی کہ مس فین شا نے کس عمدگی سے کتاب لیجا کر پیش کی +

مسز فین شا نے اس امید سے کہ اپنی لڑکی کے لئے کسی اچھے مضمون کی طرف روئے سخن پھیرا جائے کہا "مس مٹلڈا۔ بتانا۔ کیا وہ کوئی نقشہ اشی کا کام ہے" +

مس فین شا نے چلا کے کہا "او خدا کیلئے براہ مہربانی ذرا ایک نظر مجھے بھی دکھانا۔ اور یہ کہکر اسنے فوراً ہی کاغذ کو لیکر کھول ڈالا۔ اگرچہ مٹلڈا نے اسے یقین دلایا کہ یہ کوئی نقشہ کشی کا کام نہیں ہے یہ ہوگارتھ کی کھینچی ہوئی ایک دیہاتی ناچ کی تصویر تھی جس کو اس نے اپنی کتاب "خوبصورتی کی تشریح" کے شروع میں لگایا تھا +

مس فین شا جو ہر چیز کو جسے اس نے سیکسبری منزل میں نہ دیکھا ہو عجیب و غریب کہہ دیا کرتی تھی بولی "یہ تو عجیب ہی چیز ہے" +

پھر بغیر اس بات کے لئے رکنے کے کہ وہ تصویر میں مذاق کی بے انتہا باتوں پر نظر کرتی یا ذہانت کے امور کو دیکھتی کہنے لگی "۔ بھلا یہ بھی کسی بھلے آدمی کے کرنے کی بات تھی۔ کہ اس قدر عامیانہ تصویر کھینچ ڈالی۔ چھوٹے درجہ کے مذاق سے تو لوگ اب نفرت کرتے ہیں" +

پھر یہ بتانے کی جلدی میں کہ مجھ کو لباس کے طرز و انداز میں درک ہے

بول اُٹھی ’’اگلے زمانہ میں لوگوں کو لباس کا مذاق بالکل نہ تھا۔ اب کسی کو مشکل سے یقین آئیگا۔ کہ یہ چیزیں کبھی بھی پہنی جاتی تھیں‘‘ +

مسز فین شا کو اگلے آدمیوں کے مذاق پر یہ حملہ ناگوار گذرا۔ اور اگرچہ وہ اپنی لڑکی کی کسی راے سے اختلاف نہیں کیا کرتی تھیں۔ لیکن اس وقت ان سے کرتوں۔ لمبی صدریوں۔ اور وہیل کی ہڈی کے محرموں کی حمایت میں چند الفاظ کہے بغیر نہ رہا گیا۔ اور اُنھوں نے ہوگارتھ کی تصویروں میں سے ایک کے حاشیہ پر محرموں کی ایک قطار دکھلایا۔

مس فین شا نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک جن کو تہذیب میں ذرا بھی دخل ہے لڑکی کا ماں کے مقابلہ میں ور رہنا کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا جائیگا۔ اُس نے محرموں کی بابت اپنی ماں کی طرفداری پر حقارتاً قہقہہ لگایا۔ اور لمبی صدریوں کی بابت کہا۔ کہ یہ تو بالکل عجیب بات ہوگی۔ اگر کوئی ان کو پسند کرے +

مسز ہرکورٹ نے بیچ میں دخل دیکر کہا ’’کون جانتا ہے۔ آج کل کی چھوٹی صدریاں شاید اب سے بیس برس بعد تصویروں میں بدنما معلوم ہونے لگیں‘‘ +

مس فین شا اپنی ماں کے خواہ مخواہ کے اصرار پر جو انھیں اپنی راے پر تھا گرم ہوگئی۔ اور اب اپنی مصنوعی تہذیب کو بالکل بھول گئی۔ اور اس طرح باتیں کرنے لگی جیسے وہ اپنی ہم مکتبوں سے اس وقت باتیں کرتی جبکہ وہ اپنے ہی گروہ میں ہوتی +

اُس نے ایزابیلا اور مٹلڈا سے اپنی داد چاہی اور کہا ’’کوئی شخص جو ذرا بھی مصوری سے مس رکھتا ہو یا قدیم مورتوں یا دنیا کی کسی اور چیز

کا تجربہ رکھتا ہو وہ یقیناً اس بات کو مانیگا۔ کہ اس زمانہ کی تراش خراش زیادہ
قابل پسند ہے"۔

ان لڑکیوں پر مس فین شا کی اپنی ماں کے ساتھ بدتہذیبی کا اتنا اثر ہوا
کہ وہ فوراً کچھ جواب نہ دے سکیں۔ آخر کار مٹلڈا بولی کہ یہ بالکل قدرتی امر
ہے۔ کہ آدمی جس کا شروع سے عادی ہو اس کو پسند کرنے لگتا ہے۔

مسز ہرکورٹ نے کہا "ہاں موجودہ وضع قطع کی جب آنکھیں عادی
ہو جاتی ہیں۔ تو وہی سب سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہے"۔

اور ایزا بیلا نے پوچھا "کیا ہوگارتھ یا ایلین نے یہ نہیں دکھلایا ہے
کہ بہت سی وہ چیزیں جو پسندیدہ کہلاتی ہیں عادت اور شروع کے اجتماع
اتفاقات* پر منحصر ہیں"۔

مس فین شا نے شوخی سے کہا "عادت! ہیں عادت کو پسند سے کیا
تعلق ہے۔ اور مجلسوں* کی جو کہو تو تم جانتی ہی ہو۔ کہ عورتیں بھی پسند و ناپسند
کا مادہ اسی طرح سے رکھتی ہیں جیسے کہ مرد۔ لیکن کبھی میں نے عورتوں کی
کوئی مجلس نہیں سنی"۔

مٹلڈا نے یہ امید کرکے کہ نوجوان لیڈی کے خیالات اپنی ماں کے ساتھ
لمبی اور چھوٹی صدریوں کے متعلق لڑنے کے بجائے کسی اور طرف کو
مائل ہو جائیں کتے کی تصویر کی طرف توجہ دلائی جس کو ہوگارتھ نے بڑی
دانائی سے اس دیہاتی ناچ کی تصویریں دکھلایا تھا۔ تاکہ اس کے تبسم
کی خوبصورت لہراتی ہوئی شکل کا بعض ناچنے والوں کی بھدی اور ٹیڑھی
میڑھی شکلوں سے مقابلہ ہو سکے۔ مٹلڈا نے کہا۔ کیا یہ ایک خوبصورت

---

*۔ انگریزی میں اسوسیئیشن ایک ہی لفظ ہے جس کا ترجمہ اجتماع اتفاقات اور مجلس کیا گیا ہے۔

چھوٹا کتا نہیں ہے" +

مس فین شا بولی" ہاں ہے تو لیکن مسز سیکسبری کے چھوٹے فرنسیسی کتے کے پاسنگ بھی نہیں جو بالکل صوف کے تھیلے کی طرح نظر آتا ہے" +

لیڈی این نے کہا" یا سوت کے لچھے کی طرح جیسا کہ ہوگارتھ کہتا ہے" +

مٹلڈا ذرا بھی خواہشمند نہ تھی۔ کہ اپنے علم کا اظہار کرے۔ بلکہ خلقی نیکی کی وجہ سے چاہتی تھی۔ کہ مس فین شا کو اپنی جہالت کے اور زیادہ ظاہر کرنے سے روکے اس لئے اس نے اس مرقع کو لپیٹ دیا۔ اس پر لیڈی این نے مسز ہرکورٹ کی طرف مسکرا کر کہا" میں نے اپنی تمام عمر میں اس خوبصورتی سے کسی مرقع کو لپیٹے جاتے ہوئے نہیں دیکھا" فوراً ہی مس فین شا نے بھی ایک مرقع کو لپیٹ دیا۔ لیکن کہیں سے تعریف کی آواز نہیں آئی +

مس فین شا کی توقیر نئے سرے سے بڑھانے کی غرض سے مسز ہرکورٹ نے نہایت تہذیب کے ساتھ جیوپیٹر کے سر کا ذکر کیا جو اُس نے ایزابیلا کو عاریتاً دیا تھا۔ اور ایزابیلا سے کہا۔ کہ" اس تصویر کو لا کر لیڈی این کو ــــ جو تصویر کشی کی بڑی مبصر تھیں۔ لا کر دکھاؤ" مسز فین شا نے کہا" اور مہربانی کر کے مس ہرکورٹ تم اپنی نقل بھی تو دکھلانا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ تم نے اُس کا عکس اُتارا ہے" مس فین شا نے اپنی ماں کی فرمائش کی اور بھی زیادہ تائید کی جب اس نے دیکھا۔ کہ ایزابیلا کو اس میں کچھ تکلف ہے۔ جس کا سبب اس کے ذہن میں صرف یہ ہی آیا کہ

ایزابیلا کا عکس کم درجہ کا ہوگا۔ دونوں سرپیش کئے گئے۔ مس فین شا کے کھینچے ہوئے سر کی کافی تعریف کی گئی۔ لیکن جب لیڈی این نے ایزابیلا کی نقل کو دیکھا تو انھوں نے اس کو دوسرے پر بہت زیادہ ترجیح دی +

مس فین شا کو بڑا تعجب ہوا۔ کہ کوئی شخص جس نے اس کے اُستاد سے سبق نہ لیا ہو۔ جیوپیٹر کے سر کی تصویر کھینچ سکے +

لیڈی این نے تصویر کے بعض مقامات کا نشان دے کر جو خصوصیت سے اچھے تھے کہا کہ "یہ تو واقعی نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی کاریگری ہے" +

ایزابیلا نہایت سادگی سے اپنی تصویر لے کر دیکھنے لگی۔ کہ اس میں کونسی چیز تعریف کے قابل ہو سکتی ہے۔ اُس نے دیکھ کر پہچانا کہ اُسکے ڈرائنگ ماسٹر نے اس پر اصلاح دی ہے۔ اور وہ مقامات جن کو لیڈی این نے اعلےٰ درجہ کا بتایا تھا۔ اس کے اپنے ہاتھ کے نہ تھے۔ اس کے چہرہ پر ذرا شرمندگی کے آثار نمایاں ہوئے لیکن بے جھجکے ہوئے وہ اپنی ماں کی طرف مخاطب ہوئی اور بولی "میں ان تعریفوں کی مستحق نہیں ہوں جو میری تصویر کی کی گئیں ہیں۔ کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ اس کو ہر جگہ میرے اُستاد نے اصلاح دیکر درست کیا ہے" +

اس تقریر پر مس فین شا نے فتحمندی کے طور پر سر اونچا کیا اور کھلکھلانے لگی۔ اس وقت ایزابیلا اپنے جیوپیٹر کے بھنوں پر سے کچھ حصہ چھیلنے لگی تھی۔ کہ مس فین شا نے لیڈی این سے جو ایزابیلا کو خاموشی کے ساتھ دیکھ رہی تھیں تصنع سے کہا "جناب کب تک ایزابیلا کو اسی طرح چھیلنے دینگی۔ اگر انھوں نے اس قلم کاری کے نشان کو بالکل مٹا دیا تو چہرہ کا سارا نقشہ ہی غارت ہو جائیگا" +

لیڈی این نے کہا "میں اس وقت نقشہ کو تحسین کی نظر سے نہیں دیکھ رہی ہوں" +

مس فین شا نے کھلکھلانا موقوف کیا۔ اور مسز فین شا نے جو ٹھیک سمجھ نہیں سکیں۔ کہ ان سب کا کیا مطلب تھا کہنے لگیں۔ کہ لیڈی صاحبہ بھی عجیب وغریب عورت ہیں۔ اس کے بعد جب گفتگو کا سلسلہ منقطع ہُوا تو ماں بیٹی رخصت ہوئیں۔ اور بظاہر اس ملاقات سے آسودہ خاطر نہیں تھیں +

مسز فین شا کے کمرے سے نکلنے کے ساتھ ہی مٹلڈا کو اپنا خوبصورت سینے کا ڈبا یاد آیا۔ اور اس نے لیڈی این سے دریافت کیا۔ کہ "آیا آپ اُس چھوٹے لڑکے کے متعلق کچھ جانتی ہیں جس نے اُس ڈبے کو بنایا ہے" +

لیڈی صاحبہ نے اُس کا ایسا دلچسپ حال سنایا۔ کہ مٹلڈا نے مُصمم ارادہ کر لیا کہ وہ بھی اُس کی تکلیف دور کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کریگی +
مٹلڈا کی خیر خواہی اس سے پہلے بجائے عملی ہونے کے زیادہ تر خیالی ہوتی تھی۔ لیکن میڈیم ڈیر ازیر سے اُس نے سیکھا تھا کہ ہمدردی کو فقط ٹھنڈی سانسوں اور پر اثر تقریروں ہی میں اڑ جانے نہ دینا چاہیے اُس نے یہ بھی سیکھ لیا تھا کہ سخاوت کے لئے کفایت شعاری لازمی ہے اور اس لئے کبھی کبھی وہ اپنی خواہشوں کو روکتی بھی رہتی تھی۔ تا کہ ان لوگوں کی مدد کر سکے جو تکلیف میں ہوں۔ تھوڑے دن ہوئے تھے کہ اُس نے ایک تصویر دیکھی تھی جس میں فرانس کا بادشاہ اپنے اہل وعیال سے رخصت ہو رہا تھا۔ اور چونکہ میڈیم ڈیر ازیر نے اس کو بہت پسند کیا تھا۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ اُن کے لئے اس کو خرید کرے۔ لیکن اب اس نے سوچا کہ

پندرہ روپے جو اس تصویر کی قیمت ہے اس غریب چھوٹے لڑکے پر جو ہُنرمند اور کاریگر ہے خرچ کیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی ماں سے درخواست کی۔ کہ ذہانت کی صناعیوں کی دُکان سے اس لڑکے کا بنایا ہُوا ایک ڈبا منگوا دیں۔ چونکہ ملازمین سب کسی نہ کسی کام میں مشغول تھے اس وجہ سے مٹلڈا کے پاس یہ ڈبا دوسرے دن آسکا +

ہربرٹ میڈیم ڈیرازیر کو کچھ پڑھ کر سنا رہا تھا جب نوکر ڈبا لے کر کمرے میں آیا۔ فیوریٹا اس کے دیکھنے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ہربرٹ کی آنکھیں بھی فوراً کتاب پر سے اُٹھ گئیں۔ باوجود اس کوشش کے کہ وہ اپنی توجہ کو کتاب پر قائم رکھے اس نے یہ آوازیں سن ہی لیں "کیسا خوبصورت ہے۔ کیسا چکنا ہے۔ بالکل گھوسے کے گھونگے جیسا۔ یہ کس چیز سے بنایا گیا ہوگا"؟

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "پیارے ہربرٹ کتاب کو بند کر دو۔ اگر تمہارا جی اُس ڈبے میں لگا ہُوا ہو۔ ایک منٹ کے لئے بھی ایسے وقت میں نہ پڑھو جب تمھارا جی نہ لگتا ہو" +

مٹلڈا نے کہا "یہ میری غلطی ہے۔ مَیں ڈبے کو اس وقت تک کیلئے اپنی جیب میں رکھے لیتی ہوں جب تک کہ ہربرٹ پڑھنا ختم نہ کرلے" +

جب ہربرٹ کے بھٹکے ہوئے خیالات پھر مجتمع ہوئے۔ اور اُس کی طبیعت اپنے کام پر اچھی طرح لگ گئی۔ تو میڈیم ڈیرازیر نے اپنا ہاتھ کتاب کے اوپر رکھ دیا۔ ہربرٹ چونک پڑا۔ تب میڈیم ڈیرازیر نے کہا۔ کہ "اچھا اب ہمیں خوبصورت ڈبے کو دیکھنا چاہیئے" +

جب ڈبا فیوریٹا اور ہربرٹ کے بیتاب ہاتھوں میں سے ہوکر آیا تو مٹلڈا جس نے کہ اب تک اسکو گویا دیکھا ہی نہ تھا۔ اس کو کھڑکی کے پاس لے گئی۔ تاکہ اچھی طرح غور سے دیکھے۔ مٹلڈا نے کہا" یہ کاغذ کا بنا ہوا نہیں ہے۔ اور نہ دفتی کا اور نہ پھوسے کے گھونگھے کا رنگ ہے۔ مَیں نے اس طرح کی چیز اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس چیز سے بنا ہے"!

اس سوال پر ہربرٹ ڈھکنے کو جو میز پر پڑا ہُوا تھا لیکر باہر نکل گیا۔ مٹلڈا نے جو بڑے غور سے ڈبے کے دیکھنے میں مصروف تھی اس کو جاتے ہوئے بالکل نہ دیکھا۔ وہ چند منٹ میں واپس آیا اور ڈھکنا مٹلڈا کے سامنے پیش کر کے بڑی سنجیدگی سے کہنے لگا" مٹلڈا ایک بات تو میں تمھیں بتا سکتا ہوں۔ یہ حیوان ہے۔ میرا مطلب یہ کہ حیوانی جسم سے بنا ہُوا ہے۔ نباتات و جمادات کی قسم سے نہیں ہے"+

مٹلڈا چلا اُٹھی"۔ اوہ ہربرٹ! تم کر کیا رہے تھے۔ تم نے تو ڈبے کا کونا بالکل کالا کوئلہ کر دیا"+

ہربرٹ نے کہا" بہت ہی تھوڑا سا۔ فقط ذرا سا تجربہ کرنے کے لئے ایزابیلا نے اپنے خط پر مہر کرنے کے لئے بتی جلا رکھی تھی میں نے اس پر ذرا سا ایک کونا جلا کر دیکھا ہے"+

اس پر میڈیم ڈیرازیر نے اعتراضاً کہا" پیارے ہربرٹ۔ تم سے اپنی بہن کا ڈبا جلایا کیونکر گیا۔ میں تو جانتی تھی کہ تم کسی کو نقصان پہنچانا پسند نہیں کرتے"+

ہربرٹ" نقصان پہنچانا! ہرگز نہیں۔ مَیں تو سمجھا تھا کہ آپ یہ جان کر

خوش ہونگی۔ رنٹ مجھے حیوانات کو نباتات سے تمیز کرنے کا طریقہ یاد ہے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جس دن میرے بال جل گئے تھے آپ نے بتایا تھا کہ کیونکر تمیز کرنا چاہئے۔ اور مٹلڈا جاننا چاہتی تھیں کہ یہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے تجربہ کیا"۔

مٹلڈا نے خوش دلی سے کہا "خیر! تم نے مجھے تو کچھ ایسا نقصان نہیں پہنچایا۔ لیکن پھر کبھی کسی ڈبے کو جس کی قیمت پندرہ روپے ہوں تجربہ کے غرض سے جلا نہ ڈالنا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ جو چیز تمھاری اپنی نہ ہو اس پر کسی حال میں بھی دست درازی نہ کرنا"۔

ڈھکنے کا کونا جو بتی پر رکھا گیا تھا کسی قدر اینٹھ گیا تھا۔ اس وجہ سے وہ ڈبے پر جیسا پہلے ٹھیک بیٹھتا تھا جم نہ سکا۔ ہربرٹ چاہتا تھا کہ اس موقع پر طاقت سے کام لے۔ لیکن مٹلڈا نے ایک عقل کی بات پیش کرکے بڑی مشکل سے اپنے ڈبہ کو اس کے ہاتھوں سے چھڑایا۔ خوش قسمتی سے یہ عقل کی بات اس کی سمجھ میں ایسے وقت آگئی کہ ابھی وہ طاقت کو کام میں نہ لایا تھا۔

اس نے کہا "موم بتی کی گرمی سے یہ اکڑ گیا ہے۔ اس کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈبونا چاہئے۔ پانی ضرورت سے زیادہ گرم ہو ہی نہیں سکتا"۔

ایڈابیلا جو تھوڑے دنوں سے اپنی سائنس کی یادداشت پر فخر کرنے لگی تھی بولی۔ "پانی دوسو بارہ درجے سے زیادہ گرم نہیں ہوتا۔ اور غالباً اتنی گرمی ڈھکنے کو اصلی حالت پر لانے کے لئے کافی ہوگی"۔

ڈبے کا ڈھکنا کھولتے ہوئے پانی میں ڈبویا گیا اور اپنی اصلی حالت پر کردیا گیا۔ مٹلڈا جب اس کو پونچھ کر خشک کر رہی تھی تو کچھ ندرنگ کی وارنش چھوٹ آئی اور ڈھکنے کے اندرونی حصہ میں اس کو کچھ حرف سے معلوم ہوئے۔

مٹلڈا ۔" مجھے خورد بین شیشہ کون دیگا "؟

فیوریٹا نے اپنا خورد بین شیشہ نکالا +

اس نے کہا "میں اس کو بہت ۔ بہت دنوں سے رکھے ہوئے ہوں اُس وقت سے جب سے کہ ہم لوگ ذہانت کے کھلونوں کی دُکان پر گئے تھے" +

مٹلڈا نے بلند آواز سے کہا "میڈیم صاحبہ اس کو ذرا دیکھ لیجئے ۔ اس پر صاف حروف نظر آرہے ہیں ۔ میں یقین کرتی ہوں ۔ کہ میں نے ڈبا بنانیوالے لڑکے کے نام کا پتہ لگا لیا" ۔ یہ کہہ کر اُس نے ایک ایک حرف کر کے خوردبین کے شیشہ سے دیکھ کر الفاظ ہنری مانٹمورنسی پڑھے" +

میڈیم ڈیرازیر چونک پڑیں اور مٹلڈا نے ان کے اس طرح دفعتہً اضطراب ظاہر کرنے پر تعجب کر کے ڈبا اور خوردبین شیشہ ان کے ہاتھ میں دے دیا ۔ میڈیم ڈیرازیر کے ہاتھ ایسے کانپنے لگے ۔ کہ وہ شیشہ کو ٹھیک طرح سے لگا نہ سکیں +

مٹلڈا کے ہاتھ میں شیشہ واپس کر کے اور اس کے کاندھوں پر تکلیف دہ انتظار میں جھک کر اُنھوں نے کہا "۔ مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا ۔ پڑھو ۔ جلدی کرو پیاری ۔ ایک لفظ اَور" +

مٹلڈا فقط لفظ ڈی پڑھ سکی ۔ ایزابیلا نے بھی کوشش کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہُوا ۔ اَور کوئی حرف دکھائی نہ دیتے تھے ۔ ماں نے کہا "ڈی کیا ؟ ڈیرازیرا یہ ہی ہوگا ! تو میرا بیٹا زندہ ہے" !

ہنری مانٹمورنسی میڈیم ڈیرازیر کے لڑکے کا نام تھا ۔ لیکن جب تھوڑی دیر کے لئے اُنھوں نے سوچا کہ یہ نام کسی دوسرے آدمی کا بھی ہو سکتا ہے تو اُن کی بیخودی کی خوشی رُک گئی ۔ اور بظاہر ناامیدی سے بدلنے لگی +

ان کے دل کا پہلا جوش جب ہو لیا تو اُن کا طبعی استقلال پھر واپس آیا
انھوں نے فوراً ایک آدمی ذہانت کی صناعیوں کی دُکان کو بھیجا۔ لیکن
وہاں سے لڑکے کی کوئی خبر نہ ملی۔ لیڈی این تھوڑے دنوں کے لئے
ونڈسر چلی گئی تھیں۔ ان سے کوئی بھی پتا چل نہیں سکتا تھا مسز ہرکورٹ
کہیں باہر گئی ہوئی تھیں۔ گھر پر دوسری گاڑی نہ تھی۔ لیکن میڈیم ڈیرازیر فوراً چل
کھڑی ہوئیں۔ اور گولڈن اسکوائر پیادہ پا پہنچیں۔ یہاں کے قریب وہ جانتی
تھیں۔ کہ بہت سے فرانسیسی تارکان وطن رہتے ہیں۔ پہلے وہ ایک کتاب
فروش کی دُکان پر رُک گئیں۔ وہاں اُنھوں نے اپنے لڑکے کی شکل وشباہت
بیان کی اور دریافت کیا۔ کہ اس طرح کا کوئی آدمی اس جگہ کے قرب وجوار میں
کہیں دکھائی دیا ہے ÷ کتب فروش اپنے کسی گاہک کے لئے بل بنا رہا تھا
لیکن میڈیم ڈیرازیر کی فکرمندی سے متاثر ہو کر اور اُن کے لہجہ سے یہ جان کر
کہ یہ کوئی اجنبی ہیں اس نے اپنا قلم رکھ دیا اور کہا۔ کہ "آپ اپنے لڑکے کی
شکل وشباہت پھر بیان کیجئے" ÷

وہ یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ کہ کبھی اس نے اس طرح کا لڑکا دیکھا ہے
لیکن اس کو یاد نہ آیا۔ لیکن اس نے اصلی انگریزی شرافت برت کر کہا۔ کہ آپ
کو اس لڑکے کو شہر کے اس حصہ میں پانے کا بشرطیکہ وہ لندن میں ہو سب
سے زیادہ موقع ہے۔ اس نے افسوس ظاہر کیا۔ اور کہا کہ میری دکان والا نوکر
اس وقت موجود نہیں ورنہ میں اس کو آپ کے ساتھ کر دیتا۔ کہ وہ ان گلیوں
میں جہاں تارکانِ وطن خصوصیت سے آکر رہے ہیں جا کر تلاش کرے
ان گلیوں کے نام کی ایک فہرست اس نے لکھ کر دی۔ اور دروازے پر
اس کو رخصت کرتے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ سیدھے راستہ پر جاتی ہیں

آ کھڑا ہوًا +

قریب کی سب دُکانوں پر وہ گئیں۔ اور بہت سی تنگ گلیوں میں ہر اُس مکان پر پوچھتی پھریں جہاں اُن کے خیال میں پتہ لگنے کا کچھ بھی موقع تھا۔ مگر سب بے سود ہُوا۔ ایک گھر پر ایک سڑیل نوکرانی دروازہ پر آئی۔ اور ایک لیڈی کو اچھا لباس پہنے ہوئے دیکھ کر گھورتی رہی۔ اور ایسی حواس باختہ ہوئی کہ کچھ عرصہ تک کچھ جواب ہی نہ دے سکی۔ دوسرے مکان پر گھر کا مالک باہر گیا ہُوا تھا۔ ایک اَور گھر پر مالک کھانا کھا رہا تھا۔ چونکہ اب چار بجنے والے تھے۔ اس وجہ سے میڈیم ڈیرازیر کو اپنے سوالوں کا مہذب جواب ملنا مشکل ہوگیا تھا۔ کیونکہ قریب قریب سب دکاندار اس وقت کھانے پر تھے۔ اور جب دروازے پر آتے تو گاہک کے نہ پانے پر مایوس ہوکر اور ناحق کے ہرج پر چڑچڑے ہوجاتے۔ لیکن وہ لگاتار چلتی رہیں۔ کیونکہ ان کا دل ابھی تک تھکا نہ تھا۔ انھوں نے قریب کے ایک گھنٹے میں پانچ بجتے سُنا۔ ان کی جسمانی طاقت دل کی قوت کے برابر نہ تھی۔ اور یہ جواب سنتے سنتے کہ "ہم کوئی ایسا آدمی نہیں جانتے۔ جناب یہاں کوئی ایسا لڑکا نہیں رہتا" آخرکار وہ کامیابی سے مایوس ہوگئیں۔ ان کی فہرست میں ایک گلی ابھی باقی تھی جس میں انھوں نے تلاش نہیں کیا تھا۔ یہ گلی بہت تنگ میلی اور اندھیری تھی۔ نُکڑ پر پہنچ کر وہ ذرا تھم گئیں۔ اتنے میں ایک مزدور بہت بڑا بوجھ لئے "معاف کیجئے گا بی بی" کہتا ہُوا دھکا دیکر آگے بڑھ گیا۔ اور میڈیم ڈیرازیر کو مجبوراً ایک لوہار کی چھوٹی سی دکان میں گھس جانا پڑا۔ دُکان والے نے جو کچھ لوہے کی چیزیں تول رہا تھا اپنی ترازو چھوڑ دی اور تعجب کی نظر سے دیکھ کر بولا۔ "بی بی معلوم ہوتا ہے کہ آپ راستہ بھول گئی ہیں"

ذرا دم لیجئے۔ اگرچہ جگہ تو یہ اندھیری ہی ہے"۔ پھر ایک سٹول کو صاف کر کے جس پر چند قفل پڑے ہوئے تھے اُس نے میڈیم ڈیرازیر کو جو حقیقت میں بہت تھک گئی تھیں بیٹھنے دیا۔ پھر اُس نے پیچھے کی دُکان سے اپنی عورت کو آواز دی۔ اور لیڈی صاحبہ کو پانی پلانے کے لئے کہا۔ اور تہذیب کا برتاؤ فضول برتنے کے بغیر اپنا لوہا تو ٹنے اور سیٹی بجانے میں مشغول ہو گیا۔

جب میڈیم ڈیرازیر پانی پی چکیں تو عورت نے پوچھا کہ "کیا میں آپ کے لئے گاڑی منگواؤں یا میں کوئی اور خدمت بجا لا سکتی ہوں"۔

ان الفاظ نے جو بے انتہا خلق آمیز لہجہ میں کہے گئے تھے میڈیم ڈیرازیر کی جان میں پھر جان ڈال دی۔ اُنھوں نے اس عورت سے کہا کہ "میں اپنے اکلوتے لڑکے کو تلاش کر رہی ہوں جسے میں دو برس سے مردہ سمجھ رہی تھی"۔ اُنھوں نے وہ کاغذ دکھلایا جس پر اس کا نام لکھا ہُوا تھا عورت پڑھی ہوئی نہ تھی۔ اس کے شوہر نے نام پڑھا لیکن اپنا سر ہلایا۔ وہ ایسے کسی لڑکے کو جانتا نہ تھا جو اُس حلیہ کے مطابق ہو۔

اسی اثناء میں جب کہ یہ لوگ باتیں کر رہے تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا ہاتھ میں لوہے کے تار کا ایک ٹکڑا لئے ہوئے دُکان میں آیا۔ اور لوہار کا دامن کھینچ کر پوچھا کہ "تمھاری دکان میں ایسا تار ہے"؟ جب لوہار تاروں کا بنڈل لانے کے لئے گیا۔ تو اس چھوٹے لڑکے نے میڈیم ڈیرازیر کو خوب اچھی طرح دیکھا۔ اگرچہ لڑکوں کی طرف متوجہ ہو جانا اُن کی طبیعت میں داخل تھا لیکن اس وقت وہ اپنے خیالات میں ایسی غلطاں پیچاں تھیں۔ کہ اس لڑکے سے کئی مرتبہ تعظیم کے لئے جھکنے کے بعد اُنھوں نے اسے دیکھا۔

انھوں نے کہا۔ "اچھے لڑکے کیا تم مجھے اس تعظیم کے ساتھ سلام کر رہے ہو۔ تم نے مجھے غلطی سے شائد کوئی دوسرا آدمی سمجھ لیا ہے"۔ یہ کہہ کر پھر وہ اس کاغذ کو دیکھنے لگیں جس پر اُنھوں نے اپنے لڑکے کا نام لکھ رکھا تھا +

چھوٹا لڑکا بولا۔ "لیکن جناب مَیں تو آپ کو جانتا ہوں۔ کیا آپ وہی لیڈی نہیں ہیں جو نیک دل شریف صاجزادے کے ساتھ تھیں جن سے حلوائی کی دُکان پر مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور جن بے نے مجھے دو میٹھی روٹیاں دی تھیں"؟

اب میڈیم ڈیرا ازیرے نے اس کے چہرہ کی طرف اچھی طرح سے دیکھا۔ دُکان اس قدر اندھیری تھی۔ کہ وہ اس کی صورت پہچان نہ سکیں لیکن اُنھوں نے اس کی آواز پہچان لی۔ اور جان لیا کہ وہ ستار والے کے ساتھ کا لڑکا ہے +

لڑکے نے جو میڈیم ڈیرا ازیرے کے متوجہ نہ ہونے کو دیکھ نہ سکتا تھا کہا۔ "اَبّا آپ کے مکان پر پھر آئے ہوتے۔ ابا آپ کے یہاں وہ راگ بجا کر سنانے کے واسطے جو چھوٹے صاجزادے نے بہت پسند کیا تھا پھر آتے لیکن ہمارا ستار ٹوٹ گیا ہے" +

میڈیم ڈیرا ازیرے نے کہا۔ "ٹوٹ گیا! افسوس"۔ پھر وہ لوہار سے مخاطب ہو کر بولیں۔ "کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمھارے گھر بائیں ہاتھ کی گلی میں کچھ باہر سے آئے ہوئے لوگ رہتے ہیں"۔ دکان والا سوچنے لگا۔ اُنھوں نے پھر اپنے لڑکے کا نام اور حلیہ دوہرایا +

ستار بجانے والے لڑکے نے کہا۔ "میں اس شباہت کے ایک فرانسیسی لڑکے کو جانتا ہوں" +

میڈیم ڈیرا ازیرے چلا اُٹھیں۔ "تم جانتے ہو! وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں رہتا ہے"؟

چھوٹے لڑکے نے کہا "مَیں اس کے نام کی نسبت کچھ نہیں کہتا۔ کیونکہ اس کا نام میں نے کبھی نہیں سُنا۔ لیکن مَیں آپ سے یہ بیان کردونگا۔ کہ اس کو میں کیونکر جاننے لگا۔ تھوڑا عرصہ ہُوا ایک دن ....." +

میڈیم ڈیرازیر نے اس فرانسیسی لڑکے کی شکل۔ قد۔ عمر اور آنکھوں کی نسبت سوال کرکر کے اس لڑکے کے بیان کو روکدیا۔ اپنے جواب سے یہ لڑکا کبھی میڈیم ڈیرازیر کو شک میں ڈال دیتا کبھی یقین دلا دیتا۔ کہ یہ صورت انھیں کے لڑکے کی ہے +

انھوں نے کہا "مجھے بتاؤ وہ رہتا کہاں ہے۔ مَیں اس کو فوراً دیکھنا چاہتی ہوں" +

لڑکا "مَیں ابھی اسی کے پاس سے آیا ہوں۔ اور یہ تارے لے کر پھر وہیں جاتا ہوں۔ مَیں بڑی خوشی سے آپ کو راستہ بتاؤنگا۔ وہ ساری دُنیا میں بڑی ہی نیک طبیعت کا لڑکا ہے۔ وہ میرا استار درست کر رہا ہے۔ وہ کوئی بہت بڑے شریف آدمی ہونے کے قابل ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ حقیقت میں وہ ویسا نہیں ہے جیسا وہ اس وقت معلوم ہوتا ہے" یہ کہتا ہُوا لڑکا آگے آگے چلا۔ لیکن میڈیم ڈیرازیر اس قدر تیز چل رہی تھیں کہ وہ مشکل سے اُن کے آگے ہونے پاتا تھا +

لڑکا۔ اس طرف آئیے جناب اس طرف۔ وہ اس نکڑ کے مکان میں رہتا ہے۔ جو گلی گولڈن اسکوائر کو جاتی ہے" یہ ایک کاغذ قلم بیچنے والے کی دُکان تھی +

میڈیم ڈیرازیر نے کہا "مَیں اس مکان پر پہلے آچکی ہوں" لیکن ان کو یاد آیا کہ اس وقت گھر والے کھانا کھا رہے تھے۔ اور ایک بیوقوف نوکرانی نے

اس کی باتیں سمجھی بھی نہ تھیں۔ بہت گھبراہٹ کے سبب سے وہ کچھ بول بھی نہ سکی تھی جب وہ آئی تھیں۔ چھوٹا ستارو والے کا لڑکا بے تکلف اندر چلا گیا۔ ایک مختصر سے پردہ کو جو شیشے کے دروازہ پر لگا ہوا تھا آہستہ سے ہٹایا۔ یہ دروازہ پیچھے کے کمرے میں لگا ہوا تھا۔ میڈیم ڈیرازیر دروازے کے پاس کود کر پہنچیں شیشے کے اندر سے دیکھنے لگیں۔ اور ایک نوجوان آدمی کہ جو ان کے لڑکے سے لانبا تھا دیکھ کر خوف زدہ ہو گئیں۔ اس وقت وہ کام کر رہا تھا اور میڈیم ڈیرازیر کی طرف اس کی پیٹھ تھی ✣

جب اس نے کسی آدمی کی آہٹ دروازہ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے سُنی تو اُس نے مُنہ پھیرا اور اپنی ماں کا چہرہ دیکھا۔ اوزار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ وہاں اس وقت ستار والا لڑکا ہی ایک ایسا آدمی موجود تھا جس میں دروازہ کھولنے کی طاقت تھی ✣

خوشی کا اثر کتنا دفعتہً اور کس قدر سخت ہوتا ہے۔ ماں اپنے بیٹے کو پاکر ایک لمحہ کے اندر اپنے جسم میں طاقت محسوس کرنے لگی۔ اور اپنے تکان کو بھول کر دوسری ہی عورت نظر آنے لگی۔ جب وہ اپنے لڑکے کے پاس تمام گئیں۔ تو اُنھوں نے اس کے چھوٹے سے کارخانہ کو چاروں طرف پھر کر دیکھا۔ اسے دیکھ کر کبھی ان پر رنج کا اثر ہو جاتا تھا اور کبھی خوشی کا۔ کھڑکی کی نشستگاہ پر جو بنچ کا بھی کام دیتی تھی۔ ان کو اس کے ڈبوں میں سے ایک ڈبا نظر آیا جو ابھی بن کر طیار نہیں ہُوا تھا۔ اس کے اوزار فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ بیٹے نے ان کو ہاتھ میں اُٹھا کر کہا "یہ ہی میرے معاش کا ذریعہ رہے ہیں۔ میں اپنے پیارے بابا کا کس قدر ممنون ہوں جنھوں نے مجھے بچپن میں ان کو استعمال کرنا سکھا دیا تھا" ✣

میڈیم ڈیرازیر نے کہا۔"تمھارے ابّا! کاش وہ آج زندہ بچے ہوتے اور اپنی محنت کی داد میری طرح سے۔ پاتے۔ خیر تم اپنی سرگزشت تو کہو اس وقت سے لے کر جب کہ تم مجھ سے چھِن کر قید خانہ میں بھیجے گئے تھے۔ اس کو اب تقریباً دو سال کا زمانہ گذرا۔ تم کیونکر نکل آئے۔ اس وقت سے اب تک تم کیونکر اپنا گزارا کرتے رہے۔ بیٹھ جاؤ اور پھر بولو تاکہ مجھے یقین ہو کہ میں تمھاری ہی آواز سن رہی ہوں"۔

لڑکے نے کہا۔"تو امّاں جان آپ میری آواز کم از کم آدھ گھنٹہ تک مسلسل سنتی رہینگی بشرطیکہ آپ تھک نہ جائیں۔ مجھے آپ سے ایک بڑی سرگزشت بیان کرنی ہے۔ سب سے پہلے یہ تو آپ جانتی ہی ہیں۔ کہ میں قید خانہ میں ڈالا گیا۔ کانسرگیری میں تین مہینے میں نے کاٹے اور ہر روز یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ آج میں پھانسی پر چڑھایا جاؤنگا۔ قید خانہ کے داروغہ کا لڑکا جو میری ہی عمر کا لڑکا تھا۔ اور اس کے ہاتھ مجھے کھانا بھجوایا جاتا تھا مجھ پر رحم کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ مجھے اس کے ممنون کرنے کے بہت سے موقع ملتے رہے اس کا باپ اکثر اس کو قیدیوں کے نام کی بڑی سی فہرست اور کچھ حساب کتاب ایک بڑے رجسٹر میں درج کرنے کے لئے دیا کرتا تھا۔ اس کام کو یہ نوجوان شریف آدمی پسند نہ کرتا تھا۔ اس کو پڑوس کے لڑکوں کے ساتھ۔ جو قومی کسرتیں کیا کرتے تھے سپاہیوں کی کسرت کرنا زیادہ مرغوب تھا۔ وہ اکثر مجھ سے ان فہرستوں کی نقل کر دینے کا کام لیا کرتا تھا۔ اور میں اس کی مرضی کے مطابق کام کر دیتا تھا۔ لیکن جس چیز نے کہ اس کے دل کو پورے طور پر میری جانب مائل کر دیا۔ وہ میرا اس کے بندوق کے گھوڑے کو مرمت کر دینا تھا۔ ایک دن وہ میرے پاس نئی وردی پہنے ہوئے آیا۔ اور بڑا خوش و خرم

تھا۔ اپنے ساتھیوں کی جماعت کا سارے آدمیوں کی متفقہ رائے سے وہ ابھی ابھی کپتان مقرر ہوا تھا۔ اور اپنے سپاہیوں اور اپنے کام کا ذکر بے انداز تیزی سے کرتا تھا۔ پھر اس نے اپنے ڈھول پر کوچ کا باجا بجایا اور مجھے اس کے سکھلانے پر بہت اصرار کیا۔ وہ میرے ٹھیک بجا لینے پر بہت خوش ہُوا۔ اور یکایک میرے گلے لگ کر بولا "تمھارے لئے میں نے ایک بہت ہی اچھی ترکیب سوچی ہے۔ جب تک میں اپنے دماغ میں ساری ترکیب ٹھیک نہ کرلوں۔ اس وقت تک صبر کرو۔ اور تم دیکھو گے کہ مَیں بہت بڑا جرنیل ہوں یا نہیں"۔ دوسری شام کو وہ میرے پاس اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ اندھیرا نہ ہو لیا۔ وہ اپنی نئی وردی پہنے ہوئے تھا لیکن ایک تھیلے میں سے جس کو وہ اپنے ہاتھ میں لایا تھا۔ اور جس میں وہ اپنے باپ کے کاغذات رکھے پھرا کرتا تھا اس نے اپنی پُرانی وردی نکالی جو بہت ہی کس کر لپیٹنے سے اتنی ذرا سی جگہ میں آگئی تھی کہ تعجب ہوتا تھا۔ اُس نے کہا "میں نے سب کچھ انتظام کرلیا ہے میری اس پُرانی وردی کو پہن لو۔ ہم دونوں کی جسامت ایک جیسی ہے۔ اس اندھیرے میں کوئی پہچان نہ سکیگا میرا ڈھول لے لو اور قید خانہ سے آہستہ آہستہ نکل جاؤ۔ راستہ میں میرا کوچ کا باجا بجاتے رہو۔ بائیں ہاتھ کو پلیس ڈی ای کے میدان میں مڑ جانا جہاں میں اپنی فوج کو مشقیں کرایا کرتا ہوں۔ وہاں میرے سپاہیوں میں سے ایک شخص تم کو ملیگا۔ جو تمھارے نکل بھاگنے میں تم کو مدد دیگا"۔ مجھے پس و پیش ہُوا کیونکہ مجھے خوف تھا کہ ایسا نہ ہو ہمارے نوجوان پر کوئی مصیبت آئے۔ لیکن اُس نے مجھے یقین دلایا۔ کہ اس نے ساری احتیاطیں ایسی اچھی طرح سے کرلی ہیں۔ کہ میرے بھاگ جانے کا حال معلوم ہونے کے بعد بھی مجھ پر

کسی کا شبہ نہ ہوگا۔ پھر اس نے زور دیکر کہا "لیکن اگر تم دیر کروگے تو ہم دونو ہی پھنس جائینگے"۔ پھر مَیں نے ذرا بھی پس وپیش نہ کیا۔ اور نہ مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی اس تیزی سے کپڑے تبدیل کئے۔ مَیں نے اپنے چھوٹے کپتان کے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی۔ قید خانہ سے آہستہ آہستہ باہر نکلا۔ اور برابر کوچ کا وہ باجا بجاتا رہا جو مجھے سکھلایا گیا تھا حکم کے مطابق میں بائیں کو مُڑا۔ اور پلیس ڈی کے میدان میں ہنری چہارم کے ٹوٹے ہوئے بُت کے پاس ٹھیک وقت سے راہبر میرا انتظار کر رہا تھا"۔

اُس نے چُپکے سے کہا "میرے ساتھی تم پیچھے چلے آؤ۔ ہم لوگ سب رابسپری (فرانس کے سفاک بادشاہ کا نام) نہیں ہیں"۔

بڑی ہی خوشی سے میں اس کے ساتھ ہولیا۔ ہم دونوں چُپ چاپ دور تک چلتے گئے۔ یہانتک کہ ایک تنگ گلی میں پہنچے۔ جہاں اس قدر بھیڑ تھی کہ مجھ کو خیال ہُوا۔ کہ ہم دونوں پس کر مر جائینگے۔ دور سے مجھ کو پھانسی کا تختہ نظر پڑا۔ جس کو دیکھ کر مجھ پر غشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی۔

میرا راہبر جو کہ مجھے مضبوط پکڑے ہوئے تھا بولا۔ "آؤ آؤ"۔ پھر وہ تیزی سے ایک باڑی میں داخل ہوا جہاں میں نے گاڑیوں کی آواز اور خچر والوں کا شور سُنا۔ مجھ کو ایک خچر والے کے پاس لے جاکر جو روانہ ہونے کے لئے بالکل طیار معلوم ہوتا تھا کہنے لگا "یہ آدمی میرا باپ ہے۔ اپنے تئیں اس کے حوالہ کردو۔ اور اس پر پورا اعتبار کرو"۔

اور کون تھا جس پر میں اعتبار کرتا۔ مَیں خچر والے کی بند گاڑی میں جا بیٹھا۔ اس نے چِلّا چِلّا کر ایک گیت گانا شروع کردیا۔ ہم اس جگہ سے گذرے جہاں بھیڑ جمع تھی۔ اس وقت کی باتوں میں سب اس جوش سے

مشغول تھے۔ کہ خوش قسمتی سے ہماری طرف کسی نے توجہ بھی نہ کی۔ پیرس کے باہر ہم لوگ امن کے ساتھ نکل آئے۔ مَیں آپ سے یہ سب بیان کرکے کر میں کہاں کہاں خوف زدہ ہؤا۔ اور کیونکر بچا آپ کو تھکانا نہیں چاہتا۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ آخر کار میں ایک جہاز پر جو غیر ملک کا تھا سوار ہؤا۔ اور برسٹل (انگلستان کا ایک شہر) میں جا اُترا۔ قید خانہ سے چھوٹ کر اور پھانسی سے بچ کر مَیں نے اپنے تئیں خوش پایا۔ لیکن میری خوشی بہت دیر تک نہ رہی۔ مجھے اس بات کا خوف پیدا ہؤا کہ اب میں بھوک کے مارے مر جاؤنگا۔ مَیں نے ایک عرصہ سے کچھ کھایا نہ تھا۔ مَیں برسٹل کی کاروباری گلیوں میں پھرتا رہا جہاں ہر شخص اپنے اپنے کاروبار میں ایسا مشغول تھا کہ لوگ مجھ کو دھکّا دیتے ہوئے نکل جاتے تھے اور مجھ کو دیکھتے نہ تھے۔ مَیں بہت کمزور ہو رہا تھا۔ اس لئے مَیں ایک ہوٹل کے دروازہ کے قریب ایک پتّھر پر بیٹھ گیا +

دروازہ پر ایک عورت بھیگی ہوئی صافی کو گھما رہی تھی۔ اس کی اس حرکت سے جو قطرے میرے اوپر آپڑے تھے۔ ان کو میں نے پونچھ ڈالا۔ کیونکہ میں اس قدر کمزور تھا کہ ناراض نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن ایک بالوں کا سنوارنے والا جو وہاں سے گذر رہا تھا اور جو ایک خوبصورت بالوں کی ٹوپی ہاتھ پر رکھے ہوئے لئے جا رہا تھا بے انتہا غُصّہ میں آیا کیونکہ جس چھڑکاؤ سے میں تر بتر ہُؤا تھا اس کے بعض قطرے اس کے بالوں والی ٹوپی تک بھی پہنچ گئے تھے۔ اُس نے اپنا غُصّہ آدھی فرانسیسی اور آدھی انگریزی میں ظاہر کیا۔ آخر کار میں نے اس سے فرانسیسی زبان میں کہا۔ کہ ٹوپی کا اب بھی کچھ بگڑا نہیں ہے۔ میرے اس کہنے سے اس کا غُصہ تھم گیا۔ اور

اُس نے کہا۔ کہ آپ بھی تو بُری طرح اس چھڑ کنے سے تر بتر ہو گئے ہیں۔ میں نے اُسے یقین دلایا۔ کہ میری اور مصیبتوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے +

اُس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں بھی آپ کی مصیبتوں میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ فرانسیسی بولتے ہیں۔ اور جب میں اس کے ساتھ اس راہ میں ہولیا جہاں وہ ٹوپی لے جا رہا تھا۔ تو میں نے اُس سے کہا۔ کہ ایک عرصہ سے میں نے کچھ کھایا نہیں ہے۔ میں برسٹل میں اجنبی ہوں۔ اور روزی پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتا۔ اس نے مجھ کو ایک سرا میں جانے کی صلاح دی۔ جس کو اُس نے آکر مجھے بتا بھی دیا۔ اس سرا کا نام دی رمر تھا۔ اور اس نے ایک ایسا واقعہ بیان کیا جس سے مجھے سرا کے مالک کی نسبت انسانیت سے متصف ہونے کا یقین ہو گیا* +

* برسٹل میں رسم ہے کہ بڑے دن کے ہفتہ میں معمولی سستی سرائیں کھول دیتے ہیں۔
دی رمر کے مالک نے ایک اجنبی کو جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور کھانے کی میز پر برابر آتا جاتا رہتا تھا دیکھا۔ اس بات کا شبہ تھا کہ وہ کھانے کی چیزیں اُٹھا لیجاتا تھا۔ آخرش خدمتگار نے اس شبہ کو مالک سے بیان کیا۔ اس نے اس اجنبی پر نظر رکھی اور اسکو ایک بڑا سموسہ جیب میں رکھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مالک نے اس اجنبی کے طور و طریقہ سے یہ خیال کر کے کہ یہ معمولی چور نہیں ہے اسکو عام مجمع میں ذلیل نہیں کیا بلکہ جب وہ جانے لگا تو اسکو اپنے پاس الگ بلایا اور اس پر چوری کا الزام رکھ کر پوچھا کہ اس نے ایسی ذلیل حرکت کیوں کی۔ اس بیچارے نے فوراً اقبال کیا کہ وہ کئی دن سے برابر اپنی بھوکوں مرتی ہوئی بیوی کیلئے کچھ نہ کچھ چرا لیجاتا تھا۔ اور آپ بھوکا رہتا تھا لیکن بیوی کو کھلا دیتا تھا۔ اس رحم دل حلیم مالک نے اسکو نرمی کے ساتھ اسکے فعل پر ملامت کی۔ اور بہت جلد اُس کیلئے ایسی تدبیر نکال لی کہ وہ ضعیف اور فائدہ بخش کام پر لگ گیا +

میں نے ارادہ کرلیا کہ میں اس نیک دل آدمی سے درخواست کرونگا۔
جب میں پہلے اس کے باورچی خانہ پر گیا۔ تو میں نے باورچی کو جو شاندار
چہرہ بنائے ہوئے تھا ایک بڑے کچھوے کے گوشت کو رکابیوں میں
نکالتے ہوئے دیکھا۔ بہت سے لوگ بندر کابیاں لئے ہوئے کچھوے
کے شوربے اور گوشت کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے جس کی اطلاع شہر کے
مختلف محلوں میں پہلے سے ہوگئی تھی۔ رکابیاں بھری جاتی تھیں۔ اور برابر
میرے پاس سے گزرتی جاتی تھیں جن کی خوشبو مجھ پر ستم ڈھاتی تھی۔ مَیں
آگ کے پاس ایک سٹول پر بیٹھ گیا۔ کھانا مجھ سے قریب ہی رکھا ہُوا
تھا لیکن ایمانداری مجھ کو اُن کے چھونے سے باز رکھتی رہی۔ حالانکہ
میں بھوکوں مر رہا تھا۔ امیر آدمیوں کے لئے ایماندار رہنا کس قدر سہل ہے۔
مَیں اس وقت میں اتنا کمزور ہو رہا تھا کہ میرے خیالات پریشان ہونے
لگے۔ آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور باورچی خانہ کی آگ مجھے بے انتہا
ناگوار گزرنے لگی۔ پھر میں نہیں جانتا کہ کیا ہُوا۔ لیکن جب مجھ کو ہوش آیا تو
مَیں نے دیکھا کہ مَیں کسی کے سہارے پر ایک کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس
بیٹھا ہُوا ہوں۔ یہ مکان کا مالک تھا۔ مَیں نہیں جانتا کہ مجھے اُس سے
کھانا مانگتے کیوں شرم معلوم ہوئی لیکن اُس کی انسانیت نے خود ہی مجھے
مانگنے کی ذلت سے بچا لیا۔ پہلے اس نے مجھے ہلکا سا شوربہ پلوایا۔
پھر روٹی کا ذرا سا ٹکڑا دیا اور ساتھ ہی ساتھ بڑی مہربانی کے الفاظ میں
مجھے یقین دلایا کہ "میں تمھیں تھوڑا تھوڑا کھانا اس لئے دیتا ہوں کہ مجھے
ڈر ہے۔ کہ اگر تم پیٹ بھر کر اس وقت کھاؤ گے تو تم کو نقصان ہوگا۔ اُس
نے کہا۔ کہ ایک لائق طبیب نے مجھ کو ایک مرتبہ نصیحت کی تھی کہ تمھاری جیسی

حالت کے آدمیوں کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیئے"۔ میں نے اس کی مہربانی
کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں آپ کی مسافر پروری سے ناجائز
فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ اس نے تھوڑے دنوں تک مجھے اپنے مکان
میں رہنے کے لئے بہت اصرار کیا۔ لیکن جب مجھ میں اتنی قوت آ گئی کہ میں
اپنے تئیں سنبھال سکوں۔ تو پھر میں نے اپنا بوجھ ان پر ڈالنا پسند نہ کیا +

اُس چھوٹے کمرے کی کھڑکی کے پاس جہاں میں نے شوربا پیا تھا میں نے
ایک ناول دیکھا جس کو مالک مکان کی لڑکی وہاں چھوڑ گئی تھی۔ اس کتاب کے
شروع میں ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔ جس میں برسٹل کے کتب خانہ کا پتا لکھا ہوا
تھا۔ مجھے امید تھی کہ میں محرری کر کے اپنا گزارہ کر سکونگا۔ دی رم کے مالک
نے مجھ سے بیان کیا کہ کتب خانہ کے مالک سے ان کی شناسائی ہے۔ اور
وہ آسانی سے میرے لئے کوئی کام کافی معاوضہ پر تلاش کر دینگے +

کتب خانہ کے مالک مسٹر ایس میرے ساتھ دل بڑھانے والی ہمدردی
کے ساتھ پیش آئے۔ اور یہ دیکھ کر کہ میں انگریزی خاصہ طور سے لکھ پڑھ سکتا
ہوں اُنھوں نے ایک مسودہ جس کو وہ چھپوانے کے لئے طیار کر رہے
تھے مجھے نقل کرنے کے لئے دیا۔ میں نے بڑی محنت کی۔ اور اپنے خیال میں
مسودہ کی ایک خوبصورت نقل کر دی۔ لیکن میرے کھرّے کھرّے فرانسیسی
طرز کے حرفوں کی مطبع والوں نے جن کو وہ آسانی سے پڑھ نہ سکتے تھے شکایت
کی۔ میں نے اپنے مخدوموں کے خوش کرنے کے لئے اپنا طرز تحریر بدلنا شروع
کر دیا۔ چونکہ مجھے محنت کرنے کے لئے کافی تحریک موجود تھی۔ اس لئے
میں نے اپنا حرف ان کی خواہش کے موافق بنا لیا۔ انگریزی زبان کے
بے تکلف لکھ پڑھ سکنے سے مجھ کو بڑی مدد ملی۔ اور میرے مخدوموں نے

جب دیکھا کہ میری تعلیم کی طرف بے پرواہی نہیں کی گئی ہے۔ اور مجھے علم ادب سے بھی کچھ واقفیت ہے تو میری قابلیّت کی نسبت ان لوگوں کا اطمینان زیادہ ہو گیا۔ میں شیخی بگھارنے کے لئے نہیں بلکہ ایک امر واقعی بیان کرتا ہوں کہ مجھ کو اپنی تہذیب سے بھی بہت فائدہ پہنچا۔ مجھ کو سب لوگ شریف زادہ کہا کرتے تھے۔ اور وہ لوگ بھی جن کی نظروں میں شرافت اور تہذیب کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس سے نامعلوم طور سے متاثر ہوتے تھے۔ لیکن مجھ کو اپنی تعریف سے درگزر کر کے آپ کو اپنے حالات سنانے پر اکتفا کرنی چاہیئے

اپنا روزانہ کا کام مطبع والے کے پاس لے جانے میں اکثر مجھ کو برسٹل کے اس محلہ سے گذرنا ہوتا تھا جو غریب تارکانِ وطن کے لئے مخصوص ہے وہاں مجھ کو مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے ہنرمندی کے کھلونے نظر آتے جو بڑی قیمت پر یا ایسی قیمت پر جو مجھ کو بڑی معلوم ہوتی تھی بکتے تھے۔ میں سوچنے لگا کہ میں بھی کچھ چیزیں ایجاد کر کے اور ہاتھ سے محنت کر کے کیوں نہ دولت کماؤں۔ لیکن اس نئی ترکیب پر عمل کرنے کے لئے کچھ بھی وقت لگانے سے پہلے میں روزانہ اتنا لکھ لیا کرتا تھا جس کی اُجرت پر میں گذارہ کر سکوں۔ مجھے اب محسوس ہُوا کہ لڑکپن میں بڑھئی کا اوزار استعمال کر سکنے اور دستکاری میں تیزدستی حاصل کر لینے سے کیسا فائدہ ہوتا ہے۔ میں نے بہت سے بھدّے کھلونے بنائے۔ اور تجربتًہ اور بہت سی چیزیں بنائیں۔ لیکن کوئی چیز اچھی نہ بنی پھر بھی میں ہمت نہ ہارا۔ ایک دن مَیں نے اپنے قریب ہی ایک چھوٹی سی ڈبیہ کی بابت جو غالباً خلال رکھنے کی ڈبیہ تھی بحث ہوتے سُنا۔ خریدار کہتا تھا کہ تم اس کی قیمت بہت مانگتے ہو۔ وہ آدمی جس نے اسے بنایا تھا اپنی ڈبیہ کی تعریف میں بار بار کہتا تھا "کیوں جناب آپ

اور کچھوے کے گھونگھے میں کوئی تمیز تو کر ہی نہیں سکتا"۔

مجھے اس وقت یاد آیا کہ دی رمر میں میں نے ڈھیر کے ڈھیر ٹوٹے ہوئے گھونگھے دیکھے تھے جن کو باورچی نے بے مصرف سمجھ کر پھینک دیا تھا دریافت کرنے پر معلوم ہؤا کہ گھونگھے کا ایک اندرونی حصہ بے مصرف خیال کیا جاتا ہے۔ مجھے خیال پیدا ہؤا کہ شاید مَیں اس کو مفید بنا سکوں نیکدل مالک نے حکم دے دیا۔ کہ گھونگھے کا یہ حصّہ بڑی احتیاط سے جمع کیا جایا کرے اور مجھ کو دے دیا جایا کرے۔ مَیں نے اُس کو آبدار بنانے میں گھنٹوں صرف کئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہُؤا۔ بہت مرتبہ مجھے خیال آتا کہ مجھ کو اپنے اس ارادہ سے باز آنا چاہئے۔ میری دستکاری میں جس کو کاریگر صفائی کہتے ہیں پیدا نہ ہوتی۔ جس سے مجھ کو اس کے فروخت ہونے کے قابل بننے سے ناامیدی ہو جاتی۔ مَیں آپ کو اپنی ناکامیابیوں کا قصہ سنا کر تھکانا نہیں چاہتا۔ اماں جان میرے لئے یہ خوش نصیبی کی بات تھی کہ مجھ کو آپ کا وہ اصول یاد تھا جو آپ نے مجھے بچپن میں سکھایا تھا۔ کہ چیزیں ذہانت سے نہیں بلکہ مستقل محنت سے کامل بنتی ہیں۔ مَیں نے استقلال برتا اور اگرچہ میری کاریگری بہت ٹھیک نہ اُتری پھر بھی ایک اچھا جیسا ڈبہ مَیں نے اُنھیں بے مصرف گھونگھوں سے بنا ہی لیا۔ مَیں نے اس کو بیچنے کے لئے پیش کیا تو گاہک نے پسند کر کے خرید لیا۔ پھر مَیں ویسے ہی اَور بناتا رہا۔ اور وہ جلد جلد بڑے نفع کے ساتھ میرے دوست مسٹر الیس کے ذریعہ سے بکتے رہے۔ اس نے مجھے صلاح دی کہ میں سینے کے ڈبے بناؤں مَیں نے ایسا ہی کیا۔ اور اُن کی بکری بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتی رہی۔

اسی زمانہ میں ایک نیکدل لیڈی نے میری مدد کے لئے چندہ جمع

کہا۔ لیکن چونکہ میرے پاس اپنے گذر اوقات کا آسان ذریعہ نکل آیا تھا۔ اور میں اپنے ہم وطنوں کو روزانہ اسی حالت میں دیکھتا رہتا تھا جو میری اس روز کی حالت تھی جس روز کہ میں پہلے دی رھر میں گیا تھا۔ اس لئے میں نے خیال کیا۔ کہ میرے لئے اس فیاضانہ امداد کا قبول کرنا مناسب نہیں ہے جس کے اور لوگ بہت زیادہ مستحق ہیں۔ مسٹر ایس نے مجھ سے بیان کیا کہ لیڈی صاحبہ جنھوں نے میرے لئے چندہ جمع کیا تھا۔ میری اس بخشش کے نہ قبول کرنے پر ناراض ہونے کے بجائے بہت خوش ہوئیں۔ اور انھوں نے یہ ذمہ اُٹھایا کہ مَیں جس قدر ڈبے طیار کیا کرونگا۔ وہ سب کو بکوا دیا کرینگی۔ وہ لندن کی ایک دُکان کی مربیہ تھیں جو حال ہی میں "ذہانت کی صناعیوں کی دُکان" کے نام سے کھلی تھی۔ جب وہ برسٹل سے جانے لگیں تو اُنھوں نے مسٹر ایس سے خواہش کی کہ وہ میرے ڈبوں کو اس دُکان میں بھیج دیا کریں ✣

میری اس مختصر سی دستکاری کی مانگ برابر بڑھتی رہی۔ اور مشق کرتے کرتے میرے ہاتھ میں صفائی آتی گئی۔ اور اب مجھے اس کا اندیشہ نہیں رہا۔ کہ مَیں اپنی بسر اوقات نہ کر سکونگا۔ میرے لئے یہ بھی ایک خوش قسمتی کی بات تھی کہ مجھ کو مجبوراً ہر وقت مشغول رہنا پڑتا۔ جب کبھی میں کام میں لگا ہوا نہ ہوتا یا جب کبھی مجھ کو کچھ سوچنے کا موقع ملتا تو میں خوش نہ رہتا ✣

مسٹر ایس کے ایک دوست جو لندن جا رہے تھے مجھے اپنے ساتھ وہاں لے چلنے پر آمادہ ہوئے۔ مجھے بھی اس مشہور شہر کے دیکھنے کا شوق تھا۔ اور مجھے یہ بھی امید تھی۔ کہ اس شہر میں تارکانِ وطن کی جماعت میں مَیں اپنے کسی نہ کسی دوست سے بھی ملونگا۔ برسٹل کے تارکانِ وطن

میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جس سے میری فرانس کی شناسائی تھی +
ان امیدوں کے ساتھ میں نے برسٹل چھوڑا۔ اور چند ہفتہ ہوتے ہیں
کہ لندن آیا۔ مسٹر الیس نے مجھے لسٹر فیلڈ میں ایک صندوق بنانیوالے
کا پتہ بتا دیا۔ مَیں نے ایک خاصہ مکان کرایہ پر لے لیا۔ کیونکہ اب میرے
پاس ایک ایسی رقم جو مجھے بڑی معلوم ہوتی تھی جمع ہوگئی تھی یعنی سات گنی
(تقریباً سو روپیہ) +

اس شہر میں آنے سے تھوڑے دنوں کے بعد میں ایک تارک وطن سے
جس سے میری ملاقات ہوگئی تھی ملکر واپس آرہا تھا۔ کہ میں ایک گلی میں
آدمیوں کی بھیڑ دیکھ کر کھڑا ہوگیا۔ بھیڑ کے اندر ایک اندھا آدمی ایک
چھوٹا لڑکا اور ایک لڑاکا عورت نظر پڑی جو ایک تصویروں کی دکان کی
سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی تھی۔ عورت لڑکے پر چور ہونے کا الزام دھر رہی
تھی اور لڑکا کہہ رہا تھا کہ مَیں بے قصور ہوں۔ اور اس کا صاف دلی کا چہرہ
بہت کچھ اس کے حق میں شہادت دے رہا تھا۔ یہ لڑکا اس اندھے
آدمی کے ساتھ تھا۔ اس نے فوراً اس وقت جب کوئی اس کی بات سُننے
پر متوجہ ہوسکے اپنے ستارکے توڑ دئیے جو سے کا وُلطر! رونا شروع کردیا
بھیڑ کے آدمیوں نے غصہ آتے ہی اس کو توڑ ڈالا تھا۔ مجھے اس اندھے
آدمی کے ساتھ ہمدردی ہوئی لیکن اس سے زیادہ اس کے لڑکے کے
ساتھ ہوئی۔ مَیں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ شاید اس کے ماں باپ
کوئی نہیں ہے +

جب عورت جو اپنی دکان کے دروازہ پر اب تک غصہ میں بھری کھڑی
تھی خوب بُرا بھلا کہہ چکی اور اُسے کچھ اور کہنے کو نہ رہگیا تو لڑکے کو بھی اپنی

حمایت میں کہنے کا موقع ملا۔ اُس نے کہا کہ جب میں اس تصویر والی دُکان کی کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس سے گزر رہا تھا۔ تو میں نے ایک چھوٹے کتے کو جو بہت ہی بُرے حال میں اور بھوکھوں مرتا ہوا دکھائی دیتا تھا کھڑکی کے قریب میز پر بیٹھا ہُوا پایا۔ اس وقت میں میٹھی روٹی کھا رہا تھا۔ اس کا ایک ٹکڑا کتے کو کھلانے کے لئے مَیں نے کھڑکی میں ہاتھ ڈالا۔ جب مَیں نے ٹکڑا اس کے مُنہ سے لگایا تو اُس نے نہ کھایا۔ مَیں نے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کو ذرا سا دھکا دیا۔ تو وہ کھڑکی میں سے گر کر میرے ہاتھ پر آ رہا۔ تب مجھے پتہ چلا کہ یہ اصلی کتا نہ تھا۔ بلکہ دفتے پر کھچی ہوئی کتے کی ایک تصویر تھی۔ دکان کی مالکہ نے کتا میرے ہاتھ میں دیکھا۔ اُس کو چھین لیا۔ اور مجھ پر چور ہونے کا الزام لگایا۔ اس کے بعد جو اس نے شور مچایا تو قریب کی دکان والے دوڑ پڑے بھیڑ جمع ہوگئی اور ہمارا ستار ٹوٹ گیا۔ مجھے ان سب کا بہت افسوس ہے"۔ دکان کی مالکہ نے چلا کر اور حقارت آمیز لہجہ میں کہا۔ کہ "یہ سب جھوٹ ہے۔ اس جیسے آدمی کے پاس کتوں کے کھلانے کے لئے میٹھی روٹی کہاں سے آئی"۔ اس موقع پر اندھے آدمی نے اپنے لڑکے کی تائید کی۔ اور لوگوں کو یقین دلایا۔ کہ میٹھی روٹیاں تو اُس کے پاس ایمانداری کے ساتھ تھیں۔ ابھی ایک ہی گھنٹہ کے قریب گذرا ہوگا کہ ایک نوعمر شریف زادے نے جو ایک حلوائی کی دُکان سے باہر نکل رہا تھا اس کو دو میٹھی روٹیاں دی تھیں۔ بھیڑ نے جب یہ ساری داستان توجہ سے سُنی تو ان کو اندھے بیچارے کا ستار توڑ ڈالنے پر افسوس ہُوا۔ اور ستار کو افسوس کر کر کے دیکھ کر وہ لوگ تتر بتر ہو گئے۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں شاید اس کے ستار کو بنا سکونگا۔ اور مَیں نے یہ خدمت بجالانے کے واسطے کہا انھوں نے

بڑی خوشی سے منظور کیا۔ اُس آدمی سے میں نے ستار کو سٹرفیلڈ کی ایک
صندوق بنانے والے کی دکان پر جہاں میں رہتا تھا چھوڑ جانے کے لئے
کہا۔ اسی درمیان میں جب کہ میں اس کے ستار کو غور سے دیکھ رہا تھا لڑکے
نے کتے کی تصویر پر سے جو ہنگامہ میں سڑک پر گر پڑی تھی گرد اور مٹی پونچھی اور
مجھ سے کہا "کیا یہ اصلی کتا معلوم نہیں ہوتا۔ کیا اس سے ہر شخص دھوکہ
میں نہیں پڑ سکتا؟"

حقیقت میں یہ اصلی کتے سے بہت ہی مشابہ تھا۔ بالکل میرے کتے سیزر
جیسا جس کی میں اس وقت خبرداری رکھتا تھا جبکہ مَیں پانچ برس کا تھا۔
اور جس کو مَیں نے مجبور ہو کر پیرس میں اپنے مکان پر چھوڑ دیا تھا جب مَیں
قید خانہ میں ڈالا گیا تھا۔ جتنا ہی میں اس دفتی کی تصویر پر غور کرتا تھا۔ اتنا
ہی مجھے یقین ہوتا جاتا تھا۔ کہ یہ تصویر کسی اصل کی نقل ہے۔ ایک ایک
دھاری ایک ایک داغ۔ اس کے بھورے بدن کا ذرا ذرا سا فرق مجھے یاد
آتا تھا۔ تصویر میں کتے کا بے انتہا دبلاپن فقط ایک ایسی چیز تھی جو میرے
سیزر سے مشابہ نہ تھی۔ مَیں نے دکان والی تند مزاج عورت سے پوچھا
کہ یہ تصویر تمہارے پاس کہاں سے آئی۔ پہلا مختصر جواب تو اس کا اس نے
یہ دیا کہ چوری کر کے نہیں آئی۔ پھر اُس سے جب مَیں نے پوچھا کہ یہ بکنے
کے لئے ہے یا نہیں اور میں نے اُس کی قیمت بھی ادا کر دی۔ تو اُس نے
اپنا طرز کلام بدل دیا۔ اب مجھ کو چھوٹے لڑکے کا جس سے وہ اس قدر خفا
تھی طرفدار خیال نہ کر کے بلکہ مجھ پر بحیثیت ایک گاہک کے نظر کر کے
جس نے اس کے مال کا بہت دام دیا تھا۔ اس نے مجھے اس اطلاع دہی
کی زحمت گوارا کی۔ کہ کتے کی یہ تصویر ایک فرانسیسی تارک وطن نے کھینچی ہے

جو کہ اس کے پڑوس میں رہتا ہے۔ اس نے مجھے گھر کا پتہ بتا دیا۔ اور وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ یہ آدمی میرے والد کا قدیمی خدمتگار میکائیل ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ خوشی کے مارے پھولا نہ سمایا۔ اب وہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا تھا اور کوئی محنت کا کام نہیں کر سکتا تھا۔ کھلونے اور مختلف قسم کی تصویریں آدمیوں اور جانوروں کی بنا بنا کر مشکل سے اپنا گذارہ کرتا تھا۔ اس نے مجھے فرانسیسی ہوٹل کی دو تصویریں دکھلائیں۔ ایک بہت اچھی بلی کی تصویر بھی دکھلائی۔ لیکن اس کی تصویروں میں میرے سیزر کی تصویر سب سے اچھی تھی +

صندوق بنانے والے کی دکان میں میرا کمرہ اتنا بڑا نہ تھا کہ میں اس میں میکائیل کو بھی رکھ سکتا۔ اور میری یہ خواہش بھی تھی۔ کہ میں اس کو اپنے پاس ہی رکھوں۔ کیونکہ وہ اتنا کمزور نظر آتا تھا۔ کہ اس کو میری مدد کی ضرورت معلوم ہوتی تھی۔ اس لئے میں صندوق بنانے والے کی دکان سے اُٹھ آیا اور اس کاغذ قلم بیچنے والے کی دُکان میں آرہا۔ یہ دکاندار اور اس کی بیوی دونوں بہت سیدھے آدمی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بیچارہ میکائیل بھی جب سے میرے پاس آیا ہے زیادہ خوش ہے۔ یہ غریب تھوڑے دنوں سے بیمار پڑا ہؤا ہے۔ اور میں بھی اس قدر مصروف رہا ہوں کہ کئی دن سے ذرا بھی باہر نہیں نکلا۔ آج یہ غریب لڑکا اپنا ستار لینے کے لئے آیا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس ستار کی مرمت کر دینا اُس سے زیادہ مشکل تھا جتنا کہ میں نے سمجھا تھا۔ میرے پاس اس کے ساتھ کا تار نہ تھا۔ اس لئے چند گھنٹے ہوتے ہیں کہ میں نے تار کے واسطے لڑکے کو ایک لوہار کی دکان پر بھیجا تھا۔ مجھے ذرا بھی خیال نہ تھا۔ کہ وہ واپسی میں میری ماں کو ساتھ لائیگا +

ہم کو اس امر کی تشریح کرنے کی ضرورت نہیں کہ میڈیم ڈیرازیر کے دل میں جب کہ وہ اپنے لڑکے کے مختصر حالات سُن رہی تھیں۔ کب خوشی کا جوش اُٹھتا تھا اور کب رنج کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے۔ اپنے دوستوں کو اپنی خوشی کا مژدہ پہنچانے کی بیصبری میں وہ اپنے پیارے لڑکے سے جلدی رخصت ہوئیں۔ اور وعدہ کرتی گئیں۔ کہ میں دوسرے دن صبح سویرے آؤنگی اُنھوں نے اپنے لڑکے سے کہا۔ "آج رات تک اپنا سب کاروبار ختم کرو کل تمھیں میں اپنے نئے دوستوں سے ملاؤنگی۔ میں بڑے فخر سے انھیں اپنے دوست کہتی ہوں۔ کیونکہ انگلستان میں آنے کے بعد میں نے کچھ دوست بنالئے ہیں۔ اور انگلستان میں اور چیزوں کے علاوہ جو سب آپ آپ کو اچھی ہیں دوست بھی بیمثل ہوتے ہیں۔ دوست گاڑھے وقت کے دوست۔ ان کی قدر کوئی ہم سے پوچھے۔ اچھا خدا حافظ۔ اپنے معاملات کا یہاں جلد انتظام کرو۔"

ہنری بیچ میں بول اٹھا "پیاری اماں جان میرے نہ یہاں معاملات ہیں نہ کاروبار۔ نہ مجھے فقط اسی ستار کی مرمت کر دینی ہے جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔ اور وہ میں ابھی ختم کئے لیتا ہوں۔ بہت اچھا کل صبح تک کے لئے سردست خدا حافظ۔ کیسی دل خوش کن یہ آواز ہے"۔

فیاضانہ دل دہی کے ساتھ وہ اپنے کام پر پھر آ لگا۔ اور اُس کی ماں مسز ہرکورٹ کے یہاں چلی گئیں۔ اور جب وہ گھر پہنچیں۔ تو آٹھ بج گئے تھے۔ مسز ہرکورٹ ایزابیلا اور مٹلڈا سب نے ان کو متجسس نگاہوں سے دیکھا۔

مٹلڈا نے کہا "وہ مسکراتی آ رہی ہیں"۔ اور ہربرٹ اتنا اونچا اوچھل کر کہ جتنا اونچا وہ کبھی نہیں اُچھلا تھا چلا اُٹھا "اُنھوں نے اپنے بیٹے کا پتہ

لگالیا۔ مجھے اس کا بالکل یقین ہے۔میں پہلے ہی سے جانتا تھا کہ وہ اس کا ضرور پتہ لگالینگی"۔

مٹلڈا نے نرم آواز سے کہا۔"ان کو بیٹھ تو لینے دو"۔

ایزابیلا نے میڈیم صاحبہ کی خدمت میں قہوے کا ایک مزید پیالہ پیش کیا۔اور مسز ہرکورٹ نے مہربانی کے لہجہ میں اعتراضاً کہا۔کہ"آپ اپنے بیٹے کو گھر پر اپنے ساتھ لیتی ہی کیوں نہ آئیں"۔انھوں نے اُسی جوش کے ساتھ جس جوش سے کہ وہ بول رہی تھیں گھنٹی بجائی۔اور اپنی گاڑی کو اُسی وقت گولڈن اسکوائر بھیجے جانے کا حکم دیا۔اور ہنری کو ایک خط لکھا جس کو کہ وہ حکمنامہ کہتی تھیں۔کہ"تم فوراً سارے ستار اور ستار والے لڑکوں کو چھوڑ کر میرے پاس حاضر ہو ورنہ تمھاری ماں ناراض ہو جائیگی"۔پھر انھوں نے مذاقاً قطعی طور پر کہا"میڈیم صاحبہ نے لیجئے میرے حکمنامہ پہ آپ بھی دستخط کر دیجئے۔تاکہ مجھے اپنے قیدی کی گرفتاری کا یقین ہوجائے

خط اور گاڑی ابھی اچھی طرح جا بھی نہ چکی تھی۔کہ ہربرٹ اور فیوریٹا کھڑکی میں جابیٹھے۔تاکہ سب سے پہلے ہنری کے آنے کی خوشخبری وہی دیں۔اس موقع پر فاصلہ اور وقت کا صحیح اندازہ وہ نہ کر سکے۔کیونکہ گاڑی کو نظروں سے چھپے ہوئے ابھی دس منٹ بھی نہیں گذرے تھے کہ وہ اس کی واپسی کے منتظر ہو گئے۔اور گلی کی نکڑ پر جو کوئی گاڑی بھی نظر آتی وہ چلا اُٹھتے۔کہ"وہ گاڑی آگئی۔وہ ہنری آ گئے"۔لیکن گاڑیاں برابر گذرتی رہیں۔اور ان کو ان کی غلطیوں کا یقین دلاتی رہیں۔

ہربرٹ لیمپوں کی روشنی کے دھندلے ہونے کی شکایت کرنے لگا حالانکہ سڑکیں خاص طور سے خوب روشن ہو رہی تھیں۔اور پھر وہ لالٹین کی

چمک کو بُرا بھلا کہنے لگا جو گاڑیوں کے پیچھے خدمتگار چمکا دیا کرتے تھے۔
اور جس سے یہ واقف نہ تھا۔ آخر کار ایک ایسی روشنی چمکی جس کو اس نے
کچھ نہ کہا۔ روشنی جب خدمتگار پر پڑی تو ہربرٹ نے اُسے غور سے دیکھا
پھر اُس نے ایک انگلی اپنے لبوں پر رکھی۔ اور دوسرے ہاتھ سے فیوریٹا
کا مُنہ بند کر دیا۔ کیونکہ اس دفعہ اس کو یقین تھا۔ گاڑی دروازہ پر آکر
رُکی۔ میڈیم ڈیرازیر نیچے دوڑ گئیں۔ مسز ہرکورٹ اور دوسرے گھر کے لوگ
بھی میڈیم صاحبہ کے پیچھے پیچھے پہنچے۔ ہربرٹ گاڑی کے دروازہ پر
ہنری ڈیرازیر کے گاڑی میں سے کود کر نکلنے سے پہلے جا پہنچا۔ اور اس
سے اس جوش سے زور کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ کہ جیسے وہ اس کا بہت پرانا
ملاقاتی ہو ✤

سارے شاگردوں کا ہمدردی اور بشاشت کے ساتھ پیش آنا۔ اور
مسز ہرکورٹ کا بھی خوشی کے ساتھ اس کے لڑکے کا خیر مقدم کرنا۔
میڈیم ڈیرازیر کے دل پر بیحد مُوثر اور نہایت ہی خوشی کا باعث ہُوا۔ ایسی
خوشی جس کی نسبت ہم کو یقین ہو کہ ہم اس کے مستحق ہیں دل کو اَور بھی
زیادہ ممنون بنا دیتی ہے ✤

مسز ہرکورٹ نے اپنی ہمدردی کو فقط تہذیب کے مختصر دائرہ میں محدود
نہیں رکھا۔ اُنھوں نے اپنے لڑکوں کی لائق معلمہ کی شکر گذاری کے اظہار
کے لئے فیاضانہ شوق کے ساتھ خود بھی بڑی کوشش کی۔ اُنھوں نے
اس مدرسہ کے افسر اعلےٰ سے جس کے ہاتھ میں فرانسیسی تارکانِ وطن
کے لڑکوں کی تعلیم کا انتظام تھا خط و کتابت کی۔ اور ہنری ڈیرازیر کی اس
کے پاس بڑے زور سے سفارش لکھی ✤

اسی درمیان میں لیڈی این. جو میڈیم ڈیرازیر سے ملکر اور اُن سے زیادہ ان کے شاگردوں کو دیکھ کر ہر طرح ان کے حق میں کوشاں رہتی تھیں اپنے بھائی کو ایک خط لکھا جو فرانس میں رہتے تھے۔ کہ وہ کامٹ ڈیرازیر مرحوم کی جائداد کے متعلق جہانتک ہو سکے دریافت حال کریں۔ اس خط کا جواب یہ ملا کہ میڈیم ڈیرازیر کی جائداد ان کو اور اُن کے لڑکے کو فرانس کی نئی گورنمنٹ نے مسترد کردی ہے +

مسز ہرکورٹ کو نظر آرہا تھا۔ کہ میڈیم ڈیرازیر اب غالباً فرانس کو لوٹ جائینگی۔ اور ایسے دوست کی جدائی کا خیال جس سے سارے خاندان کو حقیقی اُلفت تھی بغیر صدمہ پہنچانے کے نہیں رہ سکتا۔ تعلیم کا طرز جو اس گھر میں شروع کیا گیا تھا ابھی بالکل نامکمل تھا۔ اور اس کو اندیشہ تھا۔ کہ ایزابیلا اور مٹلڈا پر اس جدائی کا بہت اثر ہوگا۔ لیکن یہ ہی اندیشے اُسکی آئندہ کی کامیابیوں کی نیک فال تھے۔ ایک سمجھ دار ماں جس کو اپنے خاندان کی تعلیم دینے کا خیال ایک مرتبہ دل میں پیدا ہو لیا ہو۔ اور جو اپنی طبیعت کے زور کو اس مفید کام کی طرف مائل کرلے۔ وہ ہر مفید خیال پر اور ہر قابل عمل قاعدہ پر بڑی سرگرمی سے کاربند ہو جاتی ہے اور پھر اس کو اپنی جفاکشی اور خبرداری پر پورا اطمینان رکھنا چاہئے۔ جو کچھ کہ ایک ماں اپنے بچوں کے لئے ایک مرتبہ سیکھتی ہے۔ اس کو وہ پھر کبھی نہیں بھولتی +

جب سے کہ مسز ہرکورٹ نے خود علم ادب کی طرف توجہ کی تھی اس وقت سے اُن کی فہم و فراست میں روز افزوں ترقی ہونے لگی۔ اور اس انعام نے ان کو اور محنت کرنے پر آمادہ کردیا۔ ایزابیلا اور مٹلڈا اب اس عمر کی ہوگئی

تھیں۔ کہ اپنی ماں کی ہم صحبت بن سکیں اور خانگی کاموں کا شوق بھی جیوں جیوں
کہ اس کی خوشیوں کا تجربہ ہوتا گیا جڑ پکڑتا گیا ✣

ایک دن اُنھوں نے میڈیم ڈیرازیر سے کہا" آپ نے اپنی قدر و قیمت مجھ کو
سکھلائی ۔ اور اب آپ مجھ کو چھوڑے جاتی ہیں ۔ میں ڈیوک آف راچھو کلٹ سے
اُس کہنے پر لٹو پڑی تھی ۔ کہ اپنے بڑے سے بڑے دوست کی مصیبتوں میں
بھی کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوتی ہے ۔ کہ جس کو ہم کلیتاً ناپسند نہیں کرتے
لیکن مجھے خوف ہے ۔ کہ مجھ پر خود غرضی کا الزام آئیگا ۔ کیونکہ اپنے دوست
کی خوش قسمتی میں مجھے بعض چیزیں ایسی نظر آرہی ہیں ۔ کہ جن کو میں پورے
طور سے پسند نہیں کرتی" ✣